غصہ

5 فصلیں

1. غصے کی مذمت کا بیان
2. غصے کی حقیقت
3. کیا یافت کے ذریعے غصے کا ازالہ ممکن ہے؟
4. غصہ دلانے والے امور
5. شدت غضب کے وقت غصے کا علاج

غصے کی مذمت میں (10) فرامین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

1. ایک شخص نے عرض کی ۔ مجھے کوئی مختصر عمل بتائیے ۔ غصہ نہ کیا کرو ۔ دوبارہ یہی سوال کیا ۔ غصہ نہ کیا کرو ۔
2. حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر نے بارگاہ رسالت میں عرض کی ۔ مجھے کوئی مختصر بات بتا دیجئے تاکہ میں اسے سمجھ سکوں ۔ غصہ نہ کیا کرو ۔ دوبارہ
3. حضرت سیدنا ابن عمرو نے بارگاہ رسالت میں عرض کی ۔ اللہ کے غضب سے بچنے کا بہترین راستہ کونسا ہے ۔ غصہ نہ کیا کرو ۔
4. حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں ۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہم سے پوچھا تم پہلوان کسے سمجھتے ہو ۔ جسے لوگ پچھاڑ نہ سکیں ۔ پہلوان وہ نہیں ۔ وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے ۔
5. کسی کو پچھاڑ دینے والا بہادر نہیں ۔ بہادر وہ ہے ۔
6. جو شخص اپنے غصے پر قابو پا لیتا ہے ۔ اللہ عزوجل اسکا عیب چھپا لیتا ہے ۔

حضرت سیدنا سلیمان بن داؤد نے ارشاد فرمایا ۔

اے بیٹے زیادہ غصہ کرنے سے بچو زیادہ غصہ بردبار آدمی کے دل کو ہلا کر رکھ دیتا ہے ۔

Scanned with CamScanner

حضرت سیدنا عکرمہ اس آیت مقدسہ

وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا

اور سردار اور ہمیشہ کے لئے عورتوں سے بچنے والا۔

سید سے مراد ہے جس پر غصہ غالب نہ آئے۔

7 حضرت سیدنا ابو درداء ← مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں لے جائے۔ ← غصہ نہ کیا کرو۔

حضرت سیدنا یحییٰ نے حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ

فرمایا غصہ نہ کرو۔

مجھے اسکی طاقت نہیں کہ میں انسان ہونے کے باوجود غصہ نہ کروں۔

8 غصہ ایمان کو یوں خراب کر دیتا ہے۔ جیسے ایلوا ← شہد کو

9 جو شخص غصہ کرتا ہے ← وہ جہنم کے کنارے پر جا پہنچتا ہے۔

10 ایک شخص ← کونسی چیز زیادہ سخت ہے ← اللہ کا غضب ← مجھے اللہ کے غضب سے کیا چیز بچا سکتی ہے۔ ← غصہ نہ کیا کرو۔

حضرت سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

اے ابن آدم جب تو غصہ کرتا ہے تو تو اچھلتا ہے۔ قریب ہے کہ کہیں تو ایسی چھلانگ نہ لگا بیٹھے جو تجھے جہنم میں پہنچا دے

حضرت سیدنا ذوالقرنین

ایک فرشتے سے ملاقات مجھے کوئی ایسی بات بتاؤ جس سے میرے یقین اور ایمان میں اضافہ ہو۔ فرشتے نے کہا۔

Date:

① غصہ نہ کیا کرو۔ ② شیطان غصے کے وقت انسان پر سب سے زیادہ غالب آجاتا ہے۔

③ غصے کے بدلے عفو و درگزر سے کام لیا کرو۔

④ وقار کے ساتھ غصہ ٹھنڈا کیا کرو۔

⑤ جلد بازی سے بچتے رہو۔

⑥ جب آپ جلد بازی سے کام لیں گے تو اپنا غصہ گنوا بیٹھیں گے۔

⑦ اقرباء اور دیگر لوگوں کے لیے نرمی اور آسانی مہیا کرنے والے بن جاؤ۔

⑧ عناد رکھنے والے اور ظالم نہ بنو۔

راہب اور شیطان

ایک راہب اپنی عبادت گاہ میں مصروف عبادت تھا۔

شیطان نے اسے گمراہ کرنے کا ارادہ کیا۔ ناکام رہا۔

اس نے راہب کو عبادت گاہ کا دروازہ کھولنے کے لیے کہا۔ مگر راہب خاموش رہا۔

شیطان نے اس سے کہا کہ اگر میں چلا گیا تو مجھے بہت افسوس ہوگا۔ راہب خاموش رہا۔

شیطان نے کہا کہ میں مسیح ہوں ← راہب اگر آپ مسیح ہیں تو ایسا نہ کریں۔

عبادت میں کوشش کرنے کا حکم دیا اور قیامت کا وعدہ کیا ہے۔ اگر آج آپ

ہمارے پاس کوئی نئی شریعت لائیں ہیں تو ہم ہرگز آپ کی بات نہ مانیں

گے۔ شیطان نے کہا۔ میں شیطان ہوں مجھے گمراہ کرنے آیا تھا مگر گمراہ

نہ کر سکا۔

شیطان نے راہب سے کہا تم مجھ سے جس چیز کے بارے میں چاہو۔

سوال کر سکتے ہو۔ راہب نے کہا مجھے تجھ سے کچھ نہیں پوچھنا

چاہیے۔ جب شیطان جانے لگا تو راہب نے کہا کیا تو ان

رہا ہے؟ شیطان نے کہا ہاں کیوں نہیں

Scanned with CamScanner

Date:

راہب نے پوچھا ← مجھے انسان کی اس عادت کے بارے میں بتا جو اسکے خلاف تیری مددگار ہے

شیطان بولا ← وہ غصہ ہے۔ آدمی جب غصہ میں ہوتا ہے تو میں اسے اس طرح الٹ پلٹ کرتا ہوں جیسے بچے گیند کو الٹ پلٹ کرتے ہیں

انسان پر شیطان کب غالب آتا ہے؟

شیطان کہتا ہے انسان مجھ پر کیسے غالب آسکتا ہے؟

جب وہ خوش ہوتا ہے ← میں اسکے دل کے اندر چلا جاتا ہوں

جب وہ غصے کی حالت میں ہوتا ہے ← میں اڑ کر اسکے سر پر چلا جاتا ہوں

حماقت کی اصل اور برائی کی چابی غصہ ہے۔

انصاری کا قول

← گرم مزاج ہونا حماقت کی اصل ہے۔

← غصہ اسکا راہنما ہے۔

← جو جہالت پر راضی ہوتا ہے وہ بردباری سے محروم رہتا ہے۔

← دانائی بردباری زینت اور نفع کا سبب ہے۔ جبکہ جہالت عیب اور نقصان کا سبب ہے

← احمق کی بات کے جواب میں خاموش رہنا ہی اسکا جواب ہے۔

حضرت سیدنا جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

فرمایا

غصہ ہر برائی کی چابی ہے۔

شیطان کا دعویٰ

ابلیس کا دعویٰ ہے۔ انسان مجھے عاجز نہیں کر سکتا

3 چیزوں میں تو بالکل نہیں۔

جب وہ نشے میں ہوتا ہے تو میں اسکے نتھنوں سے پکڑ کر اسے جہاں چاہتا ہوں لے جاتا ہوں۔ پھر وہ میری خاطر ہر وہ کام کرتا ہے۔ جیسے میں چاہتا ہوں

جب وہ غصے میں ہوتا ہے۔ تو ایسی بات کہہ دیتا ہے۔ جسے وہ نہیں جانتا اور ایسا عمل کرتا ہے جس پر بعد میں نادم ہوتا ہے

جب اپنے مال میں بخل کرتا ہے تو میں ایسی امیدیں دلاتا ہوں جس پر وہ قدرت نہیں پاتا۔

کسی عقلمند سے کہا گیا ← فلاں شخص اپنے نفس پر قابو رکھتا ہے

عقلمند نے کہا ← اگر ایسی بات ہے تو ① اسے شہوت رسوا نہیں کر سکتی ② خواہش پچھاڑ نہیں سکتی ③ غصہ اس پر غالب نہیں آ سکتا۔

غصہ ایمان اور عزت کو خراب کر دیتا ہے

ایمان کو اس طرح خراب کر دیتا ہے۔ جیسے ایلوا شہد کو خراب کر دیتا ہے۔

غصہ سے پھر وہ تمھیں معذرت کی ذلت تک لے جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

بردباری اور امانت کو ایسے پہچانو:

بردباری

کسی کی بردباری اسکے غصے کے وقت دیکھو کیونکہ جب وہ غصے میں نہ ہو تو اسکے حلم کا اندازہ پتہ چلے گا؟

امانت داری

اسکی امانت داری اسکے لالچ کے وقت دیکھو جب اسے کسی چیز کا لالچ نہ ہو تو تمہیں اسکی امانت داری کا اندازہ پتہ چلے گا؟

غصے کی حالت میں سزا مت دو

حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے عامل کو مکتوب بھیجا۔ غصے کے وقت کسی کو سزا نہ دو۔ جب تمہارا غصہ ٹھنڈا ہو جائے تو اسکے جرم کے مطابق سزا دو۔ اور اسے 15 سے زیادہ کوڑے مت مارو۔

حضرت سیدنا علی بن زید فرماتے ہیں۔ ایک قریشی نے حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز سے بدکلامی کی۔ تو آپ دیر تک سر جھکائے رہے۔ پھر ارشاد فرمایا کہ شیطان مجھ بادشاہ کی عزت کا خیال دلا کر غالب ہونا چاہتا ہے کہ میں تیرے ساتھ ایسا سلوک کروں کہ جس کی وجہ سے کل قیامت

Date:

غصے سے بچنے میں فلاح ہے۔

ایک بزرگ نے اپنے بیٹے سے فرمایا

اے بیٹے غصے کے وقت عقل ٹھکانے نہیں رہتی جس طرح جلتے تنور میں زندہ آدمی کی روح قائم نہیں رہتی۔

غصہ عقل کا دشمن اور اس کی ہلاکت ہے۔

لوگوں میں سب سے زیادہ عقلمند وہی ہے جسے سب سے کم غصہ آتا ہے۔

امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر ارشاد فرمایا کرتے تھے۔

← جو شخص خواہشات، لالچ اور غصے سے بچ گیا وہ فلاح پا گیا۔

منقول ہے ← جو اپنی خواہشات اور غصہ کی اطاعت کرے گا۔ تو یہ دونوں اسے جہنم کی طرف لے جائیں گے۔

کفر کے ارکان

حضرت سیدنا وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

کفر کے چار ارکان ہیں

1. غصہ
2. شہوت
3. بیوقوفی
4. طمع

Scanned with CamScanner

غصہ کرنے والے بڑا اعلیٰ مقام

ایک نبی علیہ السلام نے اپنے امتیوں سے ارشاد فرمایا۔

تم میں سے جو مجھے غدر نہ کرنے کی ضمانت دے گا وہ میرا خلیفہ اور میرے ساتھ میرے درجے میں ہوگا۔

ایک نوجوان نے عرض کی میں ضمانت دیتا ہوں۔

پھر نبی علیہ السلام نے سوال دہرایا تو نوجوان نے پھر عرض کی جب ان نبی کا انتقال ہوا تو وہ نوجوان ان کے مقام پر فائز ہو گیا۔ وہ نوجوان حضرت سیدنا ذوالکفل تھے۔

ذوالکفل نے انھوں نے غدر نہ کرنے کی ضمانت اٹھالی اور اسے پورا کیا۔

مسلمان کی علامتیں

دین میں سے مضبوط

نرم مزاجی میں سے ثابت قدم رہنے والا

یقین کے ساتھ سے ایمان رکھنے والا

نرمی کے ساتھ سے دانائی رکھتا ہو۔

جائز مقام میں سے خرچ کرتا ہو۔

خواہش کے آگے سے مغلوب نہ ہو۔

مظلوم کی سے مدد کرتا ہو۔

کمزور پر سے رحم کھاتا ہو

Scanned with CamScanner

دوسری فصل

غصہ کی حقیقت

اللہ عزوجل نے قوت غضب کو آگ سے بنایا ہے انسان کے اندر رکھ دیا۔ جب کسی غرض اور مقصد سے روکا جائے تو غضب کی آگ بھڑک اٹھتی ہے۔ دل کا خون کھول اٹھتا ہے رگوں میں پھیل جاتا ہے ← بدن کے بالائی حصے کی طرف بلند ہوتا ہے۔ جیسے ← آگ کی لپٹیں اوپر اٹھتی ہیں۔ ← ہانڈی کا ابال اوپر اٹھتا ہے

چہرے کی طرف بلند ہوتا ہے۔ چہرے میں سرخی صاف دکھائی دیتی ہے۔ جیسے شیشے کے گلاس میں کوئی چیز ہو تو باہر سے صاف دکھائی دیتی ہے۔

غصہ ← اپنے سے کمزور آدمی پر آئے ← خون بھڑک اٹھتا ہے اور چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔

غصہ ← اپنے سے طاقتور آدمی پر آئے ← خون طاری چہرے سے سمٹ کر دل کے اندر چلا جاتا ہے۔ انسان کا چہرہ زرد پڑ جاتا ہے۔

غصہ ← اپنے ہم پلہ پر آئے ← اضطراب کی وجہ سے کبھی چہرہ سرخ اور کبھی زرد ہو جاتا ہے۔

قوت غضب کا محل ← دل ہے۔

اسکا معنی ہے ← انتقام لینے کے لیے دل کے خون کا جوش مارنا۔

Scanned with CamScanner

Date:

قوت غضب کے درجات

3 درجے

تفریط
اس سے مراد غصے کا بالکل نہ ہونا یا کم ہونا۔

حکم ← یہ مذموم ہے۔

حضرت سیدنا امام شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی فرماتے ہیں۔

"جس غصہ دلایا جائے اور وہ غصہ میں نہ آئے تو وہ گدھا ہے"

جس شخص میں غصے کی قوت اور غیرت بالکل نہ ہو وہ انتہائی ناقص ہے

افراط
غصہ انسان پر اس قدر غالب آجائے کہ وہ عقل اور دین دونوں کی سمجھ بوجھ سے عاری ہو جائے۔

غصے کے غلبے کا سبب

- یا تو پیدائشی ہوتا ہے
- یا عادت کے سبب ایسا ہوتا ہے۔

اعتدال
قابل تعریف غصہ وہ ہے جو عقل اور دین کے تابع ہو۔

یعنی جہاں غیرت کا معاملہ ہو وہاں غصہ آئے اور جہاں بردباری کا موقع ہو وہاں غصہ نہ آئے۔

غصے کو دوا اعتدال پر رکھنا ہی استقامت ہے

حدیث پاک:-

بہترین امور وہ ہیں جن میں میانہ روی ہو۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کے غصے اور غیرت کا تذکرہ

ترجمہ کنز الایمان ← کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل ہیں۔

Scanned with CamScanner

غصے کے غلبے کے اسباب

فطری / پیدائشی

کئی لوگ فطری طور پر انتہائی غصیلے ہوتے ہیں۔ انکی صورت بھی گویا فطری طور پر غصے سے بھری ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ انکے مزاج کی گرمی بھی اس پر معاون ہوتی ہے۔

حدیث پاک۔
مزاج کی ٹھنڈک اسے بجھاتی اور اسکے جوش کو ختم کرتی ہے۔

عادی

(1) ایسے لوگوں میں اٹھتا بیٹھتا ہے جو فخریہ غصے کا اظہار کرتے ہیں۔

(2) ان میں سے کوئی کہتا ہے کہ ہم کسی کے مکر و فریب پر توجہ نہیں کرتے اور نہ کسی کی بات برداشت کرتے ہیں۔
اسکا مطلب یہ ہے کہ نہ ہم میں عقل ہے نہ بردباری۔

(3) ان کے اندر غصے کی عادت پختہ ہوتی ہے جتنی کہ جب غصے کی آگ بھڑک جاتی ہے اسکی لپٹیں اٹھتی ہیں تو وہ شخص اندھا ہو جاتا ہے۔

(4) ہر قسم کی نصیحت سننے سے بہرہ ہو جاتا ہے۔

(5) جب اسے نصیحت کی جائے نصیحت اس پر اثر انداز نہیں ہوتی۔ بلکہ الٹا اسے نصیحت کرنے والے پر غصہ آتا ہے۔

(6) عقل کے نور سے روشنی حاصل کرنا چاہے تو نہیں حاصل کر سکتا کیونکہ عقل کا نور بجھ چکا ہوتا ہے۔

(7) غصے کی آگ کا دھواں اسکا احاطہ کر لیتا ہے۔

(8) سوچ و فکر کا سرچشمہ دماغ ہے۔ جب غصے کی وجہ سے دل کا خون کھولتا ہے تو دماغ کی طرف چڑھتا ہے۔ اس پر چھا جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

اس کا دماغ اس اندھیرے غار کی طرح ہے۔
جس میں آگ جلائی جائے۔ اسکا دھواں ہر طرف
پھیلے۔ فضا تاریک ہو جائے۔ ارد گرد کا ماحول
آگ کی وجہ سے گرم ہو جائے۔ نہ کسی کی آواز سنائی دے نہ
چہرہ دکھائی دے۔ اب اس ماحول میں بیٹھے رہنے والا
شخص جو بھی کر سکتا ہے۔ یہاں تک کہ آگ ان تمام چیزوں
کو جلا دے جنکو جلا سکتی ہے۔
اسی طرح غصے کی آگ اس رطوبت کو بھی جلا دیتی
ہے جس پر دل کی زندگی کا دارومدار ہے۔ اسی طرح
آدمی غصے کی آگ میں جل کر خود ہی ہلاک ہو جاتا ہے۔
جیسے غار کی آگ ہر چیز کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ کشتی جو سمندری طوفان میں پھنسی ہو۔
سمندر کے درمیان تیز ہواؤں اور موجوں کی شدت کی وجہ
سے ہچکولے کھائے اسکی حالت بھی زیادہ اچھی ہے کہ کشتی
میں موجود شخص کوئی تدبیر کر کے اسے ساحل سمندر
تک پہنچا دے گا۔ بنسبت اس شخص کے جو غضب
کی آگ میں جل رہا ہو۔ وہ خود ہی غصے کی آگ میں جل
کر اندھا اور بہرا ہو چکا ہے۔ تو وہ جسم کی حفاظت
کیسے کرے گا؟

Scanned with CamScanner

Date:

غصے کے اثرات

ظاہری جسم پر	زبان	اعضاء	دل
	پر	پر	پر
(1) رنگ کا متغیر ہونا	(1) بری باتیں	(1) مار دھاڑ کرتا ہے۔	(1) دل میں کینہ اور حسد پیدا
(2) بدن پر کپکپی طاری ہونا	بولتی ہیں۔	(2) کپڑے پھاڑتا ہے۔	ہو جاتا ہے۔
(3) اپنے اعمال پر قابو نہ رہنا	(2) فحش اور	(3) لاپرواہی سے زخمی	(2) کسی کی
(4) حرکات و سکنات میں	بے ہودہ باتیں	اور قتل کرنے سے بھی	مصیبت پر
بے چینی کا پایا جانا۔	جن سے بڑے بڑے	دریغ نہیں کرتا۔	خوشی اور
(5) کلام کا مضطرب ہو جانا۔	صاحب حیا کو بھی	(4) اپنے چہرے پر	خوشی پر
	شرم آ جائے۔	مارتا ہے۔	غم کا اظہار
	(3) کلام بے ربط اور	(5) اپنے ہاتھ	(3) جس پر
	الفاظ خلط ملط	زمین پر مارتا	غصہ ہوا اسکا
	ہو جاتے ہیں۔	ہے۔	راز فاش
(6) آنکھوں کی سرخی حد سے		(6) نشے والے اور	کرنا۔
بڑھ جانا۔		حیران و	
(7) ناک کے نتھنے پھول		پریشان	(4) اسکا
جانا۔		شخص کی طرح	مذاق اڑانے
(8) ساری صورت ہی کا		دوڑتا ہے	کا بطور ارادہ
تبدیل ہو جانا۔		(7) غصے کی شدت	کرنا۔
(9) باطن کا برا نما ہونا۔		سے اس طرح گر تا ہے	
		کہ اٹھنے کی طاقت	
ظاہر کا بدنما ہے		نہیں رہتا۔	
پھل ہے باطن کے		(8) چیزوں کو توڑنا	
بدلنے کا۔		(9) برتن زمین پر دے مارنا	
پھل (ظاہر) دیکھ کر		(10) بے زبان جانوروں	
پھل دینے والے (باطن)		اور حیوانات کو	
کا اندازہ لگا لو۔		گالیاں دینا۔	

Scanned with CamScanner

غصے میں تفریط کا نتیجہ:

غصہ میں تفریط کا نتیجہ بے حیائی کی صورت میں نکلتا ہے۔
جس پر غصہ آنا چاہیئے اس پر غصہ نہ آنا۔

① اپنے محارم، بیوی اور ماں کی طرف سے
نامناسب بات پر چشم پوشی کرنا۔

② کمینے اور گھٹیا لوگوں کی طرف سے رسوائی کا
سامنا کرنا۔

③ احساس کمتری میں مبتلا ہونا۔

④ انسان اپنے محارم کے معاملے میں بے غیرت ہو جاتا
ہے اور یہ نامردی ہے۔

اللہ عزوجل غیور ہے۔

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
بے شک سعد غیرت مند ہیں اور میں ان سے
زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ عزوجل مجھ سے بھی
زیادہ غیور ہے۔

غیرت مند ہونا دین سے ہے:

← پر وہ قوم جس کے مردوں میں غیرت نہ رہے اس قوم کی
عورتیں شرم و حیاء کی چادر یں اتار پھینکتی ہیں۔
← برائیوں کو دیکھ کر خاموش رہنا غصے میں تفریط کی
علامت ہے۔

Scanned with CamScanner

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میری امت کے وہ لوگ اچھے ہیں جو (دین کے معاملے میں) سخت ہیں۔

اللہ ارشاد فرماتا ہے۔ اور تمھیں ان پر ترس نہ آئے اللہ کے دین میں۔

تیسری فصل

کیا ریاضت کے ذریعے غصے کا ازالہ ممکن ہے؟

بعض لوگوں کے خیال میں غصے کو بالکل ختم کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ ریاضت کے ذریعے ممکن ہے۔

بعض لوگوں کے خیال میں غصہ ایک ایسی بیماری ہے جسکا کوئی علاج نہیں یہ ان لوگوں کی رائے ہے جو عادات کو جسمانی بناوٹ کی طرح خیال کرتے ہیں جس طرح جسمانی بناوٹ میں تبدیلی نہیں آسکتی اسی طرح عادات میں بھی تبدیلی نہیں آسکتی۔

یہ دونوں رائیں غلط ہیں۔

درست

انسان جب کسی چیز کو پسند یا ناپسند کرتا ہے تو وہ غصے سے خالی نہیں رہتا۔ کیونکہ ہمیشہ سے یہی ہوتا۔ اگر پسند والی چیز چھین لی جائے تو انسان اسکے سبب غصے میں آجاتا ہے۔ اگر کوئی ناپسندیدہ چیز پہنچے تو وہ غضب ناک ہو جاتا ہے۔

پسندیدہ چیزوں کی اقسام

3 اقسام

(1)	(2)	(3)
جو تمام انسانوں کے لیے ضروری ہیں۔ جیسے کھانا، لباس، مکان، بدن کی حفاظت۔	جو مخلوق میں سے کسی ایک کے لیے ہی ضروری ہیں۔ جیسے جاہ، مرتبہ، مال کی کثرت، غلام و خدام اور سواری کے جانور۔	وہ امور جو بعض کے حق میں ضروری اور بعض کے حق میں ضروری نہیں ہیں۔
اگر کوئی مار پیٹ کے ذریعے اسکے بدن کا ارادہ کرے یا زخمی کردے تو وہ ضرور اس پر غضب ناک ہوتا ہے۔	جیسے سونا محبوب ہوگا اگر کوئی چوری کرے تو غصہ آتا ہے۔ اگرچہ خدا کے طور پر اسکے استعمال کی ضرورت نہیں۔	جیسے کتاب علم کے لیے ضروری ہے اس سے محبت کرتا ہے اگر کوئی اسے پھاڑ دے یا جلا دے تو غصہ آئے گا۔
اگر کوئی اسے اس کے گھر سے نکال دے جس میں وہ رہائش پذیر ہے تو وہ غضب ناک ہوجاتا ہے۔	خدمت و بہتری کے معاملے میں کوئی بھی کمی معاملے میں مزاحمت کرے گا تو غصہ آتا ہے۔	کام کرنے والوں کے اوزار ان کے حق میں اوزار کے لیے ضروری ہیں۔ کسی چیز کا
اگر کوئی اسکا پینے کا پانی گرادے تو وہ غصہ ہوجاتا ہے۔	جس چیز سے محبت ہو۔	ضروری اور محبوب ہونا لوگوں کے اعتبار
اگر کوئی اسے پریشان کردے تو وہ غضب ناک ہوجاتا ہے۔	جب کوئی اس معاملے میں مزاحمت کرے گا تو غصہ آئے گا۔	سے مختلف ہوتا ہے۔

Scanned with CamScanner

Date:

رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا غضب فرمانا بھی رحمت ہے۔

اے اللہ میں سے بشر ہوں اور بشر کی طرح مجھے بھی غصہ آتا ہے تو جس مسلمان کو میں برا بھلا کہوں یا اس پر ملامت کروں یا اسے ماروں تو میرے ان افعال کو قیامت کے دن میری جانب سے اسکے حق میں رحمت باعث طہارت اور اپنے قرب کا ذریعہ بنادے۔

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

جو شخص اپنے گھر میں محفوظ بدن سلامت ہو۔ اور اسکے پاس ایک دن کی غذا بھی ہو۔ تو گویا تمام دنیا اسکے لیے جمع کر دی گئی۔

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم غصے کی حالت میں بھی حق بات فرماتے۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کی کہ کیا میں ہر بات تحریر کر لوں جو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم غصے اور رضا کی حالت میں ارشاد فرماتے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہاں لکھ لیا کرو۔ اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے اس سے کبھی حق کے علاوہ کوئی بات نہیں نکلتی۔

Scanned with CamScanner

Date:

رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ہمزاد مسلمان

ایک مرتبہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو غصے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تجھے کیا ہوا کہ تیرا شیطان تیرے پاس آیا ---- میرا شیطان ہے لیکن اللہ عزوجل نے میری مدد فرمائی اور وہ مسلمان ہو گیا اور وہ مجھے بھلائی ہی کی بات بتاتا ہے۔

شیطان سے مراد ہے غصے کا دلانے والا شیطان

اپنے غصے کو ایسے قابو رکھو

حضرت سیدنا سلیمان فارسی	سیدنا ربیع بن خثیم	سیدنا ابوبکر صدیق	سیدنا مالک بن دینار
کو کسی نے گالی دی۔ آپ نے فرمایا۔ اگر میزان عمل میں میرے نامہ اعمال کا پلڑا ہلکا ہو تو جو کچھ تو کہتا ہے میں اس سے بھی برا ہوں اگر میرے نامہ اعمال کا پلڑا بھاری ہو تو تیری گالی سے مجھے کچھ نقصان نہ ہوگا۔	ایک شخص نے سیدنا ربیع کو گالی دی۔ آپ نے اسے مخاطب کر کے کہا اے فلاں! یقیناً اللہ عزوجل نے تیرا کلام سنا ہے اور بے شک جنت کے راستے میں ایک گھاٹی ہے اگر میں نے اسے طے کر لیا تو مجھے تمہاری بات نقصان نہیں پہنچا سکتی اگر میں اسے طے نہ کر سکا تو جو تو نے کہا ہے میں اس سے زیادہ برا ہوں۔	ایک شخص نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا تو آپ نے خود کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اللہ عزوجل نے تیرے جو عیوب چھپا رکھے ہیں وہ اس سے زیادہ ہیں وہ اپنے نفس کو اس نگاہ سے دیکھ رہے تھے کہ وہ اللہ عزوجل کی معرفت اور اس سے کماحقہ ڈرانے میں کوتاہی کر رہا ہے آپ اسکی بات پر غصہ نہ ہوئے کیونکہ آپ اپنے نفس میں ہی کمی خیال کر رہے تھے۔	ایک عورت سے سیدنا مالک بن دینار سے کہا اے ریاکار تو آپ نے فرمایا تیرے علاوہ مجھے کسی نے نہیں پہچانا آپ چونکہ اپنے آپ سے ریاکاری کی آفت دور کرنے میں مشغول تھے نفس میں جو بات شیطان ڈالتا اسکی مخالفت کرتے تھے اسی وجہ سے جب آپ کو ریاکار کہا گیا تو آپ غصے میں نہیں آئے۔

امام شعبی

ایک شخص نے امام شعبی کو گالی دی تو آپ نے فرمایا اگر تم سچے ہو تو اللہ عزوجل میری مغفرت فرمائے اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ عزوجل تمہاری مغفرت فرمائے۔

(سیدنا امام شعبی)

یہ لوگ غصہ نہیں کرتے تھے کیونکہ انکے دل اہم دینی امور میں مشغول تھے

یہ سب و شتم انکے دل پر اثر انداز نہیں ہوتا ہے کیونکہ وہ اسطرف توجہ نہیں دیتے کیونکہ انکے دل اس بات میں زیادہ مشغول ہوتے ہیں جو انکے دلوں پر زیادہ غالب ہوں

جب دل بعض اہم کاموں میں مشغول ہو تو بعض محبوب چیزوں کے چلے جانے پر بھی غصہ نہیں آتا

غصے کا مفقود ہونا

کسی اہم کام میں مشغول ہونے کے سبب متصور ہوگا

توحید کے غلبے کی وجہ سے ہوگا

اللہ عزوجل اللہ عضہ نہ کرنے کو پسند کرتا ہے لہذا اس سے شدت محبت کی وجہ سے غصہ نہ کرے

غصے کی آگ سے چھٹکارا حاصل کرنا

دل سے دنیا کی محبت نکال دینا

غرور و فخر کو دل سے نکال دے

جس چیز کو ختم کرنا ناممکن تو اسکی شدت کو ختم کرنا اور کمزور کرنا تو ممکن ہے۔

Scanned with CamScanner

غصہ دلانے والے امور:

حضرت سیدنا یحییٰ علیہ السلام نے حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا کونسی چیز زیادہ سخت ہے؟ فرمایا اللہ عزوجل کا غضب فرمایا کونسی چیز اللہ عزوجل کے غضب کے قریب کرتی ہے؟ فرمایا غصہ کرنا پوچھا کونسی باتیں غصہ دلاتی ہیں؟ فرمایا: تکبر (1) - فخر (2) - غرور (3) - اور حمیت (4) (جاہلانہ غیرت)

غصے کے اسباب:-

غصے کے اسباب یہ ہیں:

(1) فخر - (2) غرور - (3) خود پسندی - (4) مزاح - (5) فضول گفتگو کرنا - (6) لوگوں کا مذاق اڑانا - (7) عار دلانا - (8) جھگڑنا - (9) بات کاٹنا اور (10) زائد از ضرورت مال اور جاہ و منصب کی شدید حرص کرنا۔ (11)

حکم:- یہ تمام عادات شرعاً مذموم ہیں

غصے سے بچنے کا طریقہ:-

جب تک یہ تمام عادات موجود ہیں غصے سے نجات حاصل کرنا ممکن نہیں لہٰذا ضروری ہے کہ ان عادات کو ان کی مخالف عادات کے ذریعے زائل کیا جائے مثلاً عاجزی کے ذریعے غرور و فخر کو اور اپنے نفس کی پہچان کے ذریعے خود پسندی کو دور کرے فخر و غرور کو دور کرنے کیلئے گمان کرے خود بھی اپنے خادموں کی طرح ایک عام بندہ ہے کیونکہ نسب کے لحاظ سے لوگ ایک ہی باپ کی اولاد ہیں بعد میں محض فضیلت کے اعتبار سے بٹ گئے یعنی اولاد آدم ایک جنس ہے جبکہ فخر صرف فضائل کی وجہ سے ہوتا ہے فخر خود پسندی اور کبر تمام برائیوں سے بڑھ کر ہیں بلکہ انکی اصل اور جڑ ہیں جب تک تم ان سے خالی نہ ہوگے تو تمہیں ایک دوسرے پر فضیلت حاصل نہ ہوگی جب تم اپنے غلاموں کی طرح ایک جنس ہو ایک باپ کی اولاد ہو تو فخر کیوں کرتے ہو

Scanned with CamScanner

Date:

فضولیات سے اسطرح بچے کہ فضائل اور اخلاق حسنہ کو حاصل کرنے کی کوشش میں لگ جاؤ اور علوم دینیہ کی تحصیل شروع کر دے جو انسان کو اُخروی سعادت تک پہنچاتے ہیں لوگوں کا مذاق اڑانے سے بچے یہ سوچ کر کے مجھے بھی مذاق کا نشانہ بنایا جا سکتا ہے لوگوں کو عار دلانے سے اسطرح خود کو بچائے کہ بُری بات کہنے سے رُک جائے اور نفس کو کڑوا جواب دینے سے بچائے۔ مال اور جاہ و منصب کی شدید حرص سے اسطرح بچے کہ بقدر ضرورت مال پر قناعت کرے تاکہ استغناء حاصل ہو جائے اور محتاجی دور ہو جائے۔ جب نفس ان بری عادات سے پاک و صاف ہو جائے تو غصے سے چھٹکارا حاصل بھی ہو جائے گا۔

یہ بہادری نہیں جہالت ہے:-

1. وہ غصے کو بہادری: مردانگی، عزت نفس اور بلند ہمتی قرار دیتے ہیں
2. اپنی جہالت اور کند ذہنی کے سبب اچھے القاب سے موسوم کرتے ہیں
3. کبھی جاہل لوگ شدت غضب کیلئے بزرگوں کی حکایات کو دلیل بناتے ہیں اور بزرگوں کے شدت غضب کو تعریف کے ساتھ شجاعت سے تعبیر کرتے ہیں حالانکہ یہ کم عقلی کی دلیل ہے۔
4. بیمار کو تندرست کے مقابلے میں عورت کو مرد کے مقابلے اور بچے کو بڑے کے مقابلے جلد غصہ آتا ہے کیونکہ یہ کمزور دل ہوتے ہیں
5. کمینہ خصلت شخص اپنی خواہش کیلئے ایک لقمہ کی خاطر اور اپنے بخل کے باعث ایک دانے کی وجہ سے غصے میں آجاتا ہے حتیٰ کہ اپنے اہل و عیال اور دوستوں پر غصہ کرتا ہے۔ مصر
6. مضبوط وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:- بہادر وہ نہیں جو دوسروں کو پچھاڑ دے۔ بہادر تو وہ ہے جو غصہ کے وقت خود پر قابو رکھے۔

Date: _____

بے جا غصہ کرنے والوں کا علاج:-

① صالحین کے عفو و درگزر پر مشتمل واقعات سنائے جائیں

② انہیں بتایا جائے کہ وہ غصہ پی جایا کرتے تھے

③ اسطرح کے واقعات انبیاء - اولیاء - حکما - علما اور نیک خصلت بادشاہوں سے منقول ہوں سنائے جائیں

⑥ اور جو واقعات اسکے برعکس ہیں وہ کردوں - ترکوں - جاہلوں اور کند ذہن لوگوں سے منقول ہیں جنہیں نہ تو کوئی عقل حاصل ہے نہ ہی کوئی فضیلت بتائے جائیں

Scanned with CamScanner

علم کے ذریعے شدید غصے کے علاج کے چھ طریقے

پہلا طریقہ

ان احادیث میں غور و فکر کرے جو عنقریب ہم عفو درگزر کے فضائل میں ذکر کریں گے۔ حضرت سیدنا مالک بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو مارنے کا حکم دیا تو اس نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: "اے محبوب معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو" آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت طیبہ سنی تو آپ نے بھی اس آیت مقدسہ پڑھا اور اس میں غور و فکر کرنے لگے آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ قرآن پاک سن کر سزا دینے سے رک جاتے اور قرآن پاک میں بہت زیادہ غور و فکر شروع کر دیتے لہذا یہاں بھی آپ نے ایسا ہی کیا اور اسے چھوڑ دیا حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز علیہ الرحمۃ نے ایک شخص کو مارنے کا حکم دیا پھر یہ آیت طیبہ تلاوت کی "اور غصہ پینے والے" اور اپنے غلام سے فرمایا اسے جانے دو

دوسرا طریقہ

اپنے نفس کو اللہ عزوجل کے عذاب سے ڈرائے اور کہے کہ مجھے جو اس انسان پر قدرت حاصل ہے اس سے بڑھ کر اللہ عزوجل کو مجھ پر قدرت حاصل ہے اگر میں نے اس پر غصہ نکال دیا تو قیامت کے دن میں اللہ عزوجل کے غضب سے نہیں بچ سکتا حالانکہ اس وقت میں اللہ عزوجل کی مغفرت کا زیادہ محتاج ہوں گا اللہ عزوجل نے آسمانی کتابوں میں سے ایک کتاب میں فرمایا اے ابن آدم جب تجھے غصہ آئے تو مجھے یاد کر لیا کر میں اپنے غضب کے وقت تجھے یاد رکھوں گا اور ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ہلاک نہ کروں گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک خادم کو کسی کام کے لیے بھیجا تو اس نے آنے میں دیر کر دی تو پیارے آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اگر بدلہ نہ ہوتا تو میں تجھے ضرور سزا دیتا مطلب یہ ہے کہ قیامت میں اسکا بدلہ ہوگا منقول ہے کہ بنی اسرائیل کے ہر بادشاہ کے ساتھ ایک دانشور ہوتا تھا جب بھی بادشاہ کو غصہ آتا تو وہ دانشور بادشاہ کو ایک پرچہ تھما دیتا جس پر لکھا ہوتا: مسکین پر رحم کر، موت سے ڈر اور آخرت کو یاد کر بادشاہ اسے پڑھتا تو اسکا غصہ ٹھنڈا ہو جاتا

تیسرا طریقہ

اگر نفس میں آخرت کا خوف نہ ہو تو اسے غصے کے دنیوی انجام سے ڈرائے دشمن مدمقابل ہوگا اور مقاصد کو ختم کرنے کی کوشش کرے گا نیز مصائب پر خوشی کا اظہار کرے گا اور یوں مصائب کا شکار ہوگا لہذا نفس کو غصے کے دنیاوی انجام سے ڈرائے اگرچہ وہ آخرت کے انجام سے نہ ڈرتا ہو تو یہ خواہش کو غصے پر مسلط کرنا ہے جسکا اعمال آخرت سے کوئی تعلق نہیں اور نہ اس پر ثواب ملے گا کیونکہ وہ فوری ملنے والی لذت کے حصول کیلئے ان امور کو باہم ٹکراتا ہے اور بعض کو بعض پر مقدم کرتا ہے البتہ اگر اسکا خیال ہو کہ غصے کی وجہ سے وہ دنیا میں علم و عمل کے لیے فراغت حاصل نہیں کر سکے گا یا آخرت کے لیے مدد نہیں ملے گی تو اس مقصد کے تحت غصہ نہ کرنے پر ثواب حاصل ہوگا۔

پانچویں غصہ چوتھی فصل

Date:

Scanned with CamScanner

چوتھا طریقہ

غصے کے وقت صورت بگڑنے کا سوچ کہ جب کوئی غصہ کرتا ہے تو غصے کی حالت میں اسکی شکل کس قدر بھیانک نظر آتی ہے اور غصہ والے شخص کو کاٹنے والے کتے اور خونخوار درندے کی طرح خیال کرے اور ہر دیندار شخص کو انبیاء۔ اولیاء۔ علماء اور حکما کی طرح خیال کرے پھر اپنے نفس کو اختیار دے کہ وہ خود کو وہ خود کو کتوں۔ درندوں اور ذلیل لوگوں کے ساتھ تشبیہ دینا پسند کرے یا علماء اور انبیاء کی عادات کے ساتھ تشبیہ دینا پسند کرے گا تاکہ اگر اسکے پاس کچھ عقل باقی ہو تو نفس ان نفوس قدسیہ کی طرف مائل ہو

پانچواں طریقہ

اُس سبب کے بارے میں غور و فکر کرے جو اسے انتقام پر ابھارتا ہے اور غصہ پینے سے روکتا ہے ظاہر ہے کہ اسکی کوئی نہ کوئی وجہ ہوگی مثلاً شیطان کہتا ہے کہ اگر تو نے انتقام نہ لیا تو لوگ تجھے ذلیل۔ کمتر۔ عاجز اور اکھڑا خیال کریں گے اور تو لوگوں کی نظروں میں حقیر ہو جائے گا تو اس صورت حال میں وہ اپنے نفس سے کہے تعجب ہے تو وقتی رسوائی سے ڈرتا ہے اور قیامت کی ذلت و رسوائی سے نہیں گھبراتا جب یہی شخص تیرا ہاتھ پکڑ کر تجھ سے انتقام لے گا! تو لوگوں کی نظروں میں ذلیل و حقیر ہونے سے ڈرتا ہے اور قیامت کے دن اللہ عزوجل ملائکہ اور انبیائے کرام علیہم السلام کے سامنے ذلیل ہونے کا تجھے کچھ خوف نہیں جب تو نے غصہ پیا ہے تو اللہ عزوجل کیلئے۔ پی جا لوگوں سے کیا غرض یہی چیز اللہ عزوجل کے ہاں عظیم بنا دے گی آج کی رسوائی اور لوگوں کی پرواہ نہ کرو کیونکہ اگر تو نے انتقام لے لیا تو قیامت میں اس سے زیادہ رسوائی ہوگی کیا تو اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ قیامت کے دن جب کہا جائے کہ وہ لوگ کھڑے ہو جائیں جنکا اللہ عزوجل پر حق ہے تو تو بھی کھڑا ہو اس وقت وہی کھڑے ہوں گے جنہوں نے درگزر کیا ہوگا

چھٹا طریقہ

غور و فکر کرے کہ اس کا غصے کا کس وجہ سے ہے؟ کیا اس وجہ سے وہ غصے میں ہے کہ اسکی مرضی کے مطابق کام نہیں ہوا بلکہ اللہ عزوجل کی مرضی کے مواقف ہوا ہے تو وہ کیسے کہہ سکتا ہے کہ میری مرضی اللہ عزوجل کی مرضی سے بہتر ہے اگر وہ یہ کہے گا تو قریب ہے کہ اس پر اللہ کا غضب ہو جو اسکے غضب سے بھی بڑھ کر ہو۔

Scanned with CamScanner

غصہ ختم کرنے کے طریقے

پہلا طریقہ	دوسرا طریقہ	تیسرا طریقہ
اے اللہ عزوجل! اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رب میرے گناہ کو بخش دے میرے دل کے غصے کو ختم فرما اور مجھے گمراہ کرنے والے فتنوں سے محفوظ فرما حکم: غصے کے وقت یہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔	اگر غصہ آئے تو کھڑا ہونے کی صورت میں بیٹھ جائے اگر بیٹھا ہوا ہو تو لیٹ جائے اور زمین کے قریب ہو جائے جس سے اسے پیدا کیا گیا تاکہ اپنے نفس کی حقارت کو جانے بیٹھنے اور لیٹنے میں مصلحت یہ ہے کہ اس طرح سکون ملتا ہے کیونکہ غصے کا سبب حرارت ہے اور حرارت کا سبب حرکت ہے۔	اگر اس طرح بھی غصہ ختم نہ ہو تو ٹھنڈے پانی سے وضو یا غسل کرے کیونکہ پانی ہی آگ کو بجھاتا ہے۔

غصہ دل میں دہکنے والا انگارہ ہے:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک غصہ دل میں دہکنے والا ایک انگارہ ہے کیا تم غصہ کرنے والے کی آنکھیں سرخ ہوتے ہوئے اور رگیں پھولتے اور نہیں دیکھتے لہٰذا جب تم میں سے کسی کو غصہ آجائے تو وہ بیٹھ جائے اگر بیٹھا تھا تو لیٹ جائے۔

غصہ آگ سے ہے:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اسے چاہیے کہ پانی سے وضو کرے کیونکہ غصہ آگ سے ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ کو پانی سے بجھایا جاتا ہے لہٰذا جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اسے چاہیے کہ وضو کرے۔

رخسار زمین پر رکھ دو:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یعنی سن لو! غصہ آدمی کے دل میں دہکنے والا انگارہ ہے کیا تم اسکی آنکھوں کی سرخی اور رگوں کے پھولنے کو نہیں دیکھتے لہٰذا جسے غصہ آئے اسے چاہیے کہ اپنا رخسار زمین سے لگا دے۔

Scanned with CamScanner

ایک روایت میں ہے کہ ایک دن امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو غصہ آگیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے پانی منگوا کر ناک میں چڑھایا اور فرمایا: غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور یہ عمل غصے کو لے جاتا ہے۔

تم کسی سرخ و سیاہ سے افضل نہیں:

حضرت سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ باہمی جھگڑے کے دوران ایک شخص کو یا ابن الحمراء آؤ (یعنی اے سرخ عورت کے بیٹے) کہہ کر پکارا حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو ارشاد فرمایا یعنی ابوذر آج مجھے خبر ملی ہے کہ تم نے آج اپنے مسلمان بھائی کو اسکی ماں کے ذریعے عار دلائی ہے انہوں نے عرض کی جی ہاں پھر وہ اس شخص کو راضی کرنے چلے گئے اتنے میں اس شخص نے سبقت کی اور سلام کیا حضرت سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے یہ بارگاہِ رسالت میں عرض کی تو پیارے آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر اپنا سر اٹھا کر دیکھو اور جان لو تم کسی سرخ و سیاہ سے افضل نہیں البتہ یہ اپنے عمل کے ذریعے فضیلت حاصل کر لو اسکے بعد فرمایا: جب تمہیں غصہ آئے اور تم کھڑے ہو تو بیٹھ جاؤ اور بیٹھے ہوئے ہو تو ٹیک لگا لو اور اگر ٹیک لگائے ہوئے ہو تو لیٹ جاؤ۔

Scanned with CamScanner

Date: _____

تحمل مزاجی

غصہ پینے کی فضیلت پر مشتمل "7" فرامین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

① جو شخص
- اپنے غصے کو روکتا ← اللہ اس سے اپنے غضب کو روکتا ہے
- اللہ کی بارگاہ میں عذر پیش کرتا ہے ← وہ عذر قبول کرتا ہے۔
- اپنی زبان کی حفاظت کرتا ہے ← اللہ اسکی پردہ پوشی کرتا ہے

② تم میں سب سے زیادہ
- طاقتور وہ ہے ← غصے کے وقت خود کو قابو میں رکھے۔
- بردبار وہ ہے ← طاقت کے باوجود معاف کردے۔

③ جو شخص غصہ نکالنے پر قدرت کے باوجود غصہ پی جاتا ہے۔
- اللہ قیامت کے دن اسکے دل کو اپنی رضا سے بھر دے گا۔
- اسکے دل کو امن و ایمان سے بھر دے گا۔
- اللہ عزوجل قیامت کے دن اسے بلا کر اختیار دے گا جس حور کو چاہے لے لے۔

④ رضائے الٰہی کے لیے جو بندہ غصے کا گھونٹ پی لی اللہ عزوجل کے نزدیک اس سے زیادہ اجر والا کوئی گھونٹ نہیں۔

⑤ جہنم میں ایک ایسا دروازہ ہے۔ — وہی شخص داخل ہوگا ← جسکا غصہ اللہ کی نافرمانی پر تھوڑا ہوتا ہے۔

⑥ اللہ عزوجل کے نزدیک کوئی گھونٹ اتنا پسندیدہ نہیں
"جتنا بندے کا غصے کا گھونٹ پیتا ہے۔"
جو بندہ غصہ پی لیتا ہے اللہ عزوجل اسکے سینے کو ایمان سے بھر دیتا ہے۔

Scanned with CamScanner

Date:

غصہ پینے کی فضیلت پر "6" اقوال بزرگانِ دین

حضرت عمر فاروق

جو اللہ سے ڈرتا ہے ۔ سے وہ غصہ نہیں کرتا۔

جو اللہ کا خوف کرتا ہے سے من مانی نہیں کرتا۔

اگر قیامت کا دن نہ ہوتا سے تم وہ نہ دیکھتے جو تم دیکھ رہے ہو۔

سیدنا لقمان حکیم

- اپنی قدر خود پہچان ہر چیز تجھے زندگی میں نفع دے گی
- اپنی رسوائی کے سبب غصہ مت کر
- مانگ کر اپنی عزت کا سودا مت کر

سیدنا ایوب

لمحہ بھر کی تحمل مزاجی ہزار سے فتنوں کو دبا دیتی ہے

سفیان ثوری + ابو خزیمہ یعلوی + فضیل بن عیاض

اکٹھے ہو کر زہد کے بارے میں گفت گو کرنے لگے۔

سب سے افضل عمل غصے کے وقت تحمل مزاجی اور پریشانی کے وقت صبر سے کام لینا ہے

Scanned with CamScanner

دوسری فصل ❀ تحمل مزاجی کی فضیلت ❀

- تحمل مزاجی افضل ہے **غصہ پینے سے** کیونکہ
- غصہ پی جانا ماخوذ ہے **تحلّم** سے
- **تحلّم** کا معنی ہے : بتکلف بُردبار بننا
- جس کا غصہ شدید ہو اسے ضرورت ہوتی ہے **شدید مجاہدے اور ریاضت کی**

س۔ طبعی بُردباری کیا ہے / کسے کہتے ہیں؟

ج۔ جسے شدید غصہ آتا ہو اسے شدید ریاضت و مجاہدے کی ضرورت ہوتی ہے۔
- جب ایک مدت تک بتکلف اسکی عادت بنائی جائے تو اسکی عادت پختہ ہو جاتی ہے۔
- وہ غصے کی حالت میں جوش نہیں آتا۔
- اگر غصہ آ بھی جائے تو اسے غصہ پینے میں کسی قسم کی پریشانی نہیں ہوتی۔ یہ طبعی بردباری ہے

— طبعی بردباری **عقل** کے کمال اور غلبے پر دلالت کرتی ہے

— قوت غضب کا ٹوٹ جانا اور کمزور ہونا **عقل** کے باعث ہوتا ہے

سوال: تحمل مزاجی کی فضیلت پر فرامین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم لکھیں؟

(1) "وہ علم سیکھنے سے آتا ہے
- **تحمل مزاجی** بتکلف برداشت کرنے سے پیدا ہوتی ہے
- جو **بھلائی** حاصل کرنے کی کوشش کرے اسے بھلائی دی جاتی ہے
- جو **شر** سے بچنا چاہتا ہے اسے بچایا جاتا ہے"

(2) "علم حاصل کرو اور علم کے ساتھ سکون اور بردباری بھی سیکھو
- اپنے اساتذہ اور شاگردوں سے نرمی سے پیش آؤ
- اور متکبر میں سے نہ ہو ورنہ تمہاری جہالت تمہاری بردباری پر غالب آجائے گی"

غرور و تکبر ہی غصے میں شدت پیدا کرتے ہیں اور تحمل مزاجی اور نرمی سے روکتے ہیں۔

3۔ تحمل مزاجی کے بارے میں دعائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

4۔ اللہ کے ہاں عزت و بزرگی چاہنے کا وظیفہ۔

5۔ کام انبیائے کرام کی سنت ہیں۔

Scanned with CamScanner

س: 5 کام انبیائے کرام علیہم السلام کی سنتیں؟

1. حیا 2. تحمل مزاجی 3. سینگی لگوانا 4. مسواک کرنا 5. خوشبو لگانا

س. تحمل مزاجی کے بارے میں دعائے مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھیں؟

دعا: اَللّٰھُمَّ اَغْنِنِیْ بِالْعِلْمِ وَزَیِّنِّیْ بِالْحِلْمِ وَاَکْرِمْنِیْ بِالتَّقْوٰی وَجَمِّلْنِیْ بِالْعَافِیَۃِ

ترجمہ: اے اللہ! مجھے علم کے ذریعے غنی۔ تقوی تحمل مزاجی سے مزین۔ تقوی سے مکرم اور عافیت عطا فرما۔

س: اللہ عزوجل کے ہاں عزت و بزرگی پانے کا وظیفہ کیا ہے؟

1. جو تم سے قطع تعلق کرے اس سے صلہ رحمی کرو
2. جو تمہیں محروم کرے اسے عطا کرو
3. جو تم سے جہالت سے پیش آئے تم اس کے ساتھ بردباری اختیار کرو۔

★ بے شک انسان بردباری کی وجہ سے درجہ پالیتا ہے:

روزہ دار کا اور شب بیدار کا

روایت: بردباری کا انعام کیا ملے گا؟

ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی:

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

میں اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرتا ہوں ⟵ وہ مجھ سے قطع تعلقی کرتے ہیں

میں اُن سے حسن سلوک سے پیش آتا ہوں ⟵ وہ مجھ سے برا سلوک کرتے ہیں

میں ان کے ساتھ بردباری سے پیش آتا ہوں ⟵ وہ مجھ سے جاہلانہ برتاؤ کرتے ہیں

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اگر معاملہ اسی طرح ہے جس طرح تو کہہ رہا ہے تو تو ان کے منہ میں جھونک (گرم راکھ) ڈال رہا ہے۔"

Scanned with CamScanner

ابو ضمضم کون ہے؟

پہلے لوگوں میں ایک شخص ہوتا تھا جب صبح ہوتی تو وہ یوں کہتا:

"اے اللہ! میں نے آج کے دن اپنی عزت اس شخص پر صدقہ کی جو مجھ پر ظلم کرے"

بردباری کے متعلق 5 تفسیری اقوال:

رَبّٰنِیّٖنَ سے مراد ← بردبار علماء

جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں بس سلام ← سیدنا حسن بصری فرماتے ہیں (اسکی تفسیر میں) جب ان سے جہالت کا برتاؤ کیا جائے تو وہ جہالت سے پیش نہیں آتے۔

زمین پر آہستہ چلتے ہیں ← سیدنا عطاء بن ابو رباح فرماتے ہیں اس سے ان کی بردباری مراد ہے

کُھل سے مراد ← سیدنا ابن حبیب فرماتے ہیں تحمل مزاجی کی انتہا ہے۔

جب بے ہودہ پر گزرتے ہیں اپنی عزت سنبھالے گزر جاتے ہیں ← سیدنا مجاہد فرماتے ہیں جب انھیں تکلیف پہنچائی جاتی ہے تو درگزر کرتے ہیں

بے ہودہ بات سے اعراض کرنے والے تھے ← (روایت) سیدنا عبداللہ بن مسعود

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت کے لائق لوگ کون سے ہیں؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم میں سے میرے قریب وہ لوگ رہیں جو بردبار ہیں اور عقل مند ہیں پھر وہ جو ان کے قریب ہیں اور پھر وہ جو ان کے قریب ہیں اور آپس میں اختلاف نہ کرو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا ہو جائے گا اور بازاروں کے شور و غل سے الگ رہو"

حضرت اشج عبدالقیس رضی اللہ عنہ میں 02 باتیں ایسی ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند ہیں

← حدیث مبارکہ:

* بے شک اللہ پسند فرماتا ہے: ← • بردبار • حیادار • لوگوں سے مستغنی • سوال سے بچنے والے عیال دار اور متقی شخص کو
* اللہ ناپسند فرماتا ہے: ← • بے ہودہ فحش گو • مانگنے میں اصرار کرنے والے بھکاری • بے وقوف کو

بردباری / وقار ← یہ دو عادتیں ان کی فطرت میں رکھی گئیں ہیں۔

Scanned with CamScanner

سوال: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس کے متعلق ارشاد فرمایا کہ اس کے عمل کو کچھ مت شمار کرو؟

یعنی جس میں 3 باتوں سے میں سے کوئی ایک بھی نہ پائی جائے تو تم اس کے عمل کو کچھ بھی شمار نہ کرو

1- تقوی (جو اسے اللہ کی نافرمانی سے بچائے)

2- حلم (جس کے ذریعے بے وقوف سے بردباری کرے)

3- حسنِ اخلاق (جس کے ساتھ وہ معاشرے میں زندگی بسر کرے)

سوال: اہلِ فضل سے کون لوگ مراد ہیں؟

- جب ان پر ظلم کیا جاتا ہے تو صبر کرتے ہیں
- جب ان سے برا سلوک کیا جاتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں
- جب ان سے جہالت کا برتاؤ کیا جاتا ہے تو بردباری سے کام لیتے ہیں

سوال: بردباری کے متعلق بزرگوں کے اقوال:

1. حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خیر سے مراد

مال اور اولاد زیادہ ہو

علم و حلم زیادہ ہو (جی)

(بتیں)

2. علم حاصل کرو اور اسے وقار اور بردباری سے مزین کرو۔
3. عقل کا ستون بردباری ہے۔ اور صبر تمام باتوں کا جامع ہے

Scanned with CamScanner

(4) روایت

حضرت سیدنا ابو درداء فرماتے ہیں:

- میں نے پہلے کے لوگوں کو اس طرح پایا کہ وہ ہنستے تھے جن میں کانٹوں کا نام و نشان تک
- لیکن اب دیکھتا ہوں تو کانٹے ہی کانٹے ہیں پھولوں کا نام و نشان ہی نہیں
- اگر غم انہیں جانے کی کوشش کروگے ← تو وہ تمہیں نہ چھوڑیں گے
- اگر غم انہیں چھوڑنا چاہوگے تو ← وہ تمہارا پیچھا نہیں چھوڑیں گے

حاضرین نے عرض کی:
ہم کیا طریقہ اختیار کریں۔

فرمایا:

- قیامت کے دن کے لئے انہیں اپنی عزت قرض دے دو (اس سے مراد ان سے درگزر کرو)

(5) بردبار شخص کو پہلا بدلہ یہ ملتا ہے کہ جاہل کے مقابلے میں تمام لوگ اس کے مددگار ہوجاتے ہیں۔

(6) • آدمی اس وقت تک رائے دینے کے قابل نہیں ہوسکتا:

جب تک اسکی بردباری اسکی جہالت پر

اسکا صبر اس کی خواہش پر

غالب نہ آجائے

↓

اور یہ چیز علم کی قوت کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔

(6 اقوال پورے ہوئے)

Scanned with CamScanner

زیادہ بہادر کون ہے؟

"جو اپنی جہالت کو بردباری کے ذریعے دور کرے"

زیادہ سخی کون ہے؟

"جو اپنی دنیا کو اپنے دین کی بہتری کے لئے خرچ کرے"

حضرت سیدنا عرابہ بن اوس رضی اللہ عنہ کو سرداری کیسے ملی؟

حضرت سیدنا امیر معاویہ نے حضرت سیدنا عرابہ بن اوس سے پوچھا
اے عرابہ! تم اپنی قوم کے سردار کیسے بنے؟
انہوں نے فرمایا:
اے امیر المومنین!

1- ان کے جاہلوں سے درگزر کرتا
2- سوال کرنے والوں کو عطا کرتا
3- ان کی حاجات کو پورا کرنے کی کوشش کرتا تھا

تو:

- تو جو میری طرح کام کرے گا وہ مجھ جیسا ہو جائے گا۔
- اور جو مجھ سے بڑھ کر کرے گا وہ مجھ سے افضل ہے
- جو میرے عمل سے کم کرے گا تو میں اس سے بہتر ہوں

حضرت سیدنا امام زین العابدین کو ایک شخص نے برا بھلا کہا:

- تو آپ نے اپنی سیاہ رنگ کی چادر اتار کر اسے دے دی
- اور ایک ہزار درہم دینے کا حکم دیا

بزرگوں نے کہا:

انہوں نے اس طرح دو خصلتوں کو جمع کیا۔

- بردباری
- تکلیف نہ دینا
- اس شخص کو اللہ سے دور کرنے والی بات سے بچانا
- توبہ اور ندامت پر اکسانا

Scanned with CamScanner

- **ذلیل** تو زیادتی کرنے والا ہوتا ہے
- جو شخص رحم کرتا ہے اس پر **رحم** کیا جاتا ہے
- جو خاموشی کو اختیار کرتا ہے **سلامتی** میں رہتا ہے
- جو جہالت سے پیش آتا ہے وہ **مغلوب** ہوتا ہے
- جو جلدی کرتا ہے وہ **خطا** کرتا ہے
- جو برائی کی حرص کرتا ہے وہ **محفوظ** نہیں رہتا
- جو شخص جھگڑتا ہے اسے **گالیوں** کا سامنا کرنا پڑتا ہے
- جو برائی سے نفرت نہیں کرتا وہ **لنا بگڑ** ہوتا ہے
- جو برائی سے نفرت کرتا ہے وہ اس سے **بچ** جاتا ہے
- جو اللہ عزوجل کی پیروی کرتا ہے **ہلاکت** سے محفوظ رہتا ہے
- جو اللہ عزوجل سے ڈرتا ہے **بے خوف** رہتا ہے
- جو اللہ عزوجل کو دوست رکھتا ہے وہ **محفوظ** رہتا ہے
- جو اللہ عزوجل سے نہیں مانگتا وہ **محتاج** رہتا ہے
- جو اللہ کی تدبیر سے بے خوف رہتا ہے وہ **ذلیل و رسوا** ہوتا ہے
- جو اللہ سے مدد مانگتا ہے وہ **کامیاب و کامران** رہتا ہے
- علم ہمیشہ **عقل** سے بڑھ کر ہے

سیدنا لقمان حکیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تین آدمی تین اوقات میں پہچانے جاتے ہیں۔

1- بردبار (غصے کے وقت) 2- بہادر (لڑائی کے وقت) 3- بھائی (ضرورت کے وقت)

Scanned with CamScanner

بردباری ہر درد کی دوا ہے

Scanned with CamScanner

(تحمل مزاجی) تیسری فصل:

✓ اگر کوئی شخص ظلم کرے تو اسی کی مثل ظلم کرکے بدلہ لینا جائز ہے جیسے: غیبت کے مقابلے میں غیبت، جاسوسی کے مقابلے میں جاسوسی

✓ قصاص یا تاوان اسی طریقے پر جائز ہے جس کی شریعت میں اجازت ہے

سوال: برائی کا بدلہ برائی سے دینا جائز نہیں اس پر دلیل:

* رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1- "اگر کوئی شخص مجھے عار دلائے تو اس میں پائے جانے والے عیب پر تو اُسے عار مت دلا"

2- برا بھلا کہنے والے جو کچھ کہیں اس کا وبال **ابتدا** کرنے والے پر ہے جب تک کہ مظلوم زیادتی نہ کرے

3: یعنی باہم گالی گلوچ کرنے والے دو آدمی **شیطان** ہیں جو ایک دوسرے کے خلاف بے بنیاد بات کہتے ہیں

ہر انسان اپنے اور اپنے رب کے مابین معاملے میں **احمق** ہے۔

چغلی، جھوٹ، غیبت اور ماں باپ کو گالی دینا **بالاتفاق حرام** ہے

غصے کے اعتبار سے لوگوں کی اقسام:

4 اقسام ہیں: بعض لوگ

- **گھاس** کی طرح ہوتے ہیں جسے آگ جلد جلاتی ہے اور جلد ہی بجھ جاتی ہے۔
- **جھاؤ کے درخت** کی طرح ہوتے ہیں جسے دیر سے آگ لگتی ہے اور دیر سے بجھتی ہے
- **گیلی لکڑی** کی طرح ہوتے ہیں جسے دیر سے آگ لگتی ہے اور جلد ہی بجھ جاتی ہے (یہ دونوں قابل تعریف ہیں بشرطیکہ ان میں غیر شرعیت نہ ہو)
- بعض لوگ جلد غصہ میں آجاتے ہیں اور دیر سے ان کا غصہ ختم ہوتا ہے یہ انتہائی برے لوگ ہیں

سَبّ کے معنی ہیں: برا بھلا کہنا / گالی دینا ×

کامل مومن کون ہے؟

حدیث مبارکہ میں ہے

"وہ شخص کو غصہ جلد آتا ہے اور جلد چلا جاتا ہے"

جس شخص کو دلایا جائے اور اسے غصہ نہ آئے وہ **گدھا** ہے

جسے راضی کیا جائے وہ راضی نہ ہو وہ **شیطان** ہے

بردباری بردباری کی دو اقسام ہیں

Scanned with CamScanner

(کینہ کا بیان) پہلی فصل

1- کینہ کا معنی ہے "دل کا کسی کو بھاری سمجھنا اور ہمیشہ کے لئے اس سے نفرت کرنا اور دشمنی رکھنا"

2- کینہ کی وجہ سے پیدا ہونے والی برائیاں 8 ہیں۔

3 1- حسد 2- بغض و عداوت 3- قطعی تعلقی 4- حقیر سمجھنا

5- غلط باتیں منسوب کرنا 6- مذاق اڑانا 7- تکلیف پہنچانا 8- حقوق کی ادائیگی نہ کرنا

(انکی تفصیل کتاب سے لازمی پڑھنی ہے)

3- کینہ کا سب سے کم درجہ کیا ہے؟

"کینہ کا سب سے کم درجہ ذکر کردہ آٹھ برائیوں سے بچنا اور اللہ عزوجل کی نافرمانی والے کاموں کی طرف نہ بڑھنا"

4- حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ وہ اپنے قریبی عزیز مسطح پر خرچ نہیں کریں گے

5- کینہ کے بیان میں حضرت ابوبکر صدیق کے رجوع کا جو واقعہ بیان کیا گیا ہے اس کی تفصیل لکھیں

6- جس کے ساتھ کینہ برتا گیا ہے قدرت کی صورت میں اسکی حالتیں؟

اسکی 03 حالتیں ہیں

1- عدل
کینہ رکھنے والے سے بغیر کمی زیادتی کے اپنا پورا حق وصول کرے یہ عدل ہے۔
• یہ صالحین کا انتہائی درجہ ہے

2- فضل
درگزر اور صلہ رحمی کرکے اس پر احسان کرے یہ فضل ہے
• یہ صدیقین کا طرز عمل ہے

3- ظلم
اپنے حق سے زیادہ لے کر اس پر زیادتی کرے یہ ظلم ہے
• یہ کمینے لوگوں کا عمل ہے

دوسری فصل

عفو و درگزر اور احسان کی فضیلت:

1- عفو کا معنی کیا ہے؟

"آدمی اپنا حق چھوڑ دے اور بالکل بری الذمہ ہو جائے مثلاً قصاص یا تاوان وغیرہ نہ لے"

2- "عفو یعنی معاف کرنا" بردباری اور غصہ پی جانے سے الگ خوبی ہے؟

Scanned with CamScanner

کینہ سے پیدا ہونے والی 8 برائیاں

1۔ حسد

- تمہارا کینہ تمہیں اس چیز پر ابھارے گا کہ تم اس شخص سے زوال نعمت کی تمنا کرو
- اگر اسے کوئی نعمت ملے تو تم غمگین ہو جاؤ گے
- اگر اسے مصیبت پہنچے تو تم خوش ہو جاؤ گے
- یہ منافقوں کا کام ہے

2۔ بغض و عداوت

- دل میں اسکی عداوت اس قدر بڑھ جائے گی کہ تم اس کی مصیبت پر خوش ہو گے

3۔ قطعی تعلقی

- تم اس سے بالکل تعلق توڑ دو گے اگرچہ وہ تم سے ملنا چاہے

4۔ حقیر سمجھنا

- اسے حقیر سمجھ کر اس سے منہ پھیر لو گے

5۔ غلط باتیں منسوب کرنا

تم اس کے متعلق ایسی باتیں کرو گے جو جائز نہ ہوں گی

مثلاً

جھوٹ - غیبت - راز فاش کرنا

پوشیدہ عیب بیان کرنا

6۔ مذاق اڑانا

اسکا مذاق اڑانے کے لئے اسکی نقل اتارو گے

7۔ تکلیف پہنچانا

مارو غیرہ کے ذریعے جسمانی تکلیف پہنچاؤ گے

8۔ حقوق کی ادائیگی نہ کرنا

تم اس کا حق ادا نہ کرو گے یعنی اس کا قرض ہوا اسے ادا نہ کرو گے

Scanned with CamScanner

-3

س - عفو و درگزر کے بارے میں قرآنی دلیل لکھیں؟

i- خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ

ترجمہ: اے محبوب معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو۔

-4

ii- وَأَنْ تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ

ترجمہ: اور اے مردو تمہارا زیادہ دینا پرہیزگاری سے نزدیک تر ہے

جواب: عفو و درگزر اور احسان کی فضیلت میں احادیث؟

س- کونسی 3 باتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اگر قسم اٹھاتا تو ان پر ضرور اٹھاتا؟

-1

-1 صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا لہٰذا صدقہ کیا کرو۔

-2 جو شخص اللہ عزوجل کی خوشنودی کی خاطر اپنا حق معاف کر دے تو اللہ پاک بروز قیامت اسکی عزت میں اضافہ فرمائے گا۔

-3 جو شخص اپنے اوپر سوال کا دروازہ کھولتا ہے اللہ عزوجل اس پر محتاجی کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

-2

3 اہم باتیں

عاجزی

عاجزی بندے کو بلند کرتی ہے لہٰذا عاجزی کیا کرو اللہ عزیز بلندی عطا فرمائے گا

عفو و درگزر

عفو و درگزر سے بندے کی عزت بڑھتی ہے لہٰذا عفو و درگزر سے کام لیا کرو اللہ عزوجل عزیز عزت عطا فرمائے گا۔

صدقہ

صدقہ مال میں اضافہ کرتا ہے لہٰذا صدقہ کیا کرو اللہ پاک تم پر رحم فرمائے گا۔

Scanned with CamScanner

3- 3 بہترین خوبیاں

1- جو تم سے تعلق توڑے
تم اس سے جوڑو

2- جو تمہیں محروم کرے
تم اسے عطا کرو

3- جو تم پر ظلم کرے تم اسے
معاف کرو

س: اللہ عزوجل کے نزدیک کونسا بندہ زیادہ عزت والا ہے؟

4- "جو قدرت ہونے کے باوجود معاف کردے"

5- قیامت کے دن **مظلوم** ہی کامیاب ہوں گے
جس نے **ظالم** کے لئے بددعا کی اس نے اپنا بدلہ لے لیا۔

س: **قیامت کے دن منادی عرش کے نیچے سے کیا ندا دے گا؟**

قیامت کے دن جب اللہ عزوجل مخلوق کو اکٹھا کرے گا تو ایک منادی عرش کے نیچے سے 3 مرتبہ ندا دے گا۔

"اے توحید پر قائم رہنے والو! بے شک اللہ عزوجل نے تمہیں معاف کردیا تم بھی ایک دوسرے کو معاف کردو"

Scanned with CamScanner

۵۔ کس کا اجر اللہ عزوجل کے ذمہ کرم پر ہے؟

معاف کرنے والوں کا۔

س۔ وہ کونسا شخص ہے جس کے بارے میں فرمایا گیا کہ جس حور سے چاہے نکاح کرلے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص میں ایمان کے ساتھ ساتھ 3 باتیں پائی جائیں وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہوجائے اور جس حور سے چاہے نکاح کرے

1- جو پوشیدہ قرض ادا کرے

2- جو ہر نماز کے بعد 10 مرتبہ (قل ھواللہ احد) سورۃ اخلاص پڑھے

3- جو اپنے قاتل کو معاف کردے

نوٹ: ان میں سے ایک پر عمل کرنے والے کیلئے بھی یہی بشارت ہے۔

س: عفو و درگزر اور احسان کی فضیلت میں 16 اقوال و حکایات لکھیں؟

(1) اللہ جب کسی بندے کو تحفہ دینا چاہتا ہے تو اس پر ظلم کو مشروط کردیتا ہے۔

(2) حضرت سیدنا یزید بن میسرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب کوئی مظلوم ظالم کے لئے بددعا کرتا ہے تو اللہ عزوجل اس مظلوم سے فرماتا ہے: تمہارے خلاف بھی کوئی بددعا کررہا ہے کیونکہ تم نے اس پر ظلم کیا ہے اگر تم چاہو تو ہم تمہاری دعا قبول کرلیں اور تمہارے خلاف جو دعا کی جارہی ہے اسے وہ بھی قبول کرلیں اور اگر چاہو تو ہم دونوں کا معاملہ بروز قیامت اپنی رحمت کے سپرد کردیں

Scanned with CamScanner

س: عفو و درگزر اور احسان کی فضیلت میں 5 احادیث لکھیں:

(1) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی:
اے میرے رب! تیرے بندوں میں تیرے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا کون ہے؟
فرمایا:
"جو قدرت ہونے کے باوجود معاف کر دے"

(2) جب لوگ میدانِ محشر میں ٹھہرے ہوں گے تو ایک منادی ندا کرے گا کہ جس کا اجر اللہ عزوجل کے ذمہ کرم پر ہے وہ اٹھے اور جنت میں داخل ہو جائے"
پوچھا جائے گا:
کس کا اجر اللہ عزوجل کے ذمہ کرم پر ہے؟
منادی کہے گا:
"معاف کر دینے والوں کا"
یہ سن کر ہزاروں لوگ کھڑے ہو جائیں گے اور بلا حساب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

(3) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"کسی حاکم کے لئے جائز نہیں کہ اس کے پاس حد کا معاملہ پہنچے اور وہ حد قائم نہ کرے، اللہ عزوجل معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے"

(4) 3 باتیں ایسی ہیں کہ اگر میں قسم اٹھاتا تو ان پر ضرور اٹھاتا
(باقی 3 باتیں پچھلے صفحے پر ہیں)

(5) قیامت کے دن جب اللہ عزوجل مخلوق کو اکٹھا کرے گا تو ایک منادی عرش کے نیچے سے ندا دے گا:
"اے توحید پر قائم رہنے والو! بے شک اللہ عزوجل نے تمہیں معاف کر دیا تم بھی ایک دوسرے کو معاف کر دو"

(3) بردبار وہ ہیں کہ جب اس پر ظلم کیا جائے تو برداشت کرے اور جب بدلہ لینے کی طاقت حاصل ہو تو بدلے بلکہ بردبار وہ ہے کہ جب اس پر ظلم ہو تو بردباری سے کام لے اور جب بدلہ لینے پر قادر ہو تو معاف کر دے

(4) زیاد بن عبداللہ کہتے ہیں:
"باوجود قدرت بدلہ نہ لینا کینہ اور غصہ کو ختم کر دیتا ہے"

(5) انجیل میں لکھا ہے:
"جو شخص اپنے اوپر ظلم کرنے والے کو معاف کر دے اور استغفار کرے یقیناً اس نے شیطان کو شکست دے دی۔"

(6) حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
"جب تک بدلہ لینے کا موقع نہ ملے تم بردباری اور تحمل مزاجی سے کام لو اور جب موقع مل جائے تو درگزر اور احسان کرو"

Scanned with CamScanner

نبوت کی 4 صفات کونسی ہیں؟



- راہب **خلیفہ ہشام بن عبدالملک** کے پاس گیا۔
- کیا حضرت ذوالقرنین رضی اللہ عنہ نبی تھے؟ **نہیں**
- نبوت کی 4 صفات کن کو عطا کی گئیں **حضرت ذوالقرنین رضی اللہ عنہ کو**
- **مقام مسقین** میں ایک چور حضرت **عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ** کے خیمے میں گھس گیا
- چور کو دعا کس نے دی؟ **حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے**

س: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے چور کو کیا دعا دی؟

"اگر چور نے 10 درہم کسی ضرورت کے لئے لئے ہیں تو اس کے لئے اس میں برکت ہو اور اگر کسی گناہ کے لئے چرائے ہیں تو اسے اس کا آخری گناہ بنا دے"

Scanned with CamScanner

نرمی کی فضیلت

- نرمی کی ضد **سختی اور گرم مزاجی** ہے۔
- سختی **غصے اور بد خلقی** کا نتیجہ ہے
- نرمی ثمرہ ہے؟ **اچھے اخلاق اور آسانی کا**
- گرم مزاجی کا سبب کیا ہے؟ • کبھی غصہ اور کبھی شدت حرص
- گرم مزاجی کے غلبہ سے انسان کس چیز سے محروم ہو جاتا ہے؟
  - غور و فکر
  - مستقل مزاجی

س۔ اچھے اخلاق کب پیدا ہوتے ہیں؟

"جب غصے اور شہوت کی قوت کو حدّ اعتدال میں رکھا جائے۔"

⇒ نرمی کی فضیلت:

جسے **نرمی** سے حصہ عطا کیا گیا اسے **دنیا و آخرت** کی بھلائی سے حصہ عطا کیا گیا

جسے **نرمی** سے محروم کر دیا گیا وہ **دنیا و آخرت** کی بھلائی سے محروم کر دیا گیا۔

- اللہ عزوجل جب کسی گھر والوں کو پسند کرتا ہے تو ان میں **نرمی** پیدا فرما دیتا ہے۔
- جس گھر والے **نرمی** سے محروم ہوں وہ اللہ عزوجل کی **محبت** سے محروم ہوتے ہیں،

سوال: نرمی کی فضیلت پر فرامین مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم لکھیں۔

1. جسے نرمی سے حصہ عطا کیا گیا اسے دنیا و آخرت سے حصہ عطا کیا گیا جسے نرمی سے محروم رکھا گیا اسے دنیا و آخرت کی بھلائی سے محروم رکھا گیا۔

2. اللہ عزوجل جب کسی گھر والوں کو پسند فرماتا ہے تو ان میں نرمی پیدا فرما دیتا ہے۔

3. بے شک اللہ نرمی فرمانے والا ہے اور نرمی فرمانے والے کو پسند فرماتا ہے اور جو انعام نرمی پر عطا فرماتا ہے وہ سختی پر عطا نہیں فرماتا

4. اے عائشہ! نرمی اختیار کرو بے شک اللہ عزوجل جب کسی گھر والوں کو عزت دینا چاہتا ہے تو نرمی کی اس کے دروازے کی طرف راہنمائی فرماتا ہے

5. جو نرمی سے محروم کر دیا گیا وہ تمام بھلائی سے محروم کر دیا گیا۔

Scanned with CamScanner

س: قیامت کے دن کون آگ پر حرام ہوگا؟

۱۔ نرم طبیعت ۲۔ نرم زبان ۳۔ درگزر کرنے والا ۴۔ لوگوں سے قریب

- نرمی **برکت** ہے
- سختی **نحوست** ہے۔

- اطمینان **اللہ عزوجل** کی طرف سے ہے
- جلد بازی **شیطان** کی طرف سے ہے۔

س: **نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نصیحت کے طالب کے لئے کیا فرمایا؟**

"جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو اس کے انجام کے بارے میں سوچو اگر انجام میں خیر ہو تو اسے کر گزرو اگر اس کے علاوہ ہو تو رک جاؤ"

فرمان مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم:

- **نرمی** کسی چیز میں ہو تو اسے زینت بخشتی ہے۔
جب کسی چیز سے نکال لی جائے تو اسے عیب دار بنا دیتی ہے

س: **حاکم کے رعایا پر 2 حقوق؟**

بیٹھ جائے خیر خواہی کرو ^ اچھے کاموں پر ان کی مدد کرو۔

رعایا کے حاکم پر 2 حقوق؟

بردباری ^ نرمی

حکمران کی **نرمی** سے بڑھ کر اللہ کو کوئی چیز پسند نہیں

اور حکمران کی **سختی** سے بڑھ کر کوئی چیز ناپسند نہیں

Scanned with CamScanner

★ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

- مومن کا دوست **علم**
- اسکا وزیر **بردباری**
- اسکا رہنما **عقل**
- اسکا نگران **عمل**
- اسکا والد **نرمی**
- اسکا بھائی **شفقت**
- اس لشکر کا امیر **صبر**

ایک بزرگ فرماتے ہیں :

- کتنا اچھا ہے وہ **ایمان** جو علم سے آراستہ ہو
- کتنا اچھا ہے وہ **علم** جسے عمل خوبصورتی بخشے
- کتنا اچھا ہے وہ **عمل** جس میں نرمی کی خوشبو آئے۔

رضی اللہ عنہ

← حضرت سیدنا عمرو بن عاص نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا:

نرمی کیا ہے؟

انہوں نے کہا: "آپ باوقار، بردبار رہیں اور جاہلوں سے مہربانی والا معاملہ کریں"

سختی کیا ہے؟

انہوں نے کہا: آپ کا اپنے اعمام اور ان لوگوں سے دشمنی رکھنا جو آپکو نقصان پہنچا سکتے ہیں"

حضرت سیدنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق نرمی سے مراد :

"کاموں کو ان کے موقع محل پر رکھنا نرمی ہے"

اسکی کیا دلیل ہے کہ مزاج میں سختی بھی ہونی چاہیئے اور نرمی بھی؟

دلیل نمبر 1: کاموں حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا،

- کاموں کو ان کے موقع محل پر رکھنا نرمی ہے

- سختی کی جگہ سختی — نرمی کی جگہ نرمی — تلوار کی جگہ تلوار - کوڑے کی جگہ کوڑا ہونا چاہیئے

Scanned with CamScanner

دوسری دلیل:

"وہ جہاں تلوار اٹھانا ہو وہاں سخاوت سے کام لینا اسی طرح نقصان دہ ہے جیسے سخاوت کے موقع پر تلوار اٹھانا"

• جس جگہ سختی ضروری ہو اور خواہش بھی حق کے موافق ہو جائے تو یہ **مکھن ملے شہد** سے زیادہ لذیذ ہوتی ہے

← **عقل مندی کیا ہے؟**
بھلائی کے کاموں میں غور و فکر کرنا

← **عقل مند کون ہے؟** جو جلد بازی سے پرہیز کرے

← **ناکام و نامراد کون ہے؟** جو بردباری سے محروم ہو۔

← **مستقل مزاج** شخص کامیابی سے ہمکنار ہوتا ہے

← **جلد باز** شخص غلطی کرتا ہے

← جسے **نرمی** نفع دیتی ہے اسے **سختی** نقصان بھی دیتی ہے۔

← جو **تجربات** سے نہیں سیکھتا وہ **بلندی** تک نہیں پہنچ سکتا۔

← **مومن** سنجیدہ و باوقار ہوتا ہے رات کو بکریاں جمع کرنے والے کی طرح نہیں ہوتا (کہ جو ہاتھ آیا اٹھا لیا)

کامل شخص کون ہے؟

"وہ جو نرمی اور سختی کے مواقع کے درمیان فرق کرنے اور ہر کام کو اس کا حق دینے کی صلاحیت رکھتا ہو"

ے ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں
رہا ناکام بگڑ جانا ہے نادانی میں

Scanned with CamScanner

حسد کا بیان پہلی فصل

1۔ حسد کس کے نتائج میں سے ہے؟ کینہ

2۔ غصہ کی فرع کیا ہے؟ حسد

3۔ حسد کس کی طرح نیکیوں کو کھا جاتا ہے؟ آگ جیسے طرح لکڑی کو کھا جاتی ہے

4۔ انصاری صحابی کے پاس کون 3 دن تک ٹھہرے تھے؟ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

5۔ بغض کس کو موزوں دیتا ہے۔ دین کو۔

6۔ پچھلی امتوں میں کونسی بیماری سرایت کر گئی تھی؟ بغض و حسد

7۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رب کی بارگاہ میں شخص کو کہاں بیٹھے دیکھا؟ عرش کے سائے میں

8۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف ہے کہ مال کی کثرت کی وجہ سے وہ کریں گے؟ حسد اور قتل

9۔ ہر نعمت والے سے کیا کیا جاتا ہے؟ حسد

10۔ حساب سے 2 سال پہلے کتنی قسم کے لوگ جہنم میں داخل ہونگے؟ 6 قسم کے لوگ

11۔ سب سے پہلا گناہ کیا تھا۔ حسد

12۔ سیدنا عون رحمۃ اللہ علیہ نے کس کو نصیحت کی؟ وہ کہاں کا حاکم تھا۔ فضل بن مہلب کو نصیحت کی وہ عراق کے شہر واسط کا حاکم تھا۔

1۔ بندے کا اپنی موت کو یاد کرنا کس چیز کو کم کر دیتا ہے۔ خوشی اور حسد کو

19۔ حاسد کب خوش ہوتا ہے۔ زوالِ نعمت پر

15۔ حاسد قیامت کے دن کس چیز کا سامنا کریگا۔ سوالی و عذاب کا

Scanned with CamScanner

س 1: بدگمانی اور بدشگونی اور حسد سے بچنے کے طریقے ہیں؟

3 طریقے ہیں۔

- بدگمانی سے بچنے کا
  - بدگمانی آئے تو سچ نہ جانو۔
- بدشگونی سے بچنے کا
  - بدشگونی آئے تو اپنا کام جاری رکھو۔
- حسد سے بچنے کا
  - جب حسد پیدا ہو تو حد سے نہ بڑھو۔
    - ⇐ حسد سے نجات ممکن ہے۔

س 2: باہم محبت پیدا کرنے کا نسخہ کیا ہے؟

- ⇐ اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہو سکتے
  - جب تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے
    - جب تک
      - مومن نہ ہو جاؤ
- اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہو سکتے
  - جب تک
    - آپس میں محبت نہ کرو
- آپس میں محبت نہ ہوگی
  - جب
    - سلام عام کرو۔

س 3: فقر اور حسد کی آفت کیا ہے؟

قریب ہے کہ

- فقیری
  - کفر ہو جائے
- حسد
  - تقدیر غالب ہو جائے

Scanned with CamScanner

س 4: پچھلی امتوں کی بیماریاں کیا ہیں؟

1. تکبر کرنا۔
2. اِترانا
3. سرمایہ جمع کرنا
4. دنیا میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانا
5. آپس میں بغض و حسد کرنا۔

★ جب یہ سب حد سے بڑھ جائے تو قتلِ عام ہوگا

س 5: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جسکو عرش کے سائے میں دیکھا اُسکے کتنے عمل رب عزوجل نے بتائے؟

⇐ اسکے 3 عمل تھے۔

- جو نعمتیں اللہ نے اپنے فضل سے لوگوں کو عطا فرمائیں ان پر حسد نہیں کرتا۔
- اپنے والدین کی نافرمانی نہیں کرتا۔
- نہ ہی چغل خور ہے۔

س 6: نعمتِ الٰہی کا دشمن کون ہے؟

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔

- حاسد میری نعمت کا دشمن ہے
- حاسد میرے فیصلے پر ناخوش
- حاسد میری اُس تقسیم پر ناراض ہوتا ہے جو میں نے اپنے بندوں کے درمیان کی۔

س 7: کونسے لوگ حساب سے اسال پہلے جنت میں داخل ہونگے؟

6 طرح کے لوگ ہیں۔

- اُمراء ظلم کی وجہ سے
- عرب تعصب کی وجہ سے
- سردار تکبر کی وجہ سے
- تاجر خیانت کی وجہ سے
- دیہاتی جہالت کی وجہ سے
- علماء حسد کی وجہ سے

س B: سیناموں نے عبداللہ رحمۃ اللہ کو عراق کے شہر واسط کے حاکم کو ان چیزوں کی نصیحت کی؟

- تکبر نہ کرنا
- خواہش سے بچتے رہنا
- حسد سے بچو
  - صحابہ اکرام کا برائی سے تذکرہ کرنے سے
  - تقدیر کا تذکرہ کرنے سے
  - شاروں کا تذکرہ ہو تو خاموش رہو

س 9: دانشمندانہ قول حسد کے بارے میں؟

(1) موت کو کثرت سے یاد کرنا

- خوشی کو کم کر دیتا ہے
- حسد کو

(2) بزرگ علیہ رحمہ فرماتے ہیں۔

حاسد

- عرش میں ذلت پاتا ہے
- ملائکہ سے
  - مذمت پاتا ہے
  - لعنت و بغض پاتا ہے
- مخلوق سے
  - غصہ و پریشانیاں اٹھاتا
- نزع کے وقت
  - سختی و مصیبت
- قیامت کے دن
  - رسوائی و عذاب سے دوچار ہوتا

Scanned with CamScanner

• حسد کی دوسری فصل

02

1. جب اللہ تعالیٰ کسی مسلمان بھائی کو نعمت عطا کرتا ہے تو اس وقت مسلمان کی حالتیں ہوتی ہیں؟

2. رشک کا دوسرا نام کیا ہے۔ — منافست

3. حسد کا حکم کیا ہے۔ — حرام ہے۔

4. حسد کو کونسی چیز لازم و ملزوم ہے۔ — شماتت

5. منافست کا حکم ہے — حرام نہیں

6. حسد کتنی طرح کے لوگوں پر جائز ہے (حسد بمعنی رشک) — 2 لوگوں پر

7. اس امت کی مثال کتنے قسم کے لوگوں کی طرح ہے۔ — 4 قسم کے لوگوں کی طرح

Scanned with CamScanner

س 1: حسد کی تعریف لکھیں؟

- حسد ← نعمت کو ناپسند کرنا
  ← جسکو دی گئی اس سے زوالِ نعمت کی خواہش کرنا۔
- رشک ← زوالِ نعمت کی خواہش نہ ہو، اسکے وجود اور ہمیشگی کو ناپسند نہ کرو۔
  ← بلکہ یہ خواہش ہو کہ مجھے بھی اس قسم کی نعمت ملے۔

(منافست) ← دوسرا نام ہے ← آگے بڑھنے کی خواہش کو کہتے ہیں۔

س 2: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسد و رشک کے بارے میں فرمان لکھیں؟

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مومن رشک کرتا ہے اور منافق حسد کرتا ہے۔

س 3: حسد کے جائز ہونے کی کوئی صورت ہے؟

← کسی فاسق و فاجر کو کوئی نعمت ملے۔
← وہ اسے فساد اور لوگوں کو نقصان پہنچانے کیلئے استعمال کرے
← اسکے لیے نعمت کو ناپسند کرنا یا زوال کی تمنا کرنا جائز ہے۔

س 4: شماتت کسے کہتے ہیں؟

کسی کی مصیبت پر خوش ہونا یہ حسد کو لازم و ملزوم ہے۔

س 5: حسد پر آیت قرآنی لکھیں؟

(i) أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ
(ii) وَمَا تَفَرَّقُوا إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ

س 6: حسد بمعنی رشک کے جائز ہونے کی کیا صورت ہے؟

2 لوگوں پر حسد جائز ہے۔

- جسے مال دیا ہو ← راہ خدا میں خرچ کرے
- جسے علم عطا کیا ہے ← عمل بھی کرتا ہے اس پر • لوگوں کو بھی سکھاتا ہے

Scanned with CamScanner

س: اس امت کی مثال کتنے قسم کے لوگوں کی طرح ہے؟

4 قسم کے لوگوں کی طرح۔

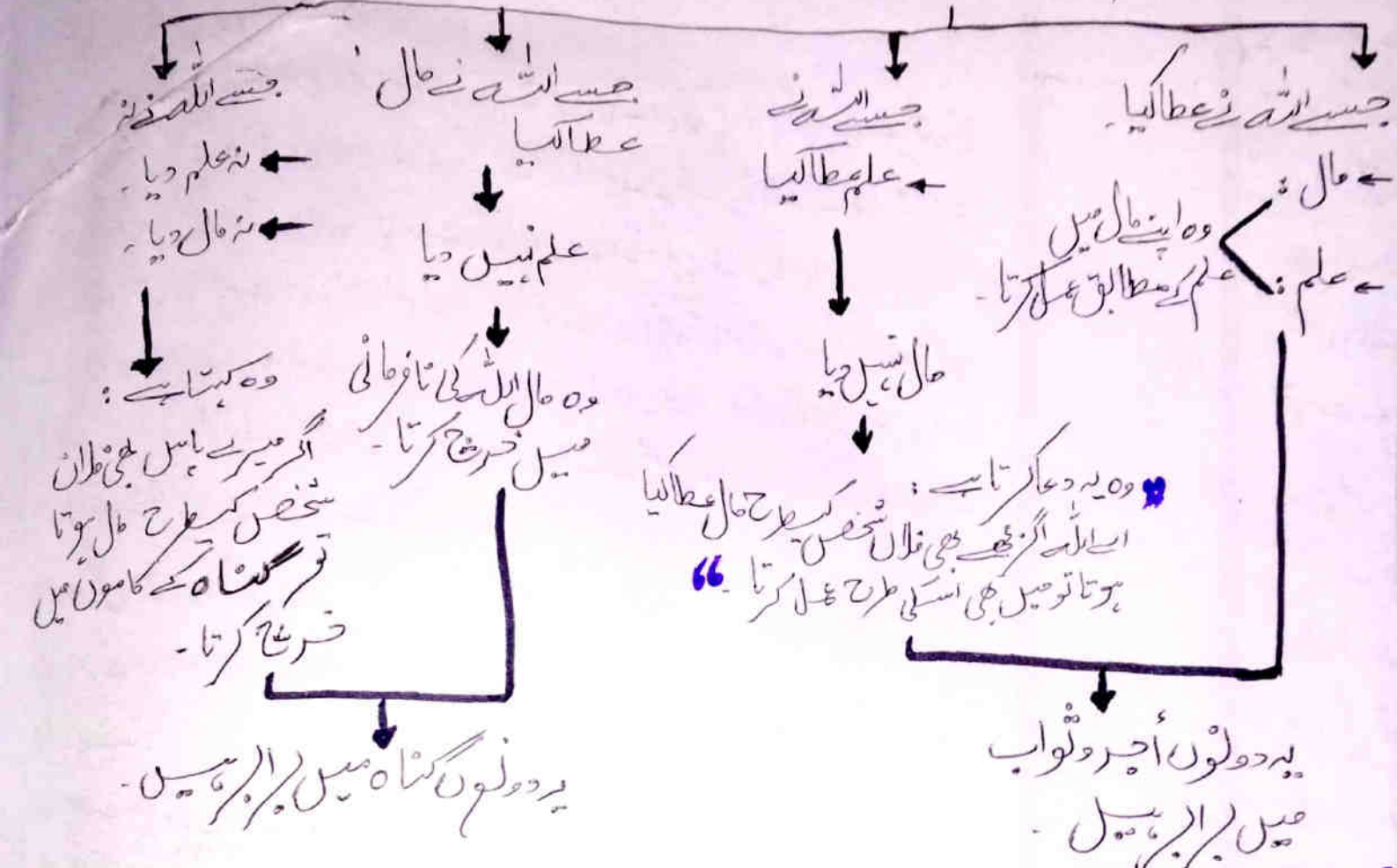

رشک:

1. کوئی نعمت دینی ہو یا واجب ہو تو اس پر رشک کرنا **واجب** ہے **مثلاً**: ایمان۔ نماز۔
2. اپنے لیے بھی ایسی ہی نعمت پسند کرے اگر ایسا نہ ہو تو گناہ پر راضی ہو تو یہ **حرام** ہے۔
3. نعمت ایسی ہو جو فضائل سے تعلق رکھتی ہو تو اس پر رشک کرنا **مستحب** ہے **مثلاً**: صدقہ و خیرات کرنا۔
4. نعمت ایسی ہو جس سے فائدہ اٹھانا جائز ہو تو اس پر رشک **مباح** ہے۔

Scanned with CamScanner

◆ حسد کے سات اسباب :

1. دشمنی اور بغض و عداوت
2. تعزّز
3. تکبر
4. تعجّب
5. مقاصد کا فوت ہونا
6. حکومت کی خواہش
7. باطنی خباثت اور بخل

◆ حسد کے 4 درجے :

[خباثت کی انتہا ہے]

.01

(ا) دوسرے سے زوالِ نعمت کا خواہش مند ہونا۔
(اا) اگرچہ خود کو بھی نہ ملے۔

.02

(ا) دوسری کی نعمت پر ایسی نظر ہو کہ بس چھن کر میرے پاس آجائے۔

اسکی صورت :

(ا) حاسد صرف زوالِ نعمت کا خواہش مند نہیں بلکہ اس نعمت کا طلبگار بھی ہے۔
(اا) یہ ناپسندیدگی دوسرے کے آرام کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنے پاس وہ سب نہ ہونے کی وجہ سے ہے۔

.03

(ا) دوسرے کے پاس جو نعمت ہے اسکی خواہش نہیں بلکہ اس جیسی کی خواہش ہے۔
(اا) اگر اس جیسی ملے تو حسد ود (جس سے حسد کیا) سے زوالِ نعمت کا خواہش مند ہو۔

وجہ : تاکہ ان دونوں میں فرق نہ رہے۔

.04

(ا) دوسرے کی نعمت جیسی نعمت کی خواہش کرنا۔

:- ورنہ :-

خواہش پوری نہ ہونے کی صورت میں زوالِ نعمت کی تمنا نہ کرنا۔

◆ درجات کا حکم :

1. بہرحال میں **مذموم** ہے۔
2. غیر کے مقابلے میں **ہلکا** ہے۔ اس پر حسد کا اطلاق **جائز** ہے۔
3. دوسروں جیسی نعمت کی تمنا **مذموم نہیں** بلکہ بعینہٖ اس نعمت کی تمنا **مذموم** ہے۔
4. اس میں **خیر و شر** دونوں پہلو ہیں۔
5. اگر اسکا تعلق اُمورِ دنیا سے ہے تو **قابلِ معافی** ہے اگر دینی اُمور سے ہے تو یہ **مستحب** ہے۔

Scanned with CamScanner

حسد کا بیان

تیسری فصل:-

حسد اور رشک کے اسباب:-

رشک کا سبب قابل رشک چیز کی محبت۔ اگر اس کا تعلق دین کی امور سے ہو تو سبب اللہ کی محبت اور اطاعت کی چاہت۔ دنیاوی امور سے ہو تو سبب دنیا کی مباح اشیاء کی محبت اور ان سے اطمینان نہ ہونے کی چاہت

حسد کے اسباب:-

7 ابواب میں جمع کیا گیا ہے 1. دشمنی 2. تعزز 3. تکبر 4. تعجب 5. محبوب مقاصد کے فوت ہونے کا خوف 6. حکومت کی چاہت 7. خبث باطن اور بخل نفس

حسد کے اسباب کی تفصیل

ایک شخص جب دوسرے کے پاس نعمت کو نا پسند کرتا ہے اس کی وجہ **دشمنی** ہے۔ حسد کا یہ سبب نہ صرف لوگوں کے ساتھ خاص نہیں بلکہ کبھی ادنی شخص بادشاہ سے حسد کرتا ہے۔ کبھی حسد کا سبب یہ ہوتا ہے کہ حاسد جانتا ہے کہ صاحب نعمت اپنی نعمت کے ذریعے اس پر **تکبر** کرے گا لہذا وہ حسد کرنے لگتا ہے **تعزز** کے سبب حسد ہونے سے یہی مراد ہے۔

کبھی حسد کی وجہ جبلی حسد ہوتا ہے۔ طبیعت اس پر برائی حاصل کرنے کی خواہش رکھتی ہے۔ اس کا مالا مال ہونا راستے میں رکاوٹ بن جاتا ہے۔

تکبر کے سبب حسد ہونے سے یہی مراد ہے۔

کوئی شخص عظیم نعمت اور بڑے منصب کا مالک ہوتا ہے اور حاسد حیران ہوتا ہے کہ اتنی بڑی نعمت اسے کیسے ملی اور وہ حسد کا شکار ہو جاتا ہے۔

تعجب کی وجہ سے حسد ہونے سے یہی مراد ہے۔

Scanned with CamScanner

انسان کو دوسرے کی نعمتوں کے سبب **اپنے مقاصد کے فوت ہونے** یا اپنی اغراض کی تکمیل میں دشواری کا خوف ہوتا ہے لہذا یہ حسد کا سبب بن جاتا ہے۔

کبھی حسد کا سبب **حکومت کی چاہت** ہوتی ہے وہ چاہتا ہے کہ اسے ایسی نعمت حکومت ملے کہ جس میں کوئی اس کا ہم پلہ نہ ہو۔

کبھی حسد کا سبب ان میں سے کوئی نہیں ہوتا بلکہ انسان اپنی باطنی خباثت اور بخل کے باعث حسد کرتا ہے۔

دشمنی

عام اسباب میں زیادہ سخت ہے جب کسی شخص کو کسی سبب سے اذیت دی جائے تو وہ اپنے دل میں اس کے لیے بغض رکھتا ہے اور دل میں اس کے لیے کینہ رکھتا ہے۔

تحقیر

تحقیر یہ ہے کہ خود کو دوسروں کی برابر نہ سمجھنا بلکہ اس سے برتر سمجھنا اس حالت میں چاہتا ہے کہ کوئی اس پر فخر نہ کرے یعنی حاسد کے یہی وجہ ہے کہ حاسد بسا اوقات اس کے ساتھ برائی کرنے پر راضی ہو جاتا ہے اور اس کی ترقی پر خوش نہیں ہوتا۔

تکبر

تکبر یہ ہے کہ انسان خود کو دوسروں سے بہتر اچھے اور دوسرے کو ذلیل و حقیر خیال کرے

تعجب

بعض لوگوں نے یعنی کفار نے اپنے نبی علیہ السلام کی نسبت اپنی قوم کے لوگوں سے تعجب کیا۔

حکومت کی خواہش

حکومت کی خواہش اور منصب کی چاہت ہو اس کے علاوہ کوئی مقصد نہ ہو۔ مثلاً شجاعت علم عبادت شہر حسن اور مالداری وغیرہ میں یکتا ہونا اور اسکے سب خواہش ہونا

باطنی خباثت اور بخل

ایسے لوگ بندے دوسروں کے نقصان کو پسند کرتے ہیں اور اللہ نے اپنے بندوں پر جو انعام کیا ہے اس سے بخل کرتے ہیں۔

بخیل جو اپنے مال میں کنجوسی کرے

شحیح وہ ہے جو دوسروں کے مال میں بخل کرے

مقاصد کا فوت ہونا

یہ سب پر ان دو افراد کے ساتھ خاص ہے جو ایک مقصود پر فخر کرتے ہیں

سوتنوں کا حسد بھی اس قبیل میں ہے۔ لیونیہ بیویوں کا حسد اسی طرح درباریوں کا استاد کے دل میں مقام حاصل کرنے پر دربار یوں کا بادشاہ کے دل میں جگہ بنانے کے لیے اسی طرح علماء کا باہم حسد کرنا۔

Scanned with CamScanner

چوتھی فصل:

دوسروں کے مقابلے میں دوستوں اور ذوی الارحام سے حسد زیادہ ہونے کی وجہ

حسد ان لوگوں میں زیادہ ہوتا ہے جن میں مذکورہ اسباب زیادہ ہوتے ہیں اور ان لوگوں میں تو بہت زیادہ پایا جاتا ہے جن کی آپس میں وابستگی ہو اور مذکورہ اسباب بیک وقت ان میں پائے جائیں

⟸ اس لئے یہ ممکن ہے کہ ایک شخص اس لئے حسد کرتا ہو کہ اسے دوسرے کا اپنے لئے بڑائی بیان کرنا پسند نہیں

⟸ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ خود متکبر ہو یا پھر دوسرے سے دشمنی کی وجہ سے حسد کرتا ہو یا ان کے علاوہ کوئی اور سبب ہو۔

حسد کے اسباب کن میں زیادہ ہوتے ہیں

حسد کے اسباب ان لوگوں کے درمیان زیادہ ہوتے ہیں جن کے درمیان باہمی روابط ہوتے ہیں اور ان روابط کے باعث وہ مجالس میں اکٹھے ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے اغراض وابستہ ہوتی ہیں

⟸ جب ان میں سے کوئی کسی غرض میں دوسرے کی مخالفت کرتا ہے تو اس سے طبعی طور پر نفرت ہو جاتی ہے اور وہ اس سے بغض رکھتا ہے نیز اس کے دل میں کینہ پیدا ہو جاتا ہے اس وقت وہ اسے ذلیل سمجھتا ہے اور تکبر کا اظہار کرتا ہے اور چونکہ اس نے اس کی کسی غرض کی مخالفت کی ہے لہذا وہ اس سے انتقام لینا چاہتا ہے اور اسے اس کے مقصد تک پہنچانے والی ہر نعمت کو ناپسند کرتا ہے۔ پھر جہاں ایک سبب پیدا ہوتا ہے وہاں دوسرے اسباب خود ہی پیدا ہوتے چلے جاتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

حسد کن لوگوں میں زیادہ ہوتا ہے؟

دو مختلف شہروں میں رہنے والے دو آدمیوں کے درمیان حسد نہیں ہوتا اس لئے ان کے مابین حسد نہیں ہوتا اسی طرح دو مختلف مقامات پر رہنے والوں کے درمیان بھی حسد نہیں ہوتا۔

مثلاً جب کوئی بھی دو انسان مکان یا بازار یا سمندر سے یا مسجد میں ایک دوسرے کے پڑوسی نہیں اور ایک جیسے مقاصد رکھیں جو دونوں میں مشترک ہوں، تو وہ مقاصد کے سلسلے میں ایک دوسرے سے اختلاف کریں گے جس کے نتیجے میں ان کے درمیان نفرت اور بغض پیدا ہوگا اور حسد کے دوسرے اسباب جنم لیں گے۔ اسی وجہ سے آپ دیکھیں کہ ایک عالم عابد سے نہیں بلکہ دوسرے عالم سے حسد کرتا ہے۔

عابد عالم کے بجائے دوسرے عابد سے حسد کرتا ہے

اسی طرح تاجر تاجر سے حسد کرتا ہے

اور موچی گیہوں بیچنے والے سے نہیں بلکہ موچی سے حسد کرتا ہے

البتہ پیشے کی شرکت کے علاوہ حسد کا کوئی دوسرا سبب بھی ہو سکتا ہے جس کے باعث وہ حسد کرتا ہو تو یہ الگ بات ہے

گیہوں بیچنے والے کا مقصد ← مال کا حصول زیادہ خریداروں کی ضرورت

گیہوں بیچنے والے کا جو تاجر اس کا پڑوسی ہے اس سے مزاحمت زیادہ ہوتی ہے مقابلہ اس گیہوں فروش سے جو بازار کے دوسرے کنارے پر ہے

معلوم ہوا کہ پڑوسی سے حسد زیادہ کیا جاتا ہے۔ **انسان کس سے زیادہ حسد کرتا ہے۔**

انسان دوسروں کی نسبت اپنے بھائی اور رشتہ دار سے زیادہ حسد کرتا ہے۔

اور عورت اپنی سوتن اور خاوند کی لونڈی سے جتنا حسد کرتی ہے اس قدر حسد خاوند کی ماں اور اس کی بیٹی سے نہیں کرتی۔

Scanned with CamScanner

اسی طرح بہادر شخص بہادر سے ہی حسد کرتا ہے عالم سے نہیں
عالم عالم سے حسد کرتا ہے کسی پہلوان سے نہیں
واعظ ← واعظ سے حسد کرتا ہے کسی فقیہ یا طبیب سے نہیں
کیونکہ ان دونوں کے درمیان ایک مقصد پر جھگڑا ہوتا ہے
ان حاسدوں کی اصل وجہ ← دشمنی ہے
دشمنی کی بنیاد ← ان کا باہم ایک مقصد پر جمع ہونا ہے
غرض ان تمام باتوں کی بنیاد ← محبت دنیا ہے
کیونکہ دنیا ہی وہ چیز ہے جو دو مزاحمت کرنے والوں پر تنگ ہوتی ہے
جہاں تک آخرت کا تعلق ہے اس میں کبھی تنگی نہیں

آخرت کی مثال: نعمت علم جیسی ہے

علمائے دین ایک دوسرے سے حسد نہیں کرتے کیونکہ ان کا مقصد اللہ کی معرفت ہے اور معرفت الٰہی نہایت وسیع مقدر ہے جس میں تنگی نہیں

اللہ کے ہاں سب سے خوبصورت نعمت اس کی ملاقات سے لطف اندوز ہونا ہے

علماء کب حسد کرتے ہیں

جب علماء علم کے ذریعے مال اور مرتبہ حاصل کرنا چاہیں تو وہ ایک دوسرے سے حسد کرتے ہیں

مال ← ایک محسوس چیز ہے جب وہ ایک ہاتھ سے جاتا ہے تو دوسرا اس سے خالی ہو جاتا ہے

← مرتبے سے مراد دلوں کا مالک بننا ہے

علم اور مال میں فرق۔



مال	علم
مال اس وقت تک کسی کے ہاتھ میں نہیں آتا جب تک وہ ایک کے ہاتھ سے نہ نکل جائے۔	علم عالم کے دل میں محفوظ ہوتا ہے اور اس کے کہنے سے دوسرے کے دل میں چلا جاتا ہے اور اس کے دل سے بھی نہیں نکلتا۔

عارفین کسی سے حسد نہیں کرتے۔

مال ایک جسم رکھنے والی محسوس چیز ہے جو ایک جگہ پر جا کر ختم ہو جاتا ہے۔
علم کی کوئی انتہا نہیں اور نہ اس کو گھیرنے کا تصور کیا جا سکتا ہے۔
عارف کی نعمت اور جنت معرفت ہی ہے جو اس کی ذات کی صفت ہے
اور دل سے محفوظ ہے

عارف ہمیشہ اس کا بدل چاہتا ہے اور اپنی روح اور دل کے ذریعے
اپنے علم کے بدل سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ اور یہ بدل ختم ہونے والا نہیں
اور نہ اس کے راستے میں کوئی رکاوٹ ہے بلکہ اس کے حبیب قریب ہیں۔
اگر عارفین کی ظاہری آنکھ بند بھی ہو ~~جائے~~ پھر بھی اسکی روح
جنت العلی میں نفع حاصل کرتی ہے۔
اگر عارفین کی کثرت بھی ہو جائے پھر بھی وہ ایک دوسرے
سے حسد نہیں کرتے بلکہ اللہ کے اس فرمان کی طرح ہوتے ہیں۔
ترجمہ: اور ہم نے ان کے سینوں میں جو کچھ کینے تھے سب
کھینچ لیے آپس میں بھائی بن کر تختوں پر روبرو بیٹھے۔
ان کا یہ حال تو زندگی کا ہے۔ ← آخرت میں پردہ اٹھا
لیا جائے گا اور وہ محبوب پروردگار کا دیدار کریں گے۔
معلوم ہوا کہ جنت میں ایک دوسرے سے حسد کا تصور نہیں ہوگا۔
اور جنتی دنیا میں بھی ایک دوسرے سے حسد نہیں کرتے۔

Scanned with CamScanner

جسے اللہ کی معرفت حاصل ہو وہ دنیا میں کسی سے مزاحمت نہیں کرتا۔

حسد کن لوگوں کا وصف ہے؟

حسد تو ان لوگوں کا وصف ہے جو جنت کی وسعتوں سے دور ہو کر جہنم کی تنگی کے قریب ہو گئے اسی وجہ سے شیطان کو لعین کہا جاتا ہے

اس نے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے حسد کیا کہ اللہ نے ان کو اپنا منتخب بندہ کیوں بنایا اور جب اسے سجدے کی طرف بلایا گیا تو اس نے تکبر کیا انکار کیا اور سرکشی کرتے ہوئے نافرمان ہوا۔

ایسی نعمت طلب کرو جس میں مزاحمت نہ ہو۔

حسد اسی صورت میں ہوتا جب ایک مقصود سے دو عالم کو کفایت نہ کرتا ہو۔

تم لوگوں کو آسمان کی زینت کی طرف دیکھنے میں حسد کرتا ہوا نہیں دیکھو گے

وہ باغوں کو دیکھتے ہیں تو ایک دوسرے سے حسد کرتے ہیں

آسمان کے مقابلے ← زمین کچھ بھی نہیں

اس قدر وسیع ہے

اسے نگاہیں نہیں دیکھ سکتیں

اس میں نہ مزاحمت ہے اور نہ کسی قسم کا حسد

Scanned with CamScanner

اگر اپنے نفس پر شفیق ہو تو ایسی لذت طلب کرو جس میں
① کسی قسم کی مزاحمت نہ ہو ② ایسی لذت ہو جس میں گناہ نہ ہو۔

اور دنیا میں یہ کس صورت میں ممکن ہے؟

اور دنیا میں یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب اللہ عزوجل کی ذات اور اس کی صفات و افعال نیز زمین و آسمان کی بادشاہی کی معرفت حاصل ہو

اور آخرت میں بھی اسکا حصول اسی معرفت کے ذریعے ہوگا۔

اگر عقبیٰ اللہ کی معرفت کی رغبت نہیں اور نہ ہی تم اس کی لذت پاتے ہو تو تمھاری رائے ① کمزور اور ② رغبت ضعیف ہے۔

③ اور تم اس سلسلے میں معذور ہو۔

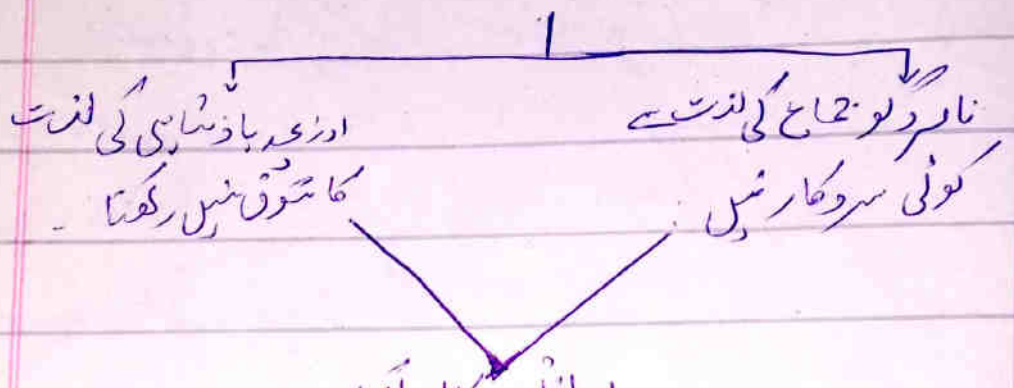

نوٹ :- اسی طرح لذتِ معرفت بھی مردوں کو ہی حاصل ہوتی ہے

~~ارشاد باری تعالیٰ ہے~~ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ :- وہ مرد جنھیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا
اور نہ خرید و فروخت اللہ کی یاد سے

عارضین کے سوا لذتِ معرفت کا شوق کسی کو نہیں ہوتا
کیونکہ شوق تو حکم کے بعد ہوتا ہے

Scanned with CamScanner

جس نے دیکھنا نہیں ← اسے معرفت بھی نہیں

جسے معرفت نہیں ← اسے شوق نہیں

جسے شوق نہیں ← وہ طلب نہیں کرتا

جو طلب نہ کرے ← وہ پاتا بھی نہیں

جو پاتا نہیں ← وہ محروم لوگوں کے ساتھ جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوجاتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے

ترجمہ: اور جسے رتوند (اندھا بننا) آئے رحمن کے ذکر سے ہم اس پر ایک شیطان تعینات کرتے کہ وہ اسکا ساتھی رہے

پانچویں فصل

حسد کی بیماری کو دل سے دور کرنے کی دوا

حسد ← دل کے بڑے امراض میں سے ہے

قلبی امراض کا علاج علم و عمل کے ذریعے ہی ممکن ہے

علم کے ذریعے حسد کا علاج

حسد کے مرض کے لئے علم نافع یہ ہے کہ تم یہ بات جان لو کہ حسد تمہارے دین اور دنیا دونوں کے لئے نقصان دہ ہے۔ جبکہ جس سے حسد کیا جائے۔ اس کے دین و دنیا کو کوئی نقصان نہیں دیتا بلکہ دونوں میں فائدہ ہی دیتا ہے

جب تم دانائی کے ساتھ یہ بات جان لو گے اور اپنے نفس کے دشمن اور اپنے دشمن کے دوست نہیں بنو گے تو تم یقیناً حسد سے گریز کرو گے۔

Scanned with CamScanner

حسد کا دینی ضرر

① حسد کا دینی ضرر یہ ہے کہ تم اس کے ذریعے اپنے اللہ عزوجل کی ناراضی مول لیتے ہو۔

② اور ان نعمتوں پر نہ پسندیدگی کا اظہار کرتے ہو جو اس نے اپنے بندوں پر کی ہیں۔

③ اس کے عدل و انصاف پر انگلی اٹھاتے ہو۔

⟸ توحید و ایمان کی حدود میں یہ ایک سنگین جرم ہے۔

اس کے علاوہ تم نے ایک مسلمان کو دھوکہ دیا ہے۔ اور اس کی خیر خواہی کو چھوڑ دیا ہے۔

اللہ عزوجل کے انبیائے کرام اور اولیائے عظام کی راہ سے علیحدگی اختیار کی

حالانکہ یہ مخلوق خدا کے لیے بھلائی کے طلبگار ہوتے ہیں۔

تم کفار اور شیطان کے ساتھ مل گئے ⟸ جو یہ چاہتے ہیں کہ مسلمان مصیبتوں کا شکار ہو اور ان سے نعمتیں زائل ہوں۔

⟸ دل میں موجود حسد کی یہ خباثتیں نیکیوں کو اس طرح کھا جاتی ہیں جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے اور نیکیوں کو اس طرح مٹا دیتی ہیں جس طرح رات دن ~~کو مٹا~~ کو مٹا دیتی ہے

حسد کا دنیاوی ضرر

تمہیں دنیا میں حسد کا یہ نقصان اٹھانا پڑے گا کہ حسد کی وجہ سے تکلیف و عذاب میں رہو گے۔ اور ہمیشہ رنج و غم میں مبتلا رہو گے۔ جبکہ تمہارے حسد کی وجہ سے تمہارے دشمن کا بال بھی بیکا نہ ہوگا۔

⟸ اگر بالفرض تمہیں قیامت کے دن اٹھنے اور حساب و کتاب پر یقین نہ بھی ہو پھر بھی عقل مندی کا تقاضا ہے کہ تم حسد سے دور رہو۔

حسد کے باعث آخرت میں سخت عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا۔

Scanned with CamScanner

تعجب ہے اس پر جسے دنیا کا نفع بھی حاصل نہ ہو اور اللہ عزوجل
کی ناراضگی بھی مول لے اس طرح کہ تفصیل الفاظ اور تکلیف برداشت کرے۔
یوں وہ اپنے دین و دنیا کو تباہ کر دیتا ہے۔ اور اسے خبر بھی نہیں آتا۔

جس سے حسد کیا جائے۔

↓
اسے دینی و دنیاوی کوئی ضرر نہیں پہنچتا ② حسد کے سبب کسی سے نعمت زائل نہیں ہوتی
اللہ نے جو نعمت اور عزت اس کے لئے مقدر فرمائی ہے۔ وہ اپنے مقررہ وقت تک اس کے ساتھ رہے گی۔
↓
اسے دور کرنے کا کوئی حیلہ نہیں بلکہ ہر چیز کی اللہ کے ہاں ایک مقدار مقرر ہے
اور ہر کام کا ایک وقت لکھا ہوا ہے۔

مثال: جیسے اسی وجہ سے کہ ایک نبی نے بارگاہ رب العزت میں
ایک ظالم عورت کی شکایت کی جو مخلوق پر حکومت کرتی تھی
تو اللہ نے نبی علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ اسے اس کے حال پر چھوڑ دو۔
یہاں تک کہ اس کے دن پورے ہو جائیں
یعنی جو ہم نے ازل میں مقدر کر دیا ہے وہ ٹل نہیں سکتا۔
اب تم صبر کرو یہاں تک کہ اس کی شان و شوکت کی مقررہ مدت پوری ہو جائے

⟸ معلوم ہوا کہ حسد سے نعمت زائل نہیں ہوتی۔
شاید تم یہ کہو کہ قاتل میرے حسد کی وجہ سے اس کی نعمت زائل
ہو جائے تو یہ تمہاری جہالت ہے اور ایک مصیبت ہے جس کا تم
تدارک کر رہے ہو کیونکہ تمہارا بھی کوئی نہ کوئی دشمن ہوگا جو تم سے حسد کرتا ہوگا
اگر حسد کی وجہ سے نعمت چلی جاتی تو تمہارے پاس اللہ کی کوئی نعمت باقی نہ رہتی۔
بلکہ مخلوق میں سے کسی کے پاس بھی باقی نہ رہتی حتیٰ کہ ایمان کی نعمت
بھی باقی نہ رہتی۔

Scanned with CamScanner

کیونکہ کافر مومنوں سے ان کے ایمان پر حسد کرتے ہیں

کفر کا ارادہ کرنا بھی کفر ہے لہذا جو شخص چاہتا ہے کہ حسد کی وجہ سے فلاں شخص سے نعمت زائل ہو جائے گویا وہ کفار کے حسد کی وجہ سے مومن سے نعمت ایمان کو سلب کرنا چاہتا ہے

یہ تو اللہ کا احسان ہے کہ حسد کی وجہ سے نعمت زائل نہیں ہوتی ورنہ تمہیں تو اس پر شکر ادا کرنا چاہیے اور تم ہو کہ حسد کی وجہ سے اسے ناپسند کرتے ہو۔

جس سے حسد کیا جائے وہ دنیا و آخرت میں نفع میں ہے۔

جس سے حسد کیا جائے اس کا دین و دنیا میں نفع ہونا بالکل واضح ہے

حسد کی تعریف

جس سے حسد کیا جائے۔

اس کا دینی نفع

جہاں تک دینی نفع کا تعلق ہے تو حسد کے سبب وہ مظلوم ہے۔ خصوصاً جب حسد کرنے والا قول و فعل کے ذریعے حسد کا اظہار کرے مثلاً غیبت اور اس کی عزت یا کسی اور ذریعے سے اس کو تکلیف پہنچا کر اپنے حسد کو ظاہر کرے تو ایسی صورت میں تم خود اپنی جانب سے اس کی نیکیوں کو بطور تحفہ پیش کر رہے ہوتے ہو حتیٰ کہ قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملاقات کرو گے کہ تم مفلس اور قلاش ہو گے جس طرح تم دنیا میں نعمتوں سے محروم ہو گے

تم نے نعمت کا زوال چاہا ہے تو اسے مزید نعمت ملی کہ تمہاری نیکیاں وہی اسے مل گئی۔

② جس سے حسد کیا جائے اس کا دنیاوی نفع

جہاں تک دنیاوی نفع کا تعلق ہے تو وہ اس طرح ہے کہ لوگ اپنے دشمن کی برائی چاہتے ہیں۔ کہ ان کا دشمن سختی غم اور تکلیف جیسے اب حسد سے ہر حاسد کے لیے کیا تکلیف ہو سکتی ہے۔

دشمن کی سب سے بڑی خواہش یہ ہوتی ہے کہ خود حسد کی آگ میں جلتا رہے اور تم سے حسد کے سبب غم اور حسرت کی زندگی گزارے اس تمنا کو پورا کر دیا

Scanned with CamScanner

حاسد شیطان کو خوش کرتا ہے

شیطان لعین کو خوش ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل نے اپنے بندے یعنی (تمہارے دشمن) پر جو دین و دنیا کی بہتری انعام فرمائی ہے کہیں تم اسے بیکار کے کامیاب نہ ہو جاؤ۔ لہٰذا وہ تمہارے دل میں اس کا بغض ڈالتا ہے تاکہ جس طرح تم اپنے عمل کے سبب اس تک نہیں پہنچ سکے اسی طرح اپنی محبت کے ذریعے بھی اس تک نہ پہنچ سکو۔

بروزِ قیامت کون کس کے ساتھ ہوگا؟

ایک بدوی صحابی نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ اس شخص کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں جو کسی قوم سے محبت تو کرتا ہے مگر ان کے مرتبے کو نہیں پہنچ سکتا؟ ارشاد فرمایا یعنی آدمی جس سے محبت کرتا ہے (بروزِ قیامت) اسی کے ساتھ ہوگا۔

میں اللہ اور اسکے رسول سے محبت کرتا ہوں

رسول اللہ اکرم شاہِ بنی آدم ﷺ خطبہ دے رہے تھے کہ ایک اعرابی کھڑا ہوا اور عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ! قیامت کب قائم ہوگی؟ ارشاد فرمایا: تم نے اس کے لیے تیاری کرلی ہے؟ اس نے عرض کی: اس کے لیے میرے پاس نماز و روزوں کی کثرت تو نہیں ہے البتہ میں اللہ اور اسکے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ ارشاد فرمایا "یعنی تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تجھے محبت ہے"

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مسلمانوں کو اسلام لانے کے بعد اس دن جتنی خوشی ہوئی اتنی کبھی نہ ہوئی تھی۔

اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ صحابہ کرام کا سب سے بڑا مقصد اللہ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کی محبت تھی۔

Scanned with CamScanner

حضرت سیدنا انس فرماتے ہیں: ہم نے جب انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم،
حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما سے
محبت کرتے ہیں اگرچہ ہمارے اعمال ان کے اعمال کے برابر نہیں لیکن
ہم امید کرتے ہیں کہ (بروز قیامت) ان کے ساتھ ہوں گے۔

اولیاء سے محبت کرنے کا انعام:

حضرت سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں
نے بارگاہ رسالت میں عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس شخص
کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو نمازیوں سے محبت کرتا ہے لیکن خود
(فرائض ہی ادا کرتا ہے نفل) نماز نہیں پڑھتا؟ روزہ داروں
سے محبت کرتا ہے لیکن خود (فرض روزوں کے علاوہ نفل) روزے نہیں رکھتا؟
اسی طرح اور بہت سی اشیاء کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔
یعنی "وہ اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہے"

عالم بنو یا طالب علم یا ان سے محبت کرنے والے بنو:

ایک شخص نے حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ العزیز
سے کہا: کہا جاتا ہے کہ "اگر تم سے ہو سکے تو عالم بنو، اگر عالم نہ بن سکو تو
طالب علم بنو اور اگر طالب علم بھی نہ بن سکو تو ان سے محبت کرو اگر محبت
نہ کر سکو تو ان سے دشمنی بھی نہ رکھنا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ سنا
تو فرمایا: سبحان اللہ عزوجل اللہ نے ہمارے لیے راہ نکالی ہے۔

جنتی تین قسم کے ہیں:

حدیث پاک میں ہے کہ جنتی تین قسم کے ہیں۔

1- نیکی کرنے والا 2- نیکوکاروں سے محبت کرنے والا 3- اس سے اذیت کو دور کرنے وا

اندھا تیر انداز:

اے حاسد! اگر تجھے بیداری یا خواب میں تیری اپنی صورت دکھائی جائے تو تو اپنی صورت کو اس شخص کی طرح دیکھے گا جو اپنے دشمن کی طرف تیر پھینکتا ہے تاکہ اسے قتل کر دے لیکن وہ پلٹ کر خود اسی کی دائیں آنکھ میں آ کر لگتا ہے۔ اور اس کی آنکھ کو نکال دیتا ہے۔ اور وہ دیکھ کر اس کا غصہ بڑھ جاتا ہے وہ پہلے سے بھی زیادہ شدت کے ساتھ تیر پھینکتا ہے ← تو وہ پلٹ کر دوسری آنکھ میں لگتا ہے اور اسے بھی اندھا کر دیتا ہے۔

اب اس کا غصہ اور بڑھتا ہے وہ تیسری مرتبہ تیر پھینکتا ہے ← تو وہ پلٹ کر اس کے سر پر لگتا ہے اور اسے زخمی کر دیتا ہے۔

لیکن اس کا دشمن ہر حال میں محفوظ رہتا ہے

وہ اسے بار بار لگتا نہ بتاتا ہے لیکن ہر بار خود اپنے ہی تیر کا شکار ہو جاتا ہے۔

یہ دیکھ کر اس کے دشمن بھی اس کے گرد ہنسنے اور مذاق اڑانے لگتے ہیں

دیکھا جائے تو حاسد کا حال اس تیر پھینکنے والے شخص سے بھی برا ہے

کیونکہ وہ خود تیر پھینکتا ہے ← خود اس کی اپنی آنکھوں کی طرف لوٹتا ہے

اگر یہ آنکھیں بچ بھی جائیں ← تو موت کے ساتھ لازمایہ منا ہونے والی ہیں

جب کہ حاسد تو گناہ کے ساتھ لوٹتا ہے ← اور گناہ موت کے ساتھ ختم نہیں ہوتا۔

بلکہ وہ اسے اللہ کے غضب اور جہنم کی طرف لے جاتا ہے۔

تو دنیا میں اس کی آنکھوں کا جلا جانا آخرت میں آنکھوں کے ساتھ جہنم میں جانے سے بہتر ہے کیونکہ جہنم کے شعلے ان آنکھوں کو نکال دیں گے۔

گناہ سے غنا بھی نعمت ہے۔

گناہ سے غنا بھی نعمت ہے اسی طرح رنج و غم سے محفوظ ہونا بھی نعمت ہے اور یہ دونوں نعمتیں حسد کے سبب اس سے چلی گئیں۔

Scanned with CamScanner

اللہ تعالیٰ کا فرمان اس کی تصدیق کرتا ہے۔

ترجمہ: "اور ہر داؤں (فریب) اپنے چلنے والے ہی پر پڑتا ہے"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے لیے جس چیز کی تمنا کی وہ مجھ پر ہی پڑی، اگر میں ان کے قتل کی تمنا کرتی تو خود قتل ہو جاتی۔

لہٰذا اوقات حاسد جس چیز کی تمنا دوسرے کے لیے کرتا ہے خود اسی میں مبتلا ہو جاتا ہے

یہ تو صرف حسد کا گناہ ہے اور ان گناہوں کے بارے میں کیا خیال ہے جن کی طرف حسد لے جاتا ہے۔

جیسے: اختلاف انکارِ حق اور دشمنوں سے انتقام لینے کے لیے ہاتھ اور زبان کو گناہوں میں کھلا چھوڑ دیتا ہے یہ وہ بیماریاں ہیں جن کے سبب دنیا میں امتیں ہلاک ہوئیں۔

عمل کے ذریعے حسد کا علاج

① عمل کے ذریعے حسد کا علاج یہ ہے کہ آدمی حسد کا مقابلہ کرے۔

② حسد جس قول و فعل کا تقاضا کرے اپنے نفس کو زبردستی اس کے خلاف عمل کرنے پر اُبھارے

③ اگر حسد کا تقاضا ہو کہ اس کو کچھ نہ دے تو پہلے سے زیادہ دے

④ عاجزی تعریف اور نعمت پر اظہارِ مسرت یہ جذبہ مُنعَم علیہ (یعنی جسے نعمت عطا کی جائے) اس کے دل کو اپنی تعریف کی طرف کھینچتا ہے جس کی وجہ سے وہ نرمی سے پیش آتا ہے اور احسان کے مقابلے میں احسان کرتا ہے۔

Scanned with CamScanner

اپنے آپ کو معزز خیال کرنا اور یہ سوچنا کہ دنیا میں کوئی بھی بات میری مرضی کے خلاف نہ ہو یہ جہالت ہے۔

ایسی صورت میں وہ ناممکن کی تمنا کرتا ہے کیونکہ ایسا ممکن نہیں کہ آدمی جس چیز کی بھی طمع کرے وہ ہو جائے اور تمنا کا پورا نہ ہونا ذلت و رسوائی ہے اور اس ذلت سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے دو باتوں میں سے ایک کا ہونا ضروری ہے۔

1. آدمی کی خواہش پوری ہو جائے۔
2. جو کچھ ہوگا وہی آدمی کی خواہش ہو

یہ تو آدمی کے اختیار میں ہے اور اس سلسلے میں تکلف اور مجاہدہ کا بھی کوئی فائدہ نہیں

مجاہدہ کرنے سے ایسا ہو سکتا ہے اور ریاضت کے ذریعے اس کا حصول ممکن ہے لہذا ہر عقلمند پر اس کا حاصل کرنا لازم ہے اور یہ کلی علاج ہے

چھٹی فصل

دل سے کس قدر حسد کو دور کرنا واجب ہے۔

اگر تم پر شیطان غالب آجائے اور قول یا فعل کے ذریعے حسد کے اظہار پر ابھارے حتیٰ کہ تمھارے اختیاری افعال سے حسد ظاہر ہونے لگے تو تم حاسد قرار پاؤ گے اور اسی حسد کے سبب گناہ گار ٹھہرو گے

اور اگر اپنے ظاہر کو مکمل طور پر اس سے روک لو لیکن دل سے اس کی نعمت کا زوال چاہو اور اس پر ناپسندیدگی کا اظہار بھی نہ کرو تب بھی تم حاسد قرار پاؤ گے اور گنہگار ٹھہرو گے کیونکہ حسد دل کی صفت ہے فعل کی نہیں

حسد دل کی صفت ہے۔

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے

ترجمہ: اور اپنے دلوں میں کوئی حاجت نہیں پاتے اس چیز کی جو دیے گئے۔

جہاں تک فعل کی بات ہے ← تو یہ غیبت اور جھوٹ ہے جو حسد کے باعث صادر ہوتا ہے بذات خود حسد نہیں۔

← کیونکہ حسد کا محل دل ہے اعضاء نہیں

یہ حسد ایسا گناہ نہیں ہے جو بندے سے معاف کروایا جائے۔

بلکہ یہ ایک ایسا گناہ ہے جو بندے اور اللہ عزوجل کے درمیان ہے

جہاں تک طبیعت کی تبدیلی کا تعلق ہے کہ اس کے نزدیک ایذا دینے والا اور احسان کرنے والے دونوں برابر ہو جائیں

بعض علماء یہ کہتے ہیں جب تک ظاہری اعضاء سے حسد ظاہر نہ ہو اس وقت تک کوئی گناہ نہیں

جیسے حضرت سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ القوی سے حسد سے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا اسے پوشیدہ رکھو جب تک ظاہر نہیں کرو گے تمہیں نقصان نہیں دے گا۔

ان ہی سے ایک حدیث موقوف اور مرفوع دونوں طرح مروی ہے کہ رسول اکرم شاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یعنی تین باتیں ایسی ہیں جن سے مومن خالی نہیں ہوتا اور اس کے لیے ان سے نکلنے کا راستہ ہے تو حسد سے نکلنے کا راستہ یہ ہے کہ وہ حسد سے نہ بڑھے

اس سے معلوم ہوا کہ تمہاری اپنے دشمنوں کے ساتھ تین حالتیں ہیں

پہلی حالت

تم طبیعت کے بالمقابل مجبور ہو کر دشمن کی برائی چاہو لیکن عقل و دل طبیعت کے اس میلان کو برا جانیں اور نفس حسد پر راضی نہ ہوں بلکہ یہ پسند کریں کہ کسی طرح غم سے یہ حسد کی کیفیت ختم ہو جائے۔

↓

یہ حالت یقیناً معاف ہے کیونکہ اس میں آدمی کے اختیار عمل اتنے زیادہ کچھ نہیں۔

دوسری حالت

تم دشمن کی برائی چاہو اور اسکی تکلیف پر خوشی کا اظہار کرو چاہے اظہار زبان سے ہو یا دیگر اعضاء سے

↓

یہ حسد قطعی طور پر ممنوع ہے۔

تیسری حالت

یہ دونوں حالتوں کی درمیانی حالت ہے۔ یعنی تمہارے دل میں حسد ہو اور تمہارا نفس بھی تمہارے حسد پر ناراض یا منکر نہ ہو لیکن تم اپنے اعضاء کو حسد کی پیروی کرنے سے محفوظ رکھو

↓

اس حالت کے بارے میں اختلاف ہے ظاہر یہی ہے کہ دشمن سے زوال نعمت کی چاہت زیادہ ہوگی تو گناہ بھی زیادہ ہوگا چاہت کمزور ہوگی تو گناہ بھی کم ہوگا۔

Scanned with CamScanner

باب نمبر: 1 حُبِ جاہ اور شہرت کا بیان

1. جاہ و منصب کا مطلب ہے؟ — شہرت و ناموری
2. قابلِ تعریف کیا چیز ہے؟ — گمنامی
3. سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت ہے؟ — ابو سعید
4. کس نے اللہ کی تصدیق نہ کی؟ — جس نے شہرت کو پسند کیا۔
5. کن کے گرد جب لوگوں کا مجموم ہوتا تو وہ شہرت کے ڈر سے اٹھ جاتے؟ — خالد بن معدان
6. سیدنا طلحہ بن عبداللہ نے اپنے گرد 10 لوگوں کو اکٹھا دیکھ کر کیا ارشاد فرمایا؟ کس سے تشبیہ دی۔ — لالچ کی مکھیاں اور جہنم کے پروانے
7. سیدنا ابن محیریز نے ساتھی کو کتنے کاموں کی نصیحت کی؟ — 3
8. پہلے زمانے میں کیا چیز شہرت کا باعث تھی؟ — قمیص کا لمبا ہونا
9. گمنام کون تھے؟ — براء بن مالک
10. امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو کون رو رہے تھے؟ — حضرت معاذ بن جبل
11. گمنام پرہیزگاروں کے دل ہدایت کے لیے کیا ہیں؟ — چراغ
12. اجنبی لوگ کل بروز قیامت کس کے ساتھ جمع کیے جائیں گے؟ — حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ
13. اجنبی سے کون لوگ مراد ہیں — جو اپنا دین لیکر لوگوں سے علیحدہ ہو گئے
14. کن کا دل مکہ و مدینہ کے غرباء کے ساتھ راضی رہتا؟ — حضرت سیدنا سفیان ثوری
15. کن کو دستوں کی بیماری کی وجہ سے مؤذن نے گھسیٹا؟ — حضرت ابراہیم بن ادہم
16. ہر فساد کی جڑ کیا ہے — حُبِ جاہ
17. کن لوگوں کی شہرت آزمائش ہے — کمزور لوگوں کی
18. اللہ نے آخرت کا گھر کن کیلئے بنایا ہے — جو زمین میں فساد اور تکبر نہیں کرتے
19. جاہ و مال کی محبت ایک مسلمان کے لیے کیا پیدا کرتا ہے — دین میں
20. دنیا کے کتنے رکن ہیں؟ — 2
21. صاحب جاہ کون ہوتا ہے؟ — جو دلوں کا مالک ہوں
22. دل کا جھکنا کیا ہے؟ — دل کی ایک حالت ہے

Scanned with CamScanner

شہرت کی مذمت میں 2 فرامین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

کسی شخص کے برا ہونے کیلئے یہی کافی ہے۔

کہ

لوگ اسکے دین یا دنیا کے حوالے سے اسکی طرف انگلی اٹھائیں۔

مگر

جسے اللہ محفوظ رکھے۔

کسی شخص کے برا ہونے کیلئے یہی کافی ہے

کہ

لوگ اسکے دین یا دنیا کے حوالے سے اسکی طرف انگلیوں سے اشارہ کریں

مگر

جسے اللہ عزوجل اس برائی سے محفوظ رکھے۔

اللہ تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے۔

انگلیوں سے اشارہ کرنے سے مراد:

اس شخص کیطرف اشارہ کرنا مراد ہے جو دین میں بدعتی اور دنیا کے معاملے میں فاسق ہو۔

Scanned with CamScanner

شہرت کے متعلق اقوالِ بزرگانِ دین: 05

جس نے شہرت کو پسند کیا
اس نے اللہ عزوجل کی تصدیق
نہیں کی۔

اپنے ذکر کو چھپائے
رکھو اور حلال
کھانا کھاؤ۔

حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ
نے اپنے گرد تقریباً 10 لوگوں
کو جمع دیکھا تو فرمایا:
"لالچ کی مکھیاں اور جہنم کے پروانے ہیں"

ایک بزرگ حضرت سیدنا ابو قلابہ رحمۃ اللہ علیہ
کے ساتھ پاس سے ایک شخص گزرا
جس نے بہت سارے کپڑے پہنے ہوئے تھے
اُسے دیکھ کر حضرت ابو قلابہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اس رینگنے والے گدھے سے بچو

اس سے آپ کا اشارہ
طلبِ شہرت کی طرف تھا۔

جب حضرت خالد بن معدان رحمۃ اللہ علیہ کے گرد
لوگوں کا ہجوم زیادہ ہو جاتا تو
آپ شہرت کے ڈر سے اٹھ کر چلے جاتے

Scanned with CamScanner

دوسری فصل سر گمنامی کی فضیلت

فرامین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

بہت سے

(1) بکھرے بالوں والوں (صفات)

(2) گرد آلود چہرے والے

(3) پھٹے پرانے کپڑوں والے

ایسے ہیں جن کو لوگ حقارت کی وجہ سے توجہ نہیں دیتے !!!

حالانکہ...

• انکی شان یہ ہے اگر وہ کسی بات پر قسم کھا لیں تو اللہ عزوجل انکی قسم کو ضرور پورا فرماتا ہے۔

کیا میں تمہیں اہل جنت کے بارے میں نہ بتاؤں؟

" ہر کمزور جسے کمزور سمجھا جائے ۔ اگر وہ کسی بات پر اللہ عزوجل کی قسم کھا لیں تو اللہ عزوجل اُسے پورا فرما دیتا ہے "

" اور ہر مغرور۔ اترا کر چلنے والا۔ متکبر جہنمی ہیں "

ان ہی گروں میں سے **براء بن مالک** بھی ہیں

بے شک میری امت میں ایسے لوگ بھی ہیں

(1) اگر وہ 1 دینار مانگیں تو تم انہیں نہ دو۔

(2) اگر 1 درہم کا سوال کریں تو تم منع کر دو

(3) اگر پیسہ مانگیں تو تم انکار کر دو

حالانکہ

اگر وہ اللہ عزوجل سے جنت مانگ لیں تو وہ ضرور انہیں عطا فرمائے گا

اگر وہ اللہ عزوجل سے دنیا کا سوال کریں تو وہ صرف انہیں اس وجہ سے عطا نہ فرمائے گا کیونکہ دنیا اللہ عزوجل کے نزدیک حقیر ہے۔

" بہت سے پھٹے پرانے کپڑوں والے ایسے ہیں کہ اگر وہ کسی بات پر اللہ کی قسم کھالیں تو اللہ عزوجل اُسے ضرور پورا فرما دے۔ "

Scanned with CamScanner

گمنامی سے متعلق اقوالِ بزرگانِ دین:

ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے دیکھا کہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرِ انور کے پاس رو رہے ہیں۔

پوچھا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟

عرض کی میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا:

تھوڑی سی ریاکاری بھی شرک ہے۔

اللہ تعالیٰ گمنام پرہیزگاروں کو پسند فرماتا ہے

- جب وہ غائب ہوں تو انہیں تلاش نہ کیا جائے۔
- اور جب وہ موجود ہوں تو انہیں کوئی نہ پہچانے۔
- انکے دل ہدایت کے چراغ ہیں۔
- وہ ہر مصیبت و مشکل سے نکل جاتے ہیں۔

اللہ کے یہاں زیادہ محبوب اجنبی لوگ ہیں۔ پوچھا:

اجنبی لوگ کون ہوتے ہیں

"وہ لوگ جو اپنا دین لیکر لوگوں سے علیحدہ ہو گئے۔"

یہ لوگ روزِ قیامت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ جمع کیے جائیں گے۔

Scanned with CamScanner

﴿3﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: لوگو! ہدایت کے چراغ اور علم کے سرچشمے بن جاؤ، اپنے گھروں کو لازم پکڑ لو، اپنی راتوں کو عبادت سے مُنَوَّر کرو اور اپنے دلوں کو غَیْرُ اللہ کے خَیال سے خالی کرو (یوں تم) آسمان والوں میں پہچانے جاؤ گے اگرچہ اہلِ زمین سے تم پوشیدہ رہو گے۔

اولیاءُ اللہ میں زیادہ قابلِ رشک:

حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ باہِلی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: بے شک میرے اولیا میں زیادہ قابلِ رشک وہ بندہ مومن ہے (1) جو کم مال و عیال والا، (2) اپنے رب کی خوب اچھے طریقے سے عبادت کرنے والا، (3) خلوت میں بھی اس کی اطاعت کرنے والا، (4) لوگوں میں ایسا گمنام رہنے والا کہ اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ نہ کیا جائے اور پھر اپنے اس حال پر صبر کرنے والا۔" اس کے بعد رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے انگوٹھے کو انگلی پر مارا اور فرمایا: "اس کی موت جلد آجائے، (1) اس کا ترکہ اور (2) اس پر رونے والے بہت تھوڑے ہوں۔" (3)

Scanned with CamScanner

حُبِّ جاہ کی مذمت میں تین فرامینِ مصطفٰے:

﴿1﴾... جاہ ومال کی محبت دل میں ایسے نفاق پیدا کرتی ہے جس طرح پانی سبزی اگاتا ہے۔[1]

﴿2﴾... دو بھوکے بھیڑیئے بکریوں کے ریوڑ میں اتنا نقصان نہیں کرتے جتنا جاہ ومال کی محبت ایک مسلمان کے دین میں بگاڑ پیدا کرتی ہے۔[2]

﴿3﴾... رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے فرمایا: بے شک خواہشات کی پیروی اور تعریف کو پسند کرنا لوگوں کی ہلاکت کا سبب ہے۔[3]

ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس کے فَضْل وکَرَم کے صَدْقے عَفْو وعافِیت کا سوال کرتے ہیں۔ (اٰمین)

چوتھی فصل: جاہ کا معنٰی اور اس کی حقیقت

جان لیجئے! جاہ اور مال دنیا کے دو رُکن (سُتون) ہیں۔ مال کا مطلب ہے ان چیزوں کا مالک ہونا جن کے ذریعے نفع حاصل کیا جاتا ہے اور جاہ کا معنی ہے ان دلوں کا مالک ہو جانا جن سے اپنی تعظیم وطاعت مقصود ہو۔ مثلاً مالدار وہ ہے جو مال ودولت رکھتا ہو یعنی اس کے ذریعے وہ اپنے مقاصِد، خواہِشات نفسانیّہ اور شَہَوات کی تکمیل پر قدرت رکھتا ہو۔ اسی طرح صاحِبِ جاہ وہ ہے جو لوگوں کے دلوں کا مالک ہوتا ہے یعنی وہ اس بات کی طاقت رکھتا ہے کہ لوگوں کے دلوں میں اپنی عزت کے سبب انہیں اپنے اَغراض ومقاصِد کے لئے استعمال کر سکے۔ اور جس طرح مال مختلف کاروبار اور پیشوں کے ذریعے حاصل کیا جاتا ہے اسی طرح مخلوق کے دل مختلف معاملات کے ذریعے مائل کئے جاتے ہیں اور دل حُسنِ اعتقاد اور کمالات ہی کے ذریعے مُسَخَّر ہوتے ہیں، چنانچہ دل جس شخص کے بارے میں کمال وخوبی کا مُعْتَرِف ہو جائے تو اس کے لئے جھک جاتا ہے اور جس قدر قلبی اعتقاد اور وَصْفِ کمال ہوتا ہے اسی قدر وہ اس کے لئے جُھکتا ہے۔ اور یہ ضروری نہیں کہ جس وصف کو کمال وخوبی سمجھا جائے وہ حقیقت میں ایسا ہی ہو بس اتنا کافی ہے کہ سمجھنے والے کے

Scanned with CamScanner

جاہ کا معنی ہوا لوگوں کے

دلوں میں گھر کرنا یعنی دلوں کا اس شخص کے بارے میں کسی خوبی کا یقین کر لینا تو جس قدر لوگ اس کی خوبی کے معترف ہوں گے دل بھی اسی قدر اسے اچھا خیال کریں گے اور جس قدر دلوں کا گمان ہو گا اتنا ہی دلوں پر اس شخص کی حکومت ہو گی اور جس قدر دلوں پر حکمرانی ہو گی اسی قدر جاہ کی خوشی اور چاہت ہو گی، یہ جاہ کا معنیٰ اور اس کی حقیقت ہے۔

Scanned with CamScanner

سوال نمبر 51 : درہم و دینار کیوں محبوب ہیں جبکہ ان کو کھایا اور پیا نہیں جاسکتا؟

درہم و دینار فی نفسہ اس لئے محبوب ہیں کہ یہ سبب ہیں
(ا) پسندیدہ چیز کو حاصل کرنے (ب) شہوت کو پورا کرنے

نوٹ : اسی طرح جاہ کا حال ہے کہ جاہ
(ا) آزاد دلوں کی ملکیت (ب) تسخیر انسان
کے ذریعے اغراض و مقاصد کو حاصل کرنے کا سبب بنتی ہے مگر جاہ، مال سے زیادہ فوقیت رکھتی ہے

سوال نمبر 52 : مال سے زیادہ جاہ کے محبوب ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

پہلی وجہ

"عالم یا متقی شخص" یا وہ لوگ جنہوں کے دل کسی کی طرف مائل ہو۔

1. اگر وہ مال حاصل کرنا چاہے تو آسانی سے کر سکتا ہے
2. لوگوں کے مال انکے دلوں کے تابع ہوتے ہیں
3. دل اسی پر خرچ کرتا ہے جس سے ان کو عقیدت ہوتی ہے

↓

← آدمی جاہ کے ذریعے مال کما سکتا ہے
← مال کے ذریعے ہر حال میں جاہ حاصل نہیں کر سکتا۔

نتیجہ:
اسی وجہ سے جاہ، مال سے زیادہ محبوب ہوتا ہے

دوسری وجہ

"عیب چوری کا ڈر نہیں ہوتا جبکہ مال ضائع ہونے، چوری ہونے کا خوف رہتا ہے"

← مال دار شخص مال کی حفاظت کی خاطر مجبوری، محافظ یا چوکیداری کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے ورنہ اسے خطرات لاحق ہوتے ہیں

← جبکہ صاحب جاہ کو چوری و غصب ہونے جیسے خطرات لاحق نہیں ہوتے

دل درحقیقت محفوظ خزانہ ہے اس تک کسی چور اور ظالم کی پہنچ نہیں صاحب جاہ، چوری و غصب سے محفوظ ہوتا ہے

نوٹ: صاحب جاہ کے اوصاف کمال میں اگر کوئی عیب لگا کر دلوں کو تغیر کرنے کی کوشش کرے تو یہ آسان کام نہیں ہے اسکو دفع کرنا بہت آسان ہے

تیسری وجہ

جب جاہ و منصب بڑھ جائے، شہرت عام ہو جائے اور زبانوں پر تعریف جاری ہو جائے

تو

اس کے بالمقابل نفس مال و متاع کو حقیر جانتا ہے

← دلوں کی ملکیت میں دن بدن اضافہ ہوتا ہے

← لوگوں کے دل جب کسی شخص کے علم و عمل یا اس کے علاوہ کسی صفت کمال کا اعتقاد کر لیں تو لا محالہ زبانیں اسکی تعریف میں کھل جاتی ہیں

Scanned with CamScanner

س2: انسان کو مال و جاہ سے کس قدر محبت رکھنی چاہیے؟
جس سے ضروریات زندگی کا حصول اور نقصان کو دور کر سکے۔

س3: مال و جاہ کی محبت کے 2 اسباب ہیں لکھیں؟

مال و جاہ کی محبت کے اسباب

پہلا سبب

"اپنے سے اذیت کو دور کرنا"

انسان مال کے کافی ہونے کے باوجود لمبی امید رکھتا ہے۔
"لمبی امید کی وجہ" یعنی دیر تک زندہ رہوں گا۔

(1) اپنی جان پر حرص (2) اپنی زندگی سے محبت کی وجہ سے

اسے خوف ہوتا ہے: کہ جو مال ابھی ہے ضائع ہو جائے گا

کس طرح ضائع ہوگا: (i) ضروریات اسکو گھیر لیں گی۔
(ii) آفات اسکے ضائع کر دیں گی۔

خواہش ہوتی ہے: یہ خوف اس سے دور ہو جائے
اور وہ خیال کرتا ہے کہ یہ خوف کثیر مال سے دور ہوگا
یعنی اگر پہلا مال ضائع ہو جائے گا تو دوسرا کام آئے گا۔

اذیت دور ہونے کیلئے کتنا مال چاہیے: وہ چیز
مال کا کثیر ہونا ہے اور طالب مال کے ٹھہرنے کی کوئی
حد نہیں ہے وہ تو تمام دنیا کا مالک بننا چاہتا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کن 2 لوگوں کے بارے میں
فرمایا کہ وہ کبھی سیر نہیں ہو سکتے؟

1. علم کا حریص
2. مال کا حریص

دوسرا سبب

پہلے سے زیادہ قوی سبب ہے

"روح امر ربانی ہے"

[ویسئلونک عن الروح ط قل الروح من امر ربی]

• روح امر ربانی ہے اس سے مراد:
(i) علوم مکاشفہ (دل کے کھولنے والے) کے رازوں میں سے ہے
(ii) اور اسکے اظہار کی اجازت نہیں۔

روح امر ربانی ہے اسلئے انسان طبعی طور پر ربوبیت کو پسند کرتا ہے۔

ربوبیت کا معنی: 1. کمال میں منفرد
2. مستقل وجود میں یگانہ

1. کمال میں منفرد یعنی وجود میں منفرد:
وجود میں منفرد اسلئے کمال ہے
1. یہ کمال صفات الٰہیہ ہے اسلئے انسان طبعی طور پر اسے پسند کرتا ہے
2. اگر وجود میں کوئی دوسرا شریک ہوگا تو یہ چیز اسے یقیناً عیبدار کر دے گی

حقیقتاً یکتا اللہ کی ذات ہے

"وجود میں برابر ہونا رتبے میں مساوات کو لازم کرتا ہے
اور رتبے میں برابری کمال میں نقصان ہے"

کامل کون؟ جسکا مرتبے میں کوئی مثل نہ ہو۔

Scanned with CamScanner

← کہ رسول اللہ ﷺ نے روح کے امر ربانی ہونے کو بیان فرمایا؟ نہیں

س: دل کا میلان درج ذیل صفات کیطرف ہوتا ہے؟

← جانوروں کی صفات کیطرف
← درندوں کی صفات کیطرف
← شیطانی صفات کیطرف
← ربانی صفات کیطرف

س: موجودات کی کتنی اقسام ہیں؟

موجودات کی 2 اقسام ہیں۔

(1) وہ موجود جو فی نفسہٖ تغییر کو قبول نہیں کرتا۔ یعنی وہ تبدیل ہو ہی نہیں سکتی۔
مثلاً ذات باری تعالیٰ، اسکی صفات۔

(2) وہ موجود جو تغییر کو قبول تو کرتا ہے لیکن مخلوق اسکی حقیقت کو بدلنے پر قادر نہیں

(3) وہ موجود جسکا بدلنا بدلنے کی طاقت میں ہے۔

اس سے معلوم ہوا کی موجودات کی تقسیم 2 قسم کی اشیاء کیطرف ہوتی ہے۔

- وہ جس میں انسان تصرف کی قدرت رکھتا
- وہ جس میں انسان تصرف کی قدرت نہیں رکھتا۔

Scanned with CamScanner

موجودات کی اقسام

تقسیم اول (تغیر کے اعتبار سے)

وہ موجود:

- جو تغیر کو قبول نہیں کرتا ہے۔
  - جیسے:
    - ذاتِ باری تعالیٰ اور
    - صفاتِ باری تعالیٰ
- جو تغیر کو قبول کرتا ہے۔
  - لیکن مخلوق اسکی حقیقت کو بدلنے پر قادر نہیں۔
  - جیسے:
    - آسمان
    - فرشتے
    - ستارے
    - جن
    - شیاطین
    - پہاڑ
    - سمندر اور
    - جو کچھ ان میں ہے۔
- جسکا بدلنا بندے کی طاقت میں ہے
  - جیسے:
    - زمین اور اسکے خزانے
    - حیوانات اور نباتات
    - لوگوں کے دل

تقسیم ثانی (تصرف کے اعتبار سے)

- جس میں انسان کو تصرف کی قدرت ہے۔
  - جیسے:
    - زمینی موجودات
    - جسے علم کے تحت ہوتی ہے
    - وہ مغلوب ہوتی ہے۔
    - اور عالم اس پر غالب ہوتا ہے۔
    - انسان چاہتا ہے کہ وہ آسمان کے رازوں کا علم حاصل کرکے اس پر غالب آجائے۔
    - یہ نکتہ غلبہ کمال کی قسم ہے

وضاحت: جیسے کوئی شخص کسی چیز کو بنانے سے عاجز ہے تو اسے دکھ ہوتا ہے لیکن اگر اسے بنانے کی کیفیت معلوم ہو جائے تو اپنے عجز کے باوجود اس علم سے ہی لذت محسوس کرتا ہے

- جس میں انسان کو تصرف کی قدرت نہیں ہے
  - جیسے:
    - ذاتِ الٰہی
    - فرشتے
    - آسمان

یہ قسم اخیر کی وضاحت ہے

یہ اسکی وضاحت ہے

- وہ زمینی اشیاء ہیں جن پر انسان کو قدرت حاصل ہے۔
- وہ چاہتا ہے کہ تحت قدرت ہونے کی بنا پر
- وہ ان میں اپنی مرضی کے مطابق تصرف کرکے
- فائدہ حاصل کرے

اجساد

ارواح

Scanned with CamScanner

پہلی قسم: اجساد

(1) اجساد سے کیا مراد ہے؟

اجساد سے مراد "درہم و دینار اور دنیاوی ساز و سامان" ہے۔

(2) انسان کیا چاہتا ہے؟

انسان چاہتا ہے کہ اس پر اسطرح قادر ہو جائے کہ اپنی مرضی سے اٹھائے، گرائے، جسے چاہے دے اور جس سے چاہے روک لے۔

⬇

یہ ایک قدرت ہے۔ قدرتِ کمال ہے۔

کمال ربوبیت کی صفات میں سے ہے۔ اسی وجہ سے انسان مال کو پسند کرتا ہے۔

ربوبیت طبعی طور پر محبوب ہوتی ہے ⬅

اگرچہ!!!

وہ اپنے لباس، طعام اور دیگر ضروریات زندگی میں اسکا محتاج نہ ہو۔

وضاحت:

ایسے ہی انسان آزاد لوگوں کو اپنا غلام بنانے اور غلاموں کا مالک ہونے کو پسند کرتا ہے چاہے (1) طاقت و قوت

(2) ظلم و جبر

کے ذریعے ہی ہو۔ تاکہ انکی زندگی میں اپنی مرضی چلا سکے خواہ انکے دل کا مالک ہو یا نہ ہو۔

◆ انسان کو جبری عزت بھی وصفِ کمال ہی کی طرح لذیذ ہوتی ہے۔ کیونکہ اس میں بھی قدرت ہوتی ہے۔

Scanned with CamScanner

دوسری قسم: ارواح

ارواح سے کیا مراد ہے: انسانوں کے نفوس (نفس کی جمع) اور ان کے قلوب (قلب کی جمع) ہیں۔ اور یہ روئے زمین کی تمام چیزوں سے زیادہ اعلیٰ و نفیس ہیں۔

اب انسان کیا چاہتا ہے: ان پر غلبہ پانا چاہتا ہے

انسان یہ قدرت اور غلبہ کیوں چاہتا ہے؟
یہ جبلت اس وجہ سے ہے کہ اس میں کمالِ غلبہ اور ربوبیت کی صفات سے مشابہت ہے۔

← بہرحال دل صرف محبت سے تسخیر ہوتے ہیں۔

محبت کس سے پیدا ہوتی ہے؟
محبت وصفِ کمال کے اعتقاد سے پیدا ہوتی ہے۔

← ہر کمال محبوب ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ صفاتِ الٰہیہ میں سے ہے۔

صفاتِ الٰہیہ کیوں محبوب ہوتی ہیں؟
صفاتِ الٰہیہ بھی محبوب ہوتی ہیں کیونکہ ان میں امرِ ربانی پایا جاتا ہے

امرِ ربانی کا تعلق کس سے ہے اور یہ کہاں تک لے جاتی ہے؟
امرِ ربانی کا تعلق حضرتِ انسان سے بھی ہے اور یہ اور ربانی وہ ہے۔

← جسے نہ موت معدوم کر سکتی ہے۔
← نہ مٹی اسے کھا سکتی ہے۔
← یہی ایمان و معرفت کا محل ہے۔
← اللہ عزوجل تک پہنچانے والا ہے۔
← اللہ عزوجل کے دیدار کا باعث ہے۔

Scanned with CamScanner

:- خلاصہ کلام :-

جاہ کا معنیٰ : دلوں کا مسخر ہونا

جسکے لیے دل مسخر ہو جائے ـــــ وہ شخص ان دلوں پر قبضہ و قدرت حاصل کر لیتا ہے غلبہ پا لیتا ہے

قدرت و غلبہ ⟵ صفاتِ ربوبیت

کمال ہے

⟵ طبعی طور پر دل کو محبوب : کمالِ علم اور کمالِ قدرت

اسبابِ قدرت : مال و جاہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

"مال و علم کے حریص کبھی سیر نہیں ہوتے۔"

دلوں کا مطلوب : کمال ہے

اور کمال ہے : علم و قدرت کا حاصل ہونا۔

Scanned with CamScanner

باب : Date:

(حُبِّ جاہ کا بیان)

فصل : 06

1- کمال علم کس کے لئے ہے؟ صرف اللہ ہی کے لئے ہے۔

2- کمال علم اللہ عزوجل کے لئے ہے اور صرف 3 وجہ سے ہے۔

پہلی وجہ	دوسری وجہ	تیسری وجہ
معلومات کثیر و وسیع ہیں اور اللہ عزوجل کا علم ان تمام کو محیط ہے لہٰذا جس جس بندے کا علم بڑھتا ہے وہ اللہ سے قریب ہو جاتا ہے	علم کا تعلق ایسا معلوم سے ایسا ہو کہ اسکی حقیقت معلوم ہو جائے اور معلوم بالکل واضح اور روشن ہو جائے۔ جب بندے کا علم ۔ سچا یقینی زیادہ اور معلومات کی صفات کے زیادہ موافق ہو تو وہ اللہ سے زیادہ قریب ہو جاتا ہے	علم کا بیمثل ایسا باقی رہنا کہ وہ کبھی نہ بدلے بے شک اللہ کا علم ازلی۔ ابدی ہے جسکا بدلنا متصور نہیں جب بندے کو ایسا علم حاصل ہو جائے جو تغیر و تبدل کو قبول نہیں کرتا کم تو بندہ مسند قرب خداوندی پالیتا ہے

Scanned with CamScanner

معلومات کی اقسام ②

متغیرات

- وہ معلومات جو بدل سکتی ہیں۔
- ان میں صرف فی الحال کمال ہے اور یہ کمال دل میں باقی نہیں رہتا۔

مثلاً: قوموں اور عادات کے بدلنے کا علم۔ زمانے۔ حالات۔ زمین کی ساخت۔ آسمان کی بلندی۔ شیروں کی تعداد وغیرہ۔

ازلیات

- وہ معلومات جو کبھی بدل نہیں سکتیں۔
- ان کا علم کمال حقیقی ہے اور یہ کمال موت کے بعد بھی باقی رہتا ہے۔

مثلاً:
- جائز امور کا جائز ہونا
- واجبات کا واجب ہونا
- محالات کا محال ہونا

(یہ تمام معلومات ازلی ہیں)

کیونکہ واجب کبھی بدل کر جائز نہیں ہوگا نہ جائز بدل کر محال ہوگا اور نہ محال بدل کر واجب ہوگا۔

کس کو کونسا کن کے احوال کا علم کمال حقیقی ہے؟

اللہ عزوجل کی ذات وصفات کا علم۔ آسمانوں اور زمین میں اسکی حکمت کا علم۔ دنیا اور آخرت کی ترتیب اور ان کے احوال کا علم کمال حقیقی ہے۔

کونسے معارف ایسے ہیں جو معرفت الٰہی حاصل کرنے میں مددگار ہوتے ہیں؟

عربی لغت۔ تفسیر۔ فقہ اور احادیث کی معرفت

تفسیر قرآن کی معرفت کے لئے مددگار ہے

تفسیر کی معرفت قرآن پاک میں بیان کردہ عبادات کی کیفیت اور ان اعمال کی معرفت کے لئے مددگار ہے جس سے تزکیہ نفس پیدا ہوتا ہے

تزکیہ نفس قبول ہدایت اور معرفت الٰہی کے لئے نفس کو تیار کرتا ہے۔

Scanned with CamScanner

Date:

کمال علم کا دوسرا نام معرفت الٰہی ہے۔

فرشتوں کی صفات: • انھیں نہ شہوت پر کر سکتی ہے۔

• نہ انہیں غصہ ورغلا سکتا ہے

2 چیزیں ایسی ہیں جو اللہ اور اس کے فرشتوں کے قریب کر دیتی ہیں۔

1- • کمال علم

اس سے مراد معرفت الٰہی ہے

(یہ اللہ کے قریب کرتا ہے)

2. • آزادی

آزادی سے مراد منہیات کی قید اور دنیا کے غموں سے آزاد ہونا اور ان پر زبردستی غلبہ حاصل کرنا۔

(ان صفات سے فرشتوں سے مشابہت پیدا ہوتی ہے)

تقصیر "عیب" ہے:

تقصیر کے معنی ہیں: کسی صفت کا ہلاک ہو جانا اور یہ ہلاکت ذات وصفات کمال میں عیب ہے

خواہشات سے بچنے کے کمالات 03 ہیں:

1. کمالِ علم 2. کمالِ آزادی 3. کمال قدرت

اس سے مراد دنیوی اسباب کے ارادے اور شہوت کی غلامی کا نہ ہونا ہے

[جو کمال علم اور کمال آزادی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے]

Scanned with CamScanner

فصل : 7

جاہ کا مطلب ہے : دلوں کا مالک ہونا ۔ دلوں پر قدرت حاصل کرنا

حکم : دلوں کی ملکیت کا حکم وہی ہے جو مالوں کی ملکیت کا ہے۔

: دل بھی دنیاوی مالوں میں سے ایک مال ہے۔
یہ موت کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے۔
دنیا **آخرت** کی کھیتی ہے۔

لوگوں کے ساتھ زندگی گزارنے کیلئے ضروری ہے **جاہ و منصب**
خدمت کیلئے **خادم** راہنمائی کیلئے **استاد**
مدد کیلئے **دوست** حفاظت اور علم سیکھنے کیلئے **بادشاہ** کی ضرورت ہوتی ہے
ان سے محبت کی جاہت کرتا تاکہ اسے فائدہ حاصل ہو اس میں کوئی مضائقہ نہیں
مثلاً : تمنا کرنا کہ استاد کے دل میں اس کے لئے جگہ ہو تاکہ وہ اس پر عنایت کرتے
ہوئے اسکی راہنمائی کرے۔

حب جاہ کی یہ مذموم صورتیں نہیں ہیں۔

کیونکہ مال کیطرح جاہ بھی **مقاصد** تک پہنچنے کا وسیلہ ہیں
لیکن یہ مذموم نہ ہونے کی صورت تب ہے کہ وہ ان سے ذاتی طور پر محبت نہ
کرتا ہو بلکہ صرف ضرورت کے لئے پسند کرتا ہو۔
جیسے : مال اور جاہ و منصب (یہ ذاتی طور پر پسند نہ ہوں)
بلکہ صرف ضرورت کے تحت پسند کرتا ہو اگر ضرورت نہ ہو تو وہ
پسند نہ کرے۔

اسکی وضاحت ایک مثال سے :

Scanned with CamScanner

1- قضائے حاجت کیلئے بیت الخلاء ضروری ہے۔
اگر یہ ضروری نہ ہو تو بیت الخلاء کو بھی پسند نہ کرے۔

2- ایک شخص اپنی بیوی سے محبت کرتا ہے کیونکہ وہ اس کے ذریعے اپنی شہوت کو دور کرتا ہے۔

پہلی صورت:
اگر شہوت نہ ہو تو وہ بیوی کو چھوڑ دے۔
اب یہ محبت حقیقی محبت نہیں کہلائے گی
یہی حال جاہ اور مال کا بھی ہے ان دونوں سے محبت ضروریاتِ بدنی کی حد تک ہو تو بری نہیں ہے۔

دوسری صورت:
لیکن اگر وہ بیوی کی ذات و صفات کو پسند کرتا ہے اسکو اپنی نکاح میں رکھنا چاہتا ہے تو یہی اصل محبت ہے
اسی طرح اگر وہ مال و جاہ سے بغیر ضرورت کے محبت کرتا ہے ان کی ذات سے ایسی محبت کرے جو ضروریات سے تجاوز کر جائے تو بری ہے

لیکن:
ایسا شخص گنہ گار نہ ہوگا جب تک کہ اس کے سبب گناہ کبیرہ کا ارتکاب نہ کرلے۔
یا جھوٹ۔ دھوکہ بازی کا ارتکاب نہ کرلے۔
یا عبادت کو مال و جاہ تک پہنچنے کا ذریعہ نہ بنالے

نوٹ:
○ عبادت کو مال و جاہ کا ذریعہ بنانا **دینی جرم** ہے + **حرام** ہے

سوال؟

کسی انسان کا اپنے استاد۔ خادم۔ دوست۔ بادشاہ اور اس شخص کے دل میں جاہ و منصب جاہنا جس سے اسکا معاملہ رہتا ہے۔۔

مطلقاً مباح ہے؟ یا کوئی مخصوص صورت یا حدّہ ہے؟

یہ طلب "03" طریقوں پر ہے؛

(1) جائز صورت

انسان اپنے عیوب اور گناہوں کے چھپے رہنے کی حمایت کرے

کیونکہ؛

اگر یہ ظاہر ہو گئے تو لوگوں کی نظروں میں اسکا مقام گر جائے گا۔

حکم: یہ حمایت جائز ہے

کیونکہ؛

- گناہوں کو چھپانا جائز ہے
- کسی کی عزت اچھالنا اور ~~گناہ~~ گناہ کا اظہار کرنا ناجائز ہے

مثلاً:

شرابی بادشاہ سے اپنا شرابی ہونا چھپاتا ہے لیکن یہ بھی باور نہیں کرواتا کہ میں متقی ہوں تو جائز ہے۔

اگر کہے میں متقی ہوں تو یہ جھوٹ ہے

(2) جائز صورت

"وہ ایسی صفت کے سبب جاہ کی طلب کرے جو اس میں پائی جاتی ہے"

مثال؛

قول اللہ تعالیٰ فی القرآن؛

حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام نے فرمایا:

"مجھے زمین کے خزانوں پر کر دے بے شک میں حفاظت والا اور علم والا ہوں"

آپ نے خود کو

حضرت یوسف علیہ السلام نے

خود کو امین اور علم والا کہہ کر بادشاہ کے دل میں جگہ بنانا چاہی کیونکہ بادشاہ کو ایسے شخص کی ضرورت بھی تھی اور آپ اپنے قول میں سچے بھی تھے۔

(3) ناجائز صورت

- لوگوں کے دلوں میں اپنے بارے میں ایسے وصف کے اعتقاد کے ساتھ جاہ و منصب کا خواہشمند ہو جو اس میں نہیں ہے

مثلاً؛

- پرہیزگاری یا نسب وغیرہ
- تاکہ لوگ اسے سچا۔ عالم۔ متقی سمجھیں
- (حالانکہ وہ ایسا نہیں ہے)

حکم: یہ صورت حرام ہے

- کیونکہ جھوٹ اور دھوکہ دہی ہے
- چاہے قول کے ذریعے ہو
- یا فعل کے ذریعے

Scanned with CamScanner

آٹھویں فصل: مدح کی خواہش اور مذمت سے نفرت کے ۱۴ اسباب

پہلا سبب

سب سے قوی ہے!

نفس کا اپنے آپ کو کامل سمجھنا ہے۔

ہر محبوب شے اور اسکا تصور لذت دیتا ہے۔

نفس جب خود کو کامل سمجھتا ہے تو اسے لذت اور راحت محسوس ہوتی ہے۔

واہ، کونسی ممدوح کو کامل ہونے کا احساس دلاتی ہے؟

مدح (تعریف) ممدوح (جسکی تعریف کی گئی) اسکو کامل ہونے کا احساس دلاتی ہے۔

یہ وصف جسکی تعریف کی جائے:

ظاہر و واضح ہوگا

① لذت کم ہوگی لیکن ہوگی ضرور۔

مثلاً:

کسی کی تعریف کی جائے کہ رنگ گورا ہے لمبا قد ہے رنگ گورا ہونا قد لمبا ہونا بھی کمال ہے۔ لیکن نفس اس سے غافل ہے اسی وجہ سے اسکی لذت کے بارے میں کم عمل رکھتا ہے۔ اسلئے اسکی لذت کم ہوگی۔

یعنی یہ چیزیں ظاہراً نظر آرہی ہیں لہٰذا ان پر اتنا غور نہیں کرتے جسطرح علم اور تقویٰ کے بارے میں تعریف کرنے پر غور کرتے ہیں اسلئے لذت کم ہوتی ہے۔

اس میں شک ہوگا

① لذت زیادہ ہوگی

مثلاً:

اگر اس وصف کی تعریف کی جائے جس میں شک ہو تو اس کے ذریعے حاصل ہونے والی لذت زیادہ ہوتی ہے۔

مثلاً: کمال تقویٰ، حسن اخلاق کمال علم کے بارے میں شک کا شکار ہوتا ہے۔ تعریش کرتا ہے تعریف کرنے پر تعریف کرنے والا یقین ہو جائے کہ وہ ان امور میں ہے مثلاً ہے۔ تاکہ اسکا نفس مطمئن ہو جائے اور جب کوئی ان اوصاف کی تعریف کرے جس میں شک تھا تو اطمینان کے سبب لذت بڑھ جاتی ہے۔

[اگر کوئی دو اہل علم جو حسب طرح استاد تعریف کرے تو لذت زیادہ ہوگی اور مذمت بھی اسی طرح ہے]

دوسرا سبب

مدح (تعریف) اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ تعریف کرنے والے کا کامل ممدوح کا غلام بن چکا ہے۔

تعریف کرنے والا اپنے ممدوح کا مرید۔ معتقد۔ فرمانبردار ہے

دلوں کی ملکیت محبوب ہوتی ہے اور اسکے حاصل ہو جانے کا احساس فرحت بخشتی ہوتی ہے۔

اگر کوئی طاقتور شخص تعریف کرے تو خوشی زیادہ ہوتی ہے کیونکہ طاقتور شخص کے دل کا مالک بن جاتا ہے۔ اور اسطرح خوشی زیادہ ہوتی ہے۔ مثلاً: بادشاہ تعریف کرے اور اگر وہ مذمت کریں تو تکلیف اور اذیت بھی بڑھ جاتی ہے کیونکہ اس سے ممدوح کا عظیم فائدہ فوت ہو گیا

اسکا برعکس!

اگر کوئی کمزور آدمی تعریف بیان کرے تو حسب کی زیادہ پرواہ نہ کی جاتی ہو تو اس کی تعریف سے لذت کم ہوتی ہے کیونکہ ایسے کمزور کے دل کا مالک ہونا گویا کہ حقیر چیز کا مالک ہونا ہے۔

تیسرا سبب

تعریف کرنے والے کی تعریف سے زائل لوگوں کے دلوں کا شکار کرنے والی ہے۔

خاص طور سے جب تعریف کرنے والا ایسا ہو جسکی بات سنی جاتی ہے اور مانی جاتی ہے۔

اسکی صورت:

1. جب تعریف خاص لوگوں کے سامنے ہو۔
2. مجمع کثیر ہو۔
3. تعریف کرنے والا لائق تعریف بھی ہو۔

اس سے لذت بھی زیادہ ہوتی ہے۔

مذمت کا بھی یہی حال ہے۔

چوتھا سبب

مدح سرائی (تعریف) سے ممدوح کا بارعب ہونا سمجھ آتا ہے۔ تعریف کرنے والا اسکی تعریف میں زبان کھول رہا ہے یا تو رغبت سے یا دباؤ میں آکے۔

رعب و دبدبہ انسان کو لذیذ ہوتا کیونکہ یہ طاقت اور غلبہ کے سبب ہوتا ہے۔

Scanned with CamScanner

صورتیں

- چاروں اسباب اگر ایک تعریف کرنے والے کی تعریف میں جمع ہو جائیں تو اس تعریف سے لذت بڑھ جاتی ہے۔
- کبھی یہ اسباب جدا جدا ہوتے ہیں جس کی وجہ سے لذت کم ہو جاتی ہے۔
- جہاں تک پہلے سبب کا تعلق ہے: اپنے آپکو کامل سمجھنے کا تو یہ اس وقت ختم ہو جاتا ہے، جب ممدوح کو معلوم ہو کہ جو تعریف کی گئی وہ سچی نہ تھی۔ کیونکہ ممدوح اس بات کو جانتا ہے کہ وہ حقیقت میں ویسا نہیں ہے لہذا خود کو کامل سمجھنے سے پیدا ہونے والی لذت جڑ سے ختم ہو جاتی ہے۔ دل پر محض غلبہ اور دیگر لذات باقی رہ جاتی ہیں۔

← دوسرے اور تیسرے سبب کا بھی یہی حال ہے۔

- جہاں تک 4 سبب کا تعلق ہے کہ میری تعریف رعب و دبدبہ کی وجہ سے کی گئی تھی یہ اس وقت ختم ہو جاتی ہے: جب ممدوح کو علم ہو کہ میری تعریف رعب و دبدبہ کی وجہ سے نہیں بلکہ ڈر کے مارے کی گئی تھی۔ تو تمام لذات جڑ سے زائل ہو جاتی ہے۔

نویں فصل: حبِ جاہ کا علاج

1. حبِ جاہ کن اُمور میں سے ہے۔ : ہلاک کر دینے والے۔
2. رسول اللہ نے عزت و مال کی محبت اور دین میں اُنکے فساد کو کس سے تشبیہ دی۔ : دو بھوکے بھیڑیوں سے۔
3. ظاہری قول و فعل کا باطن کے خلاف ہونا اس سے مراد ہے۔ : نفاق۔

Scanned with CamScanner

نویں فصل: حبِ جاہ کا علاج

جو جاہ و مرتبہ کی محبت میں مبتلا ہو جائے تو اسکا سارا مقصد حبِ جاہ اور اس میں مزید اضافہ کی طلب رہ جاتی ہے۔ اور وہ مخلوق کے دلوں کا شکاری بن جاتا ہے اور یہ چیز اُسے ریاء اور نفاق کی طرف لے جاتی ہے۔

اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے (مال و جاہ کی محبت کو) دو خون خوار بھیڑیوں سے تشبیہ دی ہے۔

مال و جاہ کی محبت دل میں نفاق کو ایسے اُگاتی ہے جیسے پانی سبزی کو اُگاتا ہے

حبِ جاہ کا علمی علاج

اگر انسان یہ بات جان لے کہ اسکا مقصد دلوں کا مالک ہونا ہے۔

اگر یہ بات صحیح طور پر حاصل بھی ہو جائے۔ تو موت تک پھر رہتی ہے۔

اگر مشرق و مغرب تک تمام روئے زمین کے لوگ تجھے سجدہ بھی کریں تو ۵۰ سال تک سجدہ کرنے والے نہ ہونگے اور نہ تو باقی رہے گا۔

تمہارا حال جاہ و مرتبہ رکھنے والے ان لوگوں کی طرح ہو جائے گا جو مر چکے ہیں۔

یہ وہمی کمال ہے جسکی کوئی حقیقت نہیں ہے کیونکہ یہ موت کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے۔

علم والے اس چیز کو جانتے ہیں جو قریب آنی والی ہے یعنی موت اور وہ اسکی تیاری کرتے ہیں اور حب و جاہ اور شہرت سے کوئی تعلق نہیں رکھتے۔

حبِ جاہ کا عملی علاج

ہمارے بزرگانِ دین نے اسکا کئی طریقوں سے علاج کیا ہے۔

مثلاً:

ان میں سے کوئی زاہد مشہور تھا۔ پس وہ حمام میں گیا اور دوسرے کے کپڑے پہن کر نکلا اور راستے میں ٹھہر گیا یہانتک کہ لوگوں نے اُسے پہچان لیا۔ اسے پکڑ کر لباس اُتروا کر خوب مارا۔ اور یہ کہا:

"یہ شخص چور ہے اور یوں لوگوں نے اسے چھوڑ دیا۔"

اسکا طریقہ یہ ہے کہ لوگوں سے علیحدگی اختیار کر کے ایسی جگہ چلا جائے۔ جہاں اُسے کوئی نہ جانتا ہو کیونکہ جو اپنے شہر میں گوشہ نشینی اختیار کرتا ہے تو یہ بھی ریاء کی ایک قسم ہے کہ لوگوں کو اسکی گوشہ نشینی کا علم ہوگا اور اس سے وہ زیادہ لوگوں میں مشہور ہو جائے گا۔

Scanned with CamScanner

دسویں فصل : مدح کو پسند کرنے اور مذمت کو ناپسند کرنے کے اسباب کا علاج

1. اکثر لوگ مخلوق کی مذمت کے خوف اور مدح کی چاہت کے سبب کس انجام کو پہنچے ؟ : ہلاکت کا شکار ہوئے۔
2. وہ لوگ جو مخلوق کی مذمت کا خوف اور مدح کی چاہت رکھتے تھے انکی حرکات ہوتی تھی ؟ : لوگوں کی مرضی کے موافق
3. انکی حرکات کا لوگوں کی مرضی کے موافق ہونا کس چیز کا سبب بنی ؟ : انکی ہلاکت کا۔
4. اسکے علاج کیلئے کن اسباب پر غور و فکر کرنا ضروری ہوتی ہے ؟ : جنکے سبب تعریف محبوب اور مذمت ناپسند ہوتا ہے۔

اسباب کا علاج

پہلے سبب کا علاج

تعریف کرنے والے کی تعریف کے سبب خود کو باکمال سمجھنا۔

اس صورۃ میں کیا طریقہ اپنانا چاہیے : (علاج)

تم اپنی عقل کی طرف رجوع کرو۔ اپنے آپ سے کہو :

" یہ صفت جسکی وجہ سے تیری تعریف کی گئی ہے تجھ میں پائی جاتی یا نہیں "

اگر یہ صفت پائی جاتی ہے

تو یہ ایسی صفت ہوگی جسکے سبب تم واقعی تعریف کے مستحق ہوگے۔

جیسے : علم و تقویٰ

یا تو یہ ایسی صفت ہوگی جسکے سبب تم تعریف کے مستحق نہیں ہو۔

جیسے : دُنیاوی عہدہ ، مال دنیا وغیرہا۔

نوٹ

اگر وہ صفت "دنیاوی ساز و سامان" ہے۔ تو اسکی وجہ سے خوش ہونا اس سمو کی گھاس کی طرح ہے جسے عنقریب ہوائیں اڑا لے جائیں گی۔

• دنیا خوشی اور سرور کا نہیں بلکہ ــ کا گھر ہے ؟ : غموں کا

یعنی تعریف کرنے والے کی توصیف لذت حاصل نہ ہو بلکہ لذت اس بات سے حاصل ہو کہ "تمہیں 1 کمال کا شعور حاصل ہوا ہے اور یہ کمال اللہ عزوجل کے فضل سے ہی موجود ہے" تعریف پر خوش ہونا مناسب نہیں ہے۔

دوسرے سبب کا علاج + تیسرے کا

تعریف اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ تعریف کرنے والے کا دل ممدوح کا غلام بن چکا ہے اسکا معتقد ہو گیا ہے اور اس تعریف کرنے والے کے سبب دوسرے بھی اسکے معتقد ہو جائیں گے۔

اسکا نتیجہ کیا ہوتا ہے ؟

لوگوں کے دلوں میں اپنی قدر و منزلت کی چاہت پیدا ہوتی ہے۔

علاج :

لوگوں سے طمع (لالچ) ختم کرے۔ اور اللہ عزوجل سے ہاں مقام طلب کرے۔

کیونکہ !!!

لوگوں کے دلوں میں جاہ چاہنا اور اس پر خوش ہونا ... اللہ عزوجل کے ہاں مقام کو گھٹا دیتا ہے

تو ایسی خوشی کا کیا فائدہ ؟؟؟

(اچار ڈالنا کیا ؟؟؟؟؟)

چوتھے سبب کا علاج (دبدبہ و رعب)

تعریف کرنے والا تیرے دبدبہ کی وجہ سے تیری تعریف کرنے پر مجبور ہے۔

یہ ایک عارضی حالت ہے جو ناپائیدار ہے اسلئے یہ تعریف کا سبب نہیں بن سکتی۔

بلکہ !!!

تمہیں چاہیے کہ تم غم کھاؤ۔ اور برا محسوس کرو۔ اس پر غصہ کرو۔

کیونکہ بزرگان دین سے منقول ہے !!!

مدح کی آفت ممدوح پر بہت بڑی آفت ہے

کسی بزرگ کا قول ہے :

جو تعریف پر خوش ہوا اس نے شیطان کو اپنے پیٹ میں داخل ہونے کا موقع دیا۔

تُوبُوا اِلَی اللّٰہِ ! اَستَغفِرُ اللّٰہَ ...

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

Scanned with CamScanner

س ۲: مذمت کرنے والی کی 3 حالتیں لکھیں؟

مذمت کرنے والے کی حالتیں 03

پہلی حالت
اپنی بات میں سچا ہوگا
(۱) ارادہ تجھے نصیحت کرنا ہوگا
(۲) تجھ پر شفقت کرنا ہوگا

دوسری حالت
اپنی بات میں سچا ہوگا
(۱) اسکا ارادہ تجھے اذیت دینا
(۲) تجھے مشقت میں ڈالنا ہوگا

تیسری حالت
وہ اپنی بات میں جھوٹا ہوگا

تعریف کرنے کی مذمت پر فرامین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

1. ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کسی کی تعریف کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جسکی تو نے تعریف کی ـــ اگر موجود ہوتا ـــ وہ اپنی تعریف پر خوش ہوتا

↓

اسی پر مر جاتا ہے۔

↓

"دوزخ" میں جاتا۔

2. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعریف کرنے والے سے ارشاد فرمایا:

تیرا (تعریف کرنے والا) برا ہو ـــ تو نے اسکی کمر توڑ دی (ممدوح کی)

↓

اگر وہ اسے سن لیتا ـــ اور خوش ہوتا۔

↓

"قیامت" تک فلاح نہ پاتا۔

3. ایک دوسرے کی تعریف مت کرو ـــ جب تعریف کرنے والوں کو دیکھو۔

↓

تو ان کے چہروں پر خاک پھینکو!

Scanned with CamScanner

بزرگانِ دین کا اپنی تعریف کو ناپسند کرنے کی وجہ

- اسلیئے ناپسند کرتے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس تعریف پر خوش ہونا اللہ عزوجل کی ناراضی کا سبب نہ بن جائے۔
- ان کے دل میں خیال رہتا تھا کہ اللہ عزوجل ہمارے احوال سے باخبر ہے۔ اسلیئے وہ مخلوق کی مدح کو ناپسند کرتے تھے۔

قابلِ تعریف

" جو اللہ عزوجل کا مقرب ہے "

← اگر جنتیوں میں سے ہے تو اسے اللہ کے فضل اور اسکی تعریف پر خوش ہونا چاہیے۔

← جب انسان یہ خیال کرتا ہے کہ رزق اور موت رب تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے تو مخلوق کی مذمت و تعریف کی طرف اسکی توجہ کم ہو جاتی ہے

[اس کے دل سے تعریف کی چاہت نکل جاتی ہے یوں وہ اہم دینی امور میں مشغول ہو جاتا ہے]

قابلِ مذمت

" جو اللہ عزوجل کی رحمت سے دور اور جسے بروں کے ساتھ جہنم میں ڈالا جانا ہے "

← جسکی تعریف کی جا رہی ہے اگر وہ دوزخیوں میں سے ہے تو اس سے بڑھ کر جہالت کیا ہوگی کہ وہ غیر کی تعریف کے سبب خوش ہو رہا ہے۔

Scanned with CamScanner

معروضی :

1۔ مذمت کرنے والے کی کتنی حالتیں ہیں :

2.

03

مذمت کو ناپسند کرنے کا علاج

مذمت سے نفرت کا سبب تعریف کو پسند کرنے کی ضد ہے

مذمت کرنیوالے کی 3 حالتیں

پہلی حالت

اگر وہ سچا ہے اور اسکا ارادہ تمہیں نصیحت کا ہے تو تجھے اسکی مذمت کرنے پر یہ مناسب نہیں کہ تو

- اُسے بُرا کہے
- اس پر غصہ کرے
- دل میں اسکے لیے کینہ رکھے

(بلکہ تجھے چاہیے کہ تو)

← اسکا احسان مند رہے۔

↓

جس نے تیرے عیب تجھ پر ظاہر کیے اس نے ہلاکت میں ڈالنے والی چیز تجھ پر واضح کر دی۔ تاکہ تو اس سے بچے۔

لہذا تجھے اسکی نصیحت پر خوش ہونا چاہیے۔ اپنے اندر سے اس بُری صفت کو ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے

- تیرا مذمت پر ← غمگین ہونا
  ← اس سے نفرت کرنا
  ← اُسے بُرا سمجھنا

انتہائی درجے کی جہالت ہے۔

دوسری حالت

وہ تیری مذمت کرنے میں سچا ہے۔ مگر اسکا ارادہ تجھے اذیت دینا ہے۔

تو

اس صورت میں تجھے اسکی بات سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ اس نے یا تو تمہارا عیب بتایا یا تو اُسے جانتا نہ تھا یا اس کو بھولا ہوا تھا اس نے یاد دلایا یا اس نے تیری صفت جسکو تو اچھا سمجھتا تھا اس نے بُرا قرار دیا۔ تاکہ تو اسکا ازالہ کر سکے۔

- یہ تمام اُمور تمہاری سعادت کے اسباب میں سے ہیں لہذا تجھے ان سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔

کیونکہ ....

تجھے اپنی مذمت سننے کی وجہ سے یہ اسباب سعادت تحفے میں ملے ہیں۔ لہذا تم سعادت کی طلب میں مشغول ہو جاؤ۔

تم بادشاہ کے دربار میں جانے کا ارادہ کرتے ہو اور تمہارے کپڑے پر گندگی لگی ہے لیکن تمہیں اسکا علم نہیں ہے اسی حالت میں اگر تم دربار میں اسی حال میں داخل ہو تو بادشاہ کا دربار خراب ہوگا ایسا نہ ہو کہ وہ تمہاری گردن مارنے کا حکم نہ دے تو ایسی صورت میں اگر کوئی شخص کہے: اے گندگی والے! اپنی گندگی صاف کر لو۔ تو تم اسکی بات پر خوشی کا اظہار کرو گے

- یونہی اگر بُری صفات آخرت کے معاملے میں ہلاک کرنے والی ہیں اگر تمہیں انکا علم دشمن کی زبان

تیسری حالت

وہ اپنی بات میں جھوٹا ہو۔ یعنی ایسا جھوٹ باندھے جس سے تم اللہ عزوجل کے نزدیک بری الذمہ ہو

بہتر صورۃ کیا ہے؟ یعنی کیا کرے (انداز):

1. تم اُسے بُرا نہ جانو۔
2. نہ مذمت میں وقت برباد کرو۔
3. 3 باتوں میں غور و فکر کرو۔

(تین باتوں میں غور و فکر کرنا)

پہلی بات

غور کرو! اگر تم میں وہ برائی نہیں پائی جا رہی تو کیا ہوا ان جیسی دیگر تو ہیں جن پر رب تعالیٰ نے پردہ ڈال رکھا ہے۔

لہٰذا...

اللہ کا شکر ادا کرو۔ کہ اس نے تمہارے عیوب کسی پر ظاہر نہ ہونے دیئے

دوسری بات

جو عیب تم میں نہیں اسکے ذریعے تمہاری مذمت کرنا گویا تمہارے بقیہ گناہوں اور کوتاہیوں کا کفارہ ہے۔

مذمت کرنیوالے نے تجھ میں نہ پائے جانے والے عیب کی نسبت تمہاری طرف کر کے تمہیں ان عیب سے پاک کر دیا جس میں تم گرے ہوئے ہو

اور جس نے بھی تمہاری غیبت کی اس نے اپنی نیکیاں تمہیں ہدیہ کر دی۔ اور جس نے تیری تعریف کی اس نے تیری کمر توڑ دی۔

حیرت ہے کہ کمر توڑنے پر خوش اور نیکیوں کا تحفہ ملنے پر غم کھاتا ہے۔

تیسری بات

جھوٹ باندھنے کے سبب:

- اس نے خود کو اللہ کی نظر رحمت سے گرا دیا۔
- خود کو ہلاک کر دیا۔
- خود کو دردناک عذاب پر پیش کر دیا
- جب اللہ عزوجل اس پر غضبناک ہے تو تمہیں اس پر غصہ نہیں کرنا چاہیے

جیسے: ابراہیم بن ادھم سقیہ کے سر کو زخمی کیا گیا تو آپ نے اس کیلئے مغفرت کی دعا کی تو اس پر اعتراض کیا گیا تو فرمایا: اس کی وجہ سے مجھے بھلائی اجر پہنچا ہے تو اس سے میں راضی نہیں کہ اس کو میری وجہ سے عذاب میں مبتلا کیا جائے۔

بقیہ:

سے ہو تو بھی تم غنیمت جانو گے اور اسکو احسان مانو گے

...گزرگی
...میں
...وکہ
...کوئی
...تو تم

...لم دشمن کی زبان

بارھویں فصل : تعریف و مذمت کے سلسلے میں لوگوں کی حالتیں : 04 حالتیں ہیں۔

پہلی حالت

- اکثر لوگوں کا یہی حال ہے۔
- یہ انتہائی درجے کی معصیت ہے۔

تعریف

- تعریف پر خوش ہونا۔
- تعریف کرنے والے کا شکریہ ادا کرنا۔

مذمت

- مذمت پر غصے میں آنا
- مذمت کرنے والے سے بغض رکھنا۔
- اُس سے بدلہ لینا۔
- بدلہ لینا / لینے کی خواہش رکھنا۔

دوسری حالت

- یہ حالت بھی نقصان دہ ہے
- مگر پہلی کی مقابلے میں کمال ہے۔

تعریف

تعریف کرنے والا دل ہی دل میں خوش ہوتا ہے

لیکن

اس خوشی کا اظہار نہیں کرتا۔

مذمت

انسان اندر ہی اندر برائی کرنے پر ہوتا ہے

لیکن

اپنی زبان اور دیگر اعضاء کو بدلہ لینے سے روکے رکھتا ہے۔

تیسری حالت

- یہ کمال کا پہلا درجہ ہے۔
- انسان کے نزدیک تعریف کرنے والے اور مذمت کرنے والے میں کوئی فرق نہیں۔

اس وصف کی علامتیں :

1. مذمت کرنیوالا اگر اس کے پاس دیر تک بیٹھے تو اسکے پاس اگر اتنی ہی دیر تعریف کرنے والا بیٹھا رہتا تو وہ اس پر زیادہ بوجھ محسوس نہ کرے۔
2. تعریف کرنے والے کی حاجت کو پورا کرنے میں جس قدر خوشی و چستی محسوس کرے مذمت کرنیوالے کو پورا کرنے میں بھی اسی قدر کرے اس سے کم نہ ہو۔
3. اپنی مجلس سے مذمت کرنیوالے کے چلے جانے کو تعریف کرنیوالے کے چلے جانے کے مقابلے میں ہلکا نہ جانے۔
4. جتنی تکلیف تعریف کرنے والی کی موت پر ہوتی ہے اتنی ہی تکلیف مذمت کرنیوالے کی موت پر ہو۔
5. تعریف کرنے والے کو پہنچنے والی مصیبت پر اور دشمنوں کی ایذاء پر جتنا غمگین ہو اتنا ہی مذمت کرنیوالے کی مصیبت پر بھی پہنچے۔

ہر اعتبار سے دونوں میں برابری رکھے۔ اگر ایسا کیا تو یقیناً اس نے تیسری حالت کو پالیا۔

لیکن یہ بہت بعید اور دلوں پر شدید بات ہے

چوتھی حالت

- عبادت میں سچا ہوتا
- تعریف کو ناپسند کرتا[1]
- مذمت کو پسند کرتا[2]

[1] وہ جانتا ہے کہ تعریف کرنا ایک ایسا فعل ہے جو کمر کو توڑ دیتا ہے۔ اور دین کو نقصان پہنچانے والا فتنہ ہے

[2] وہ جانتا ہے کہ اس نے میرا عیب بتا کر مجھے باخبر کیا ہے۔ ہم بات کی طرف میری رہنمائی کی ہے، اپنی نیکیاں مجھے ہدیہ کی ہیں۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

عاجزی کی اصل یہ ہے :

کہ تم نیکیاں اور پرہیزگاری کے ساتھ اپنا ذکر کیے جانے کو ناپسند کرو۔

Scanned with CamScanner

① ریاکاری کا حکم ⟵ حرام

② جسے اپنے رب سے ملنے کی امید ہو اسے کیا کرنا چاہیے؟ i) نیک کام کرے ii) اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔

③ نجات کس میں ہے؟ ⟵ بندہ لوگوں کو دکھانے کے لئے اللہ عزوجل کی عبادت نہ کرے۔

④ کتنے قسم کے لوگوں کو ریاکاری کے سبب ثواب نہیں دیا جائے گا
- شہید ⟵ اسے بہادر کہا جاتا تھا۔
- اللہ عزوجل کی راہ میں صدقہ ⟵ اسے صدقہ کرنے والا کہا جاتا
- قاری قرآن ⟵ قاری قرآن کہا جاتا ہے۔

⑤ جو ریاکاری کرتا ہے ⟵ قیامت کے دن اسکے عمل کو ظاہر کیا جائے گا۔

⑥ جو شہرت کے لئے عمل کرتا ہے ⟵ اللہ اسے مشہور کردے گا۔

⑦ اس نے میرا اپنے عمل سے مراد نہیں کیا اسے ⟵ سجین میں ڈال دو۔

⑧ شرک اصغر سے کیا مراد ہے؟ ⟵ ریاکاری۔

⑨ جب الحزن سے کیا مراد ہے؟ ⟵ جہنم میں ایک وادی ہے جو ریاکار علماء کے لئے تیار کی گئی ہے۔

⑩ جس عمل میں ذرہ بھر ریا ہو اللہ اسے قبول نہیں فرماتا۔

⑪ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔
- جب تم میں سے کسی ایک کا روزہ ہو تو اسے چاہیے کہ سر اور داڑھی میں تیل لگائے اور ہونٹوں پر بھی ہاتھ پھیرلے تاکہ لوگوں کو اسکا روزہ دار ہونا معلوم نہ ہو
- دائیں ہاتھ سے دے تو بائیں کو خبر نہ ہو۔
- نماز پڑھے تو اپنے دروازے پر پردہ ڈال دے۔

⑫ ادنیٰ ریا بھی شرک ہے۔

⑬ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم نے کس کو روتے دیکھا ⟵ حضرت سیدنا معاذ بن جبل کو۔

⑭ مجھے تم پر 2 چیزوں کا خوف ہے ⟵ ریا، پوشیدہ شہوت

⑮ عرش کے سائے میں کون ہوگا ⟵ جو دائیں ہاتھ سے صدقہ کرے تو بائیں کو خبر نہ ہو۔

⑯ پوشیدہ عمل کی فضیلت اعلانیہ عمل پر ⟵ گناہ زیادہ ہے

⑰ قیامت کے دن ریاکار کو کیسے بلایا جائے گا؟ ⟵ او گنہگار، او دھوکے باز، او ریاکار
- تیرا عمل بیکار
- تیرا ثواب ضائع ہو گیا
- جا اپنا اجر اس سے لے جس کے لئے تو دنیا میں عمل کرتا تھا۔

⑱ حضرت سیدنا شداد بن اوس نے کسکو روتے ہوئے دیکھا؟ ⟵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو۔

⑲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے رونے کا سبب کیا ہے؟ ⟵ مجھے اپنی امت پر شرک کا خوف ہے بلکہ اپنے اعمال میں دکھلاوا کریں گے۔ سورج، چاند، بتوں، پتھروں کی پوجا تو نہیں کریں گے۔

⑳ زمین کو پیدا کیا ⟵ وہ کانپنے لگی۔
- پہاڑ کو پیدا کیا ⟵ زمین کی میخیں بنادیا۔
- لوہے کو پیدا کیا ⟵ پہاڑوں کو کاٹ دیا۔
- آگ کو پیدا کیا ⟵ لوہے کو پگھلا دیا۔
- پانی کو حکم دیا ⟵ آگ کو بجھادے۔
- ہوا کو حکم دیا ⟵ پانی کو گدلا کردیا۔

㉑ فرشتوں میں اختلاف ہوا انھوں نے اللہ عزوجل سے پوچھا۔ دنیا کی سب سے زیادہ سخت چیز کونسی ہے؟ ⟵ ابن آدم کا دل۔

㉒

㉓

Scanned with CamScanner

L.Q.

① سات فرشتے سات آسمان پیدا کیے۔

صبح سے شام تک کے بندے کے اعمال جو

① سورج کی طرح روشن ہوتے ہیں ← فرشتے انکو پاکیزہ اور کثیر خیال کرتے ہیں ← غیبت کا فرشتہ ← جو لوگوں کی غیبت کرتا ہے اسکے اعمال یہاں سے آگے نہ جانے دوں۔
اور پہلا آسمان

② ← فرشتے انکو پاکیزہ اور کثیر خیال کرتے ہیں ← دنیاوی مال و متاع ← جو شخص اپنی مجلسوں میں دنیاوی مال کے ذریعے فخر کرنے والا اسکے عمل کو یہاں سے آگے نہ بڑھنے دوں۔
اور دوسرے آسمان پر

③ بندے کے روزہ، نماز، صدقہ کے اعمال جن سے نور پھوٹ رہا ہوتا ہے ← تیسرا آسمان ← تکبر کا فرشتہ ← اس بندے کے اعمال یہاں سے آگے نہ جانے دوں جو محفلوں میں لوگوں پر تکبر کرتا ہے۔

④ ایسا عمل جس میں ستارے کی سی چمک اور تسبیح، نماز، روزہ، حج، عمرہ کی آواز ہوتی ہے ← چوتھے آسمان ← خود پسندی کا فرشتہ ← جس کے عمل یہاں سے آگے نہ جانے دوں کیونکہ جب وہ کوئی عمل کرتا ہے تو اس میں خود پسندی کرتا ہے۔

⑤ عمل دلہن کی طرح آراستہ ہوتا ہے ← پانچواں آسمان ← حسد کا فرشتہ ← یہ شخص اپنے جیسے علم و عمل والے اور ہر اس شخص سے حسد کرتا ہے جو عبادت میں اس سے افضل ہوتا ہے۔ میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ اسکے عمل کو آگے نہ بڑھنے دوں

⑥ بندے کی زکوٰۃ، نماز، عمرہ، روزہ ← چھٹا آسمان ← رحمت کا فرشتہ ← یہ شخص نرمی نہیں کرتا تھا اسے کوئی تکلیف بندوں کی طرف سے پہنچ جائے تو وہ زیادہ تکلیف دیتا ہے۔

⑦ نماز، روزہ، راہ خدا میں فرج، نیکی کی کوششیں، تقویٰ کی صورت ان میں بجلی کے جیسی کڑک اور سورج جیسی چمک ہوتی ہے۔ ← ساتواں آسمان
انکے ساتھ 3000 فرشتے ہوتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

① حضرت عمر فاروق اعظم ـــــ نے ایک شخص کو گردن جھکائے ہوئے دیکھا۔

② گردن جھکانے والے سے کیا فرمایا؟ — اے گردن جھکانے والے اپنی گردن اٹھاؤ خشوع گردنوں میں نہیں بلکہ دلوں میں ہوتا ہے۔

③ سیدنا ابو امامہ باہلی نے کیا دیکھا؟ — مسجد میں ایک شخص کو سجدے کی حالت میں روتے ہوئے دیکھا۔

④ سیدنا ابو امامہ باہلی نے اس شخص سے کیا کہا؟ — کیا ہی اچھا ہوتا یہ کام تم اپنے گھر میں کرتے۔

⑤ سیدنا علی المرتضیٰ نے ریاکار کی کتنی اور کون کونسی نشانیاں بتائی ہیں؟ — ③
- تنہائی میں سستی کرتا ہے۔
- لوگوں کے سامنے چست رہتا ہے۔
- جب اسکی تعریف کی جائے تو زیادہ عمل کرتا ہے۔ اور مذمت کی جائے تو عمل میں کمی کرتا ہے۔

⑥ اللہ عزوجل فرماتا ہے میں سب سے بڑھ کر ـــــ سے بیزار ہوں۔ شرک

⑦ i • حضرت سیدنا عبادہ بن صامت سے ایک شخص نے کیا؟ i • ایک شخص نے کہا میں راہ خدا میں اپنی تلوار سے جہاد کرتا ہوں اور اس سے میرا مقصد خدا کی رضا اور لوگوں کی نظر میں لائق تعریف ہونا ہے۔

ii • اور آپ نے کیا جواب دیا؟

ii آپ نے فرمایا تیرے لئے کچھ (ثواب) نہیں۔ اس نے تین مرتبہ کہا آپ نے ہر مرتبہ یہی جواب دیا۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں سب سے بڑا شریک سے بیزار ہوں

⑧ سعید بن مسیب سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا۔ (جو نیکی اسلئے کرتا ہے کہ اسے ثواب بھی مل جائے اور اسکی تعریف بھی کی جائے)

فرمایا ہے کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ تم پر غضب کیا جائے؟

اس نے کہا۔ نہیں۔

فرمایا۔ جب تم کوئی عمل اللہ عزوجل کے لیے کرو۔ تو خالص اسی کے لیے کرو۔

⑨ ضحاک بن قیس فرماتے ہیں ① یہ نہ کہو کہ یہ اللہ اور تیری خوشنودی کے لیے ہے۔

② یہ نہ کہو کہ یہ اللہ اور رشتہ داروں کے لیے ہے۔

کیونکہ اللہ عزوجل کا کوئی شریک نہیں۔

⑩ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم نے ایک شخص کو کوڑا مار کر کیا فرمایا؟

ـــــ مجھ سے اسکا قصاص لو۔

⑪ اس شخص نے کیا کہا؟

میں نے اللہ اور آپ کی خاطر اپنا حق معاف کیا۔

⑫ قیامت کے دن ریاکار کو کن ناموں سے پکارا جائے گا؟

ناموں سے
- اے ریاکار
- اے دھوکے باز
- اے نقصان اٹھانے والے
- اے فاجر

جا اور اپنا ثواب اس سے لے جس کے لیے تو نے عمل کیا۔ ہمارے پاس تیرے لیے کوئی اجر نہیں۔

Scanned with CamScanner

(13) سیدنا فضیل بن عیاض کا قول لکھئے۔ ← پہلے لوگ عمل کرکے ریاکاری کرتے تھے۔
← اس زمانے میں عمل کے بغیر ریاکاری کرتے ہیں۔

(14) ——— میں دکھلاوا نہیں ہوتا۔ نیت میں۔

(15) اللہ عزوجل بندے کو اس کے عمل پر اتنا ثواب نہیں دیتا جتنا ——— پر دیتا ہے۔ نیت پر

(16) جب بندہ دکھلاوا کرتا ہے تو اللہ پاک کیا فرماتا ہے؟ میرے بندے کو دیکھو میرے ساتھ مذاق کرتا ہے

(17) سیدنا مالک بن دینار نے علماء کی کتنی اور کونسی اقسام بتائی ہیں
علماء تین (3) طرح کے ہیں
- رحمٰن عزوجل کے علماء
- دنیا کے علماء
- بادشاہوں کے علماء

(18) ——— علمائے رحمٰن میں سے ہیں۔ محمد بن واسع

(19) سیدنا فضیل بن عیاض نے بطور عاجزی کیا فرمایا؟ جو ریاکار کو دیکھنا چاہے وہ مجھے دیکھ لے۔

(20) عمل کو ضائع ہونے سے بچانا عمل کرنے کے مقابلے میں زیادہ مشکل ہے۔

(21) جو شخص شہرت کا خواہاں ہو اس نے اللہ کی تصدیق نہیں کی

(22) ایک شخص بیت اللہ کا حج کر رہا تھا اس کا دل خراسان میں تھا۔

(23) اہل خراسان کہیں کہ وہ کعبۃ اللہ شریف کا مجاور یعنی پردیسی ہے

(24) سیدنا محمد بن مبارک صوری کا قول لکھیں۔
تمہارا رات میں نیکیوں جیسی صورت اختیار کرو
دن میں ایسی صورت ظاہر کرنے سے بہتر ہے۔
کیونکہ تمہارا دن میں نیکوں کی طرح رہنا مخلوق کے لیے ہے اور رات میں نیکوں کی طرح رہنا خالق کے لیے ہے۔

دوسری فصل

(1) ریاکاری کی اصل کیا ہے؟
لوگوں کو اپنی نیک عادات دکھانا
اور
ان کے دلوں میں قدر و منزلت بڑھانا

Scanned with CamScanner

(2) لوگوں کے دلوں میں قدر و منزلت عبادت اور غیر عبادت کے ذریعے مطلوب ہوتی ہے۔

(3) ریاکاری کی تعریف یہ ہے کہ اللہ عزوجل کی عبادت کے ذریعے بندوں کا ارادہ کرنا

ریاکاری کے حوالے سے چار چیزیں مدنظر رکھنی چاہئے

1. ریاکار یعنی عابد
2. وہ شخص جسے دکھلانا مقصود ہو۔
3. وہ خصلت جسکے ذریعے ریا مقصود ہو۔
4. نفس ریا

(4) جن اشیاء کے ذریعے ریاکاری کی جاتی ہے۔ ان کو کتنی اور کونسی اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے؟

5 قسموں میں

1. بدن
2. ھیئت
3. قول
4. عمل
5. کسی کی پیروی اور خارجی اشیاء کے ذریعے ریاکاری کرنا۔

(5) بدن کے ذریعے ریاکاری سے بچنے کے بارے میں ~~احادیث~~ مبارکہ

1. حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام نے فرمایا جب تم میں سے کوئی روزہ رکھے تو چاہئے کہ اپنے سر پر تیل لگائے، بالوں میں کنگھی کرے۔ آنکھوں میں سرمہ ڈالے۔
2. حضرت سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے سب (تیل لگانا۔ سرمہ ڈالنا۔ کنگھی کرنا) اس لیے ہے کہ شیطان ریاکاری کی طرف مائل نہ کرے۔
3. حضرت سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ فرمایا اے روزہ دار! اپنے سر میں تیل لگا صبح کیا کرو۔

بدن کے ذریعے ریاکاری

- آواز کو پست کرنا، آنکھوں کو جھکا کر رکھنا، خشوع کا اظہار کرنا
- بھوکے ہونے کا اظہار کرنا
- بدن کمزور دکھانا
- ہونٹوں کو خشک رکھنا
- ان علامتوں سے یہ ظاہر ہو کہ یہ شخص
  - دین کی بہت فکر کرنے والا ہے
  - خوف آخرت بہت رکھنے والا ہے
  - عبادت بہت کرنے والا ہے
- چہرے پر زردی ظاہر کرنا
- علامت: شب بیداری، عبادت گزاری اور دین کا غم دل میں رکھنا
- اس علامت سے لوگ یہ سمجھیں کہ دن کی افطار اور رات کا قیام بھی چھوڑ دیتا ہے۔

Scanned with CamScanner

ظاہری ہیئت و صورت کے ذریعے ریاکاری

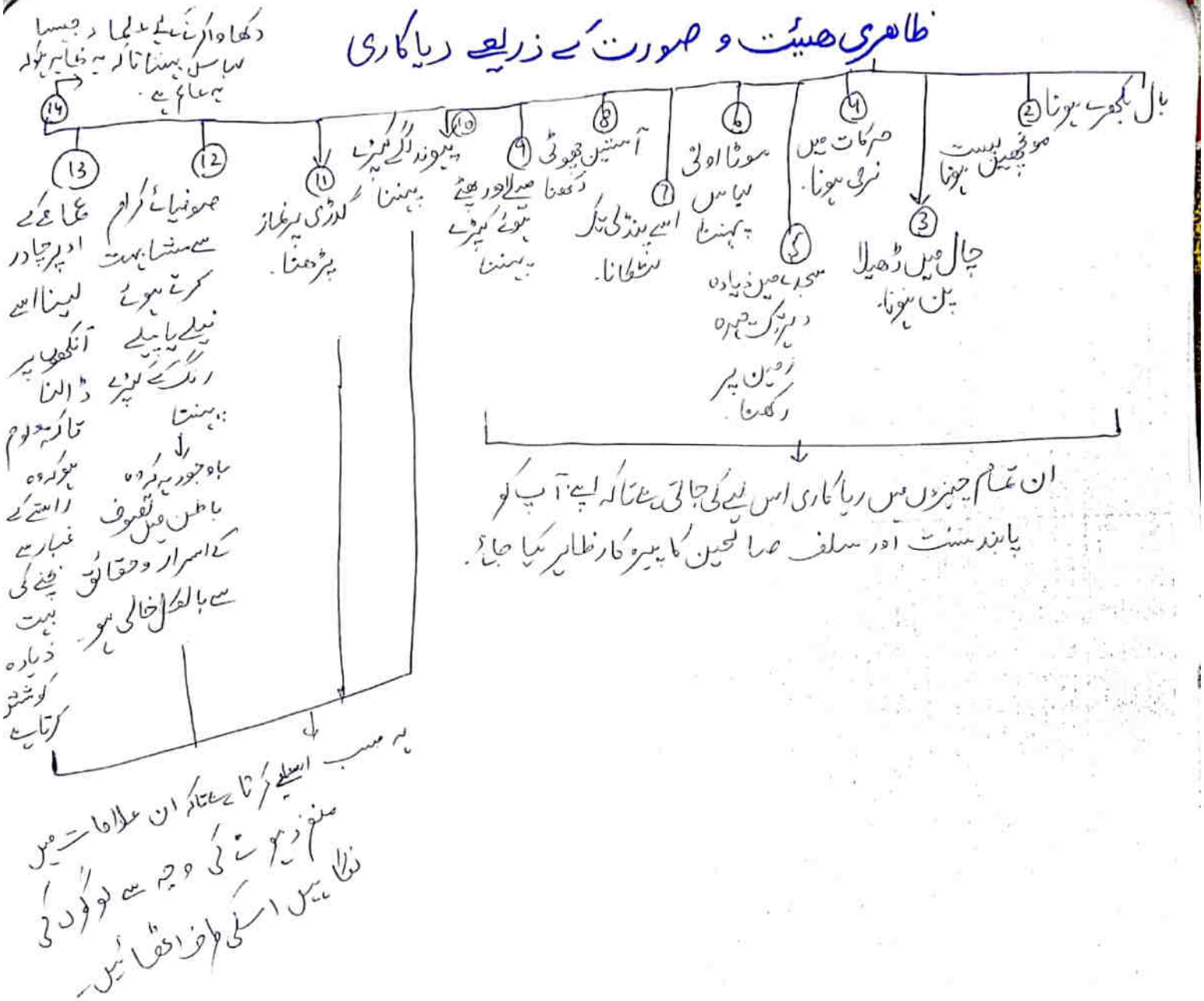

Scanned with CamScanner

قول کے ذریعے ریاکاری (اہلِ دین کی ریاکاری)

1. وعظ و نصیحت کے ذریعے ریاکاری کرنا۔
2. حکمت بھری گفتگو کے ذریعے ریاکاری کرنا۔
3. احادیث اور واقعات کو یاد کرنے کے ذریعے ریاکاری تاکہ انفیس اپنی گفتگو میں استعمال کرکے اپنی علمی قابلیت اور بزرگانِ دین کے احوال کی طرف رغبت کا اظہار کرے۔
4. لوگوں کے سامنے ذکر کے ساتھ اپنے ہونٹوں کو ہلانا۔
5. مخلوق کے سامنے نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا۔
6. برائیوں پر غصے کا اظہار کرنا۔
7. لوگوں کے گناہوں میں ملوث ہونے پر اظہار افسوس کرنا۔
8. دورانِ گفتگو اپنی آواز پست رکھنا۔
9. خوف اور غم کے اظہار کے لیے تلاوتِ قرآن کرتے ہوئے اپنی آواز میں رقت پیدا کرنا۔
10. احادیث کے یاد ہونے اور شیوخ حدیث سے ملاقات کرنے کا دعوی کرنا۔
11. اگر کوئی شخص حدیث بیان کرنے میں غلطی کر بیٹھے تو اسکا رد کرنا تاکہ لوگ سمجھیں کہ اسکی حدیث پر گہری نظر ہے
12. اپنی بڑائی ظاہر کرنے کے لیے کسی حدیث کو صحیح یا غیر صحیح کہنے میں جلدی کرنا۔
13. مخالف کو لاجواب کرنے کے لیے گفتگو کرنا تاکہ لوگوں پر ظاہر ہو کہ اہلِ دین میں قوت حاصل ہے

قول کے ذریعے ریاکاری (دنیاداروں کی ریاکاری)

1. انکی ریاکاری گفتگو کے ذریعے ہوتی ہے۔
2. اشعار، مثالیں، فصیح الفاظ، عبارات کا استعمال کرتے ہیں۔
3. اہلِ علم و فضل کو مرعوب کرنے نادر جملے اور غریب الفاظ یاد کرتے ہیں۔
4. لوگوں کے دلوں کو مائل کرنے کے لیے ان سے دوستی و محبت کا اظہار کرنا۔

Scanned with CamScanner

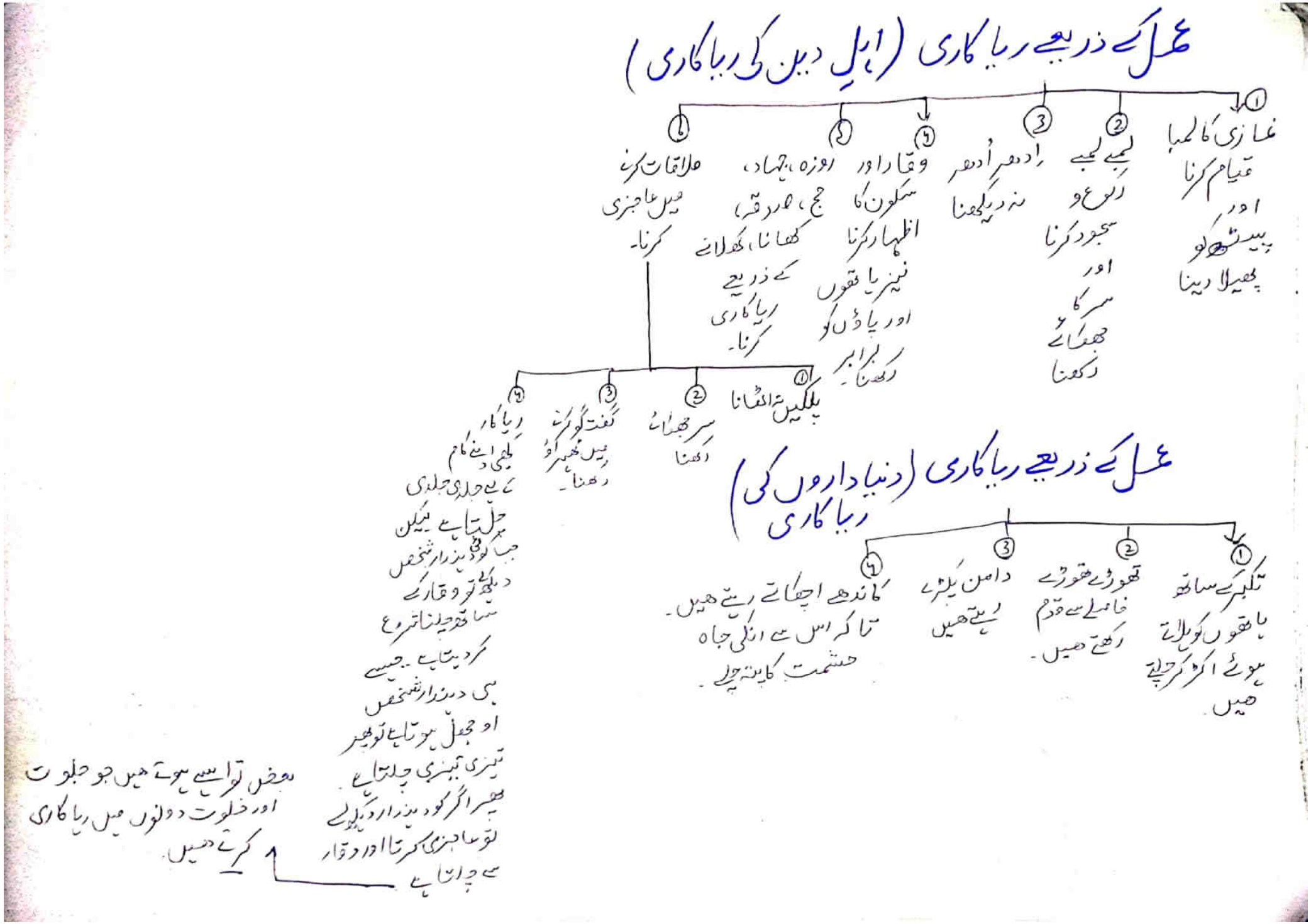

Scanned with CamScanner

دوستوں اور ملاقاتیوں کے ذریعے ریاکاری

(1) کوئی شخص بتکلف یہ چاہے کہ اسے کوئی عالم یا نیک بندہ ملنے آئے۔ تاکہ کہا جائے کہ فلاں صاحب اسکے پاس ملنے آئے ہیں۔

(2) یا یہ کہا جائے کہ دین دار لوگ بھی اسکی زیارت سے برکت حاصل کرتے ہیں۔ اور اسکے پاس آتے جاتے ہیں۔

(3) وہ یہ خواہش کرے کہ کوئی بادشاہ یا بادشاہ کا کوئی خاص وزیر یا خاص کارندہ ہی ملنے آجائے تاکہ لوگ سمجھیں کہ اسکا درجہ دین میں بہت اچھا ہے جب ہی وہ اس سے ملنے آیا ہے۔

(4) بزرگانِ دین کا کثرت سے ذکر کرنا تاکہ پتہ چلے کہ موصوف بہت سے بزرگوں سے ملکر ان سے استفادہ کر چکے ہیں۔

(5) بزرگانِ دین کی ملاقات پر فخر کا اظہار کرنا۔ اسکی اس ریاکاری کا پتہ اس وقت چلتا ہے جب اسکی کسی سے آن بن ہوئی ہے۔ تو کہتا ہے۔ تم کس بزرگ سے ملے ہو؟ میں تو فلاں فلاں بزرگ سے ملا ہوں۔ میں نے کئی شہروں کی خاک چھانی اور بزرگوں کی خدمت کی ہے۔

(6) بعض کئی سالوں سے اپنے عبادت خانوں میں قید ہیں اور بہت سے عبادت گزار ایسے ہیں جو عرصہ دراز تک پہاڑوں میں گوشہ نشینی اختیار کیے ہوئے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ لوگوں کے دلوں میں انکی جاہ حشمت موجود ہے۔ اگر انکو یہ معلوم ہو جائے کہ لوگ انکے بارے میں یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے عبادت خانوں میں کسی جرم کے مرتکب ہو چکے ہیں۔ تو ان کے دل بے چین ہو جائیں وہ لوگوں کے دلوں میں پیدا ہونے والے اس خیال کو دور کرنے کے لیے ہر حیلہ بہانہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس جاہ و حشمت کا نشہ انہیں لذت دیتا ہے۔

(7) بعض لوگ چاہتے ہیں کہ لوگوں کی زبانوں پر انکی تعریف جاری رہے۔

(8) بعض چاہتے ہیں کہ دوسرے شہروں میں بھی انکی شہرت عام ہو جائے۔

(9) بعض بادشاہوں کے ہاں شہرت کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ تاکہ وہ ان کی سفارش قبول کریں۔ اور انکی حاجتیں قبول ہوں

(10) بعض اس کے ذریعے سے دنیا کا مال و متاع حاصل کرنا چاہتے ہیں خواہ وہ وقف اور یتیموں کا مال ہو یا کوئی بھی مال حرام ہو۔

Scanned with CamScanner

ریاکاری کے ارکان

(3)

- **پہلا رکن** (ریاکاری کا قصد)
- جس چیز کے ذریعے ریاکاری کی جاتی ہے
- جس کے لیے ریاکاری کی جاتی ہے

(4 درجے)

(1) درجہ: ریاکار ثواب کا ارادہ بالکل نہ کرے۔

حکم: یہ بہت سخت درجہ ہے

مثال:

① کوئی شخص لوگوں کے ساتھ ہو تو نماز پڑھتا ہے۔ اکیلا ہو تو بالکل نہیں پڑھتا

② بلکہ کبھی کبھی تو بغیر وضو کے ہی لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ لیتا ہے اس صورت میں اس کا ارادہ محض ریاکاری ہے۔

(2) درجہ: عمل میں ثواب کا ارادہ بھی ہو لیکن یہ ارادہ بہت کمزور ہو۔

مثال:

① اگر وہ شخص تنہائی میں ہوتا تو وہ عمل نہ کرتا جو لوگوں کے سامنے کرتا ہے اور:

② نہ ہی ثواب کا ارادہ اسے عمل کرنے پر ابھارتا ہے

③ ایسا شخص ہے: گناہگار، عذاب الٰہی کا حقدار

(3) درجہ: ریاکاری اور ثواب دونوں کا ارادہ برابر ہو یعنی دونوں میں سے صرف ایک پایا جائے تو عمل نہ کرے

جب دونوں جمع ہو جائیں تو رغبت بڑھ جائے۔

حکم:

- نہ اسے ثواب ملے نہ یہ عذاب میں گرفتار ہوگا۔

یا

- جتنا اسے عذاب ہوگا اتنا ہی ثواب بھی ملے گا
- یہ شخص بھی غضب الٰہی سے محفوظ نہیں۔

(4) درجہ: لوگوں کا اس کے عمل پر باخبر ہونا اسے عمل کرتے پر مزید چست کر دے اور اگر ایسا نہ ہو تو پھر بھی عمل ترک نہ کرے

جتنی ریاکاری تھی اتنا عذاب ہوگا اور جتنا ارادہ ثواب کا تھا اتنا ثواب ہوگا۔

حدیث: میں سب سے بڑھ کر شرک سے بے نیاز ہوں

اس سے مراد وہ صورت ہے جب

- ثواب اور ریاکاری دونوں کے ارادے برابر ہوں
- یا
- ریاکاری کا ارادہ غالب ہو

③ وہ شخص جو مذمت کے خوف سے بچنے کے لیے لوگوں کے سامنے صدقہ کرتا ہے اگر اکیلا ہو تو ایسا نہ کرے۔ یہ ریاکاری کا سب سے بڑا درجہ ہے۔

دوسرا رکن:

وہ چیز جس کے ذریعہ ریاکاری کی جائے وہ **عبادات** ہیں۔

عبادات کے ذریعے ریاکاری کی **02** قسمیں ہیں

پہلی قسم: اصل عبادات کے ذریعہ ریاکاری

حکم: یہ بہت سخت ہے

دوسری قسم: اوصاف عبادات کے ذریعے ریاکاری

اگلے صفحے پر

درجات (3)

پہلا درجہ:

- اصل ایمان کے ذریعے ریاکاری۔
- یہ سب سے شدید درجہ ہے
- اس درجے والا ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔
- ایسا شخص ظاہرا توحید و رسالت کا اقرار کرتا ہے اور دل سے انکار کرتا ہے

ان کے بارے میں آیت قرآنی: "لوگوں کو دکھاوا کرتے ہیں اور اللہ کو یاد نہیں کرتے مگر تھوڑا بیچ میں ڈگمگا رہے ہیں"

دوسرا درجہ: (اصل دین کی تصدیق کرنا لیکن اصل عبادت کے ذریعہ ریاکاری کرنا)

مثال: ایک شخص کا مال کسی پاس ہو اور وہ لوگوں کی مذمت کے خوف سے اس شخص کو زکوٰۃ نکالنے کا کہے۔ اگر وہ مال اس کے پاس ہوتا تو وہ زکوٰۃ نہ نکالتا

لوگوں کی مذمت کے خوف سے نماز پڑھنا۔ رمضان میں روزہ رکھنا۔ جمعہ کی نماز پڑھنا۔ حج کرنا

ان اعمال سے اصل ایمان ختم نہیں ہوتا

ایسا شخص مقید کے اعتبار سے تو مومن ہے لیکن اللہ کے غضب کا مستحق ہے

تیسرا درجہ: (ایمان اور فرائض کے ذریعے انکار نہ کرنا بلکہ سنتوں اور نوافل کے ذریعے ریاکاری کرنا)

مثال: لوگوں کو دکھانے کے لیے:

- باجماعت نماز پڑھے
- مریض کی عیادت کرے
- جنازہ کے پیچھے چلے
- غسل میت میں شریک ہو
- تہجد پڑھے

اس نے مخلوق کی مذمت سے خوف کیا اس کے نزدیک لوگوں کی مذمت اللہ کے عذاب سے بڑھ کر ہوئی

Scanned with CamScanner

ریاکاری حرام ہے؟ مکروہ یا جائز؟

ریاکاری کا مطلب ہے جاہ و منصب چاہنا

① عبادات میں ریاکاری

مثلاً نماز، روزہ، صدقہ، جہاد، حج

اسکی دو حالتیں

① پہلی حالت

نیت صرف و صرف دکھاوے کی ہو ثواب کی نہ ہو۔ اسکی یہ عبادت باطل ہے کیونکہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ اس نے عبادت کی نیت ہی نہیں کی۔ دکھاوے کی نیت کی وجہ سے وہ گنہگار ہوگا۔ یہ گناہ دو وجہ سے ہے۔

② دوسری وجہ

اسکا تعلق بندوں کے ساتھ ہے اور یہ دھوکہ، فریب ہے۔ اسنے لوگوں کو خیال دلایا کہ وہ نیکوکاروں سے ہے اور اللہ کا فرمانبردار ہے۔ حالانکہ وہ ایسا نہیں ہے۔ یونہی دنیاوی معاملات میں دھوکہ حرام ہے۔ اگر کوئی شخص کئی لوگوں کا قرض چکائے اور سب لوگوں پر یہ ظاہر کرے کہ اس نے سب پر احسان کیا وہ بہت سخی ہے تو یہ گناہ ہے۔

② غیر عبادت کے ذریعے ریاکاری

اگر اس سے صرف لوگوں کے دلوں میں جگہ بنانا مقصود ہو۔ تو حرام نہیں لیکن جس طرح مال کمانے میں دھوکہ اور منکرات شرعیہ کا ارتکاب ممکن ہے۔ اسی طرح جاہ و منصب کا معاملہ ہے

③ حرام

جب کثرت مال اور زیادہ شہرت کسی ناجائز کام پر ابھارے تب حرام ہے۔ جس طرح مال کو بڑھانے کی کوشش برائی کی جڑ ہے۔ اسی طرح شہرت کو بڑھانے کا معاملہ بھی ہے۔

④ مباح

انسان لوگوں کی طرف نکلتے وقت جو عمدہ لباس پہنے یہ دکھلاوا تو ہے لیکن حرام نہیں ہے۔ کیونکہ یہ عبادت کے ذریعے ریاکاری نہیں بلکہ دنیا کے ذریعے ہے۔ اسی پر لوگوں کی خاطر کی جانے والی ہر قسم کی زیب و زینت پر قیاس کیا جائے گا۔

مثال - ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام کے پاس جانے کا ارادہ کیا تو مٹکے کے پانی میں دیکھ کر اپنے عمامے اور بالوں کو درست فرمایا۔ حضرت عائشہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ بھی ایسا کر رہے ہیں؟ تو فرمایا: ہاں، اللہ عزوجل اس بات کو پسند کرتا ہے کہ جب بندہ اپنے بھائی کے پاس جائے تو اسکے لیے زینت اختیار کرے۔

شرک خفی

جب کوئی شخص ظاہر میں اللہ عزوجل کی تعظیم کرتا ہے اور دل میں اس شخص کی تعظیم کرتا ہے جسکی عظمت اسکے دل میں ہو تو یہ ریاکاری شرک جلی نہیں بلکہ شرک خفی ہے۔ ایسی ریاکاری انتہائی درجے کی جہالت ہے۔

اسکا تعلق اللہ کے ساتھ ہے۔ اس نے اللہ عزوجل کی عبادت سے مخلوق کا ارادہ کیا ہے لہٰذا وہ اللہ عزوجل سے مذاق کر رہا ہے۔ جب بندہ ریاکاری کرتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ دیکھو میرا بندہ میرے ساتھ مذاق کر رہا ہے

مثال: کوئی خادم پورا دن بادشاہ کے دربار میں بادشاہ کے سامنے رہتا ہے جیسا کہ خادموں کی عادت ہوتی ہے لیکن اسکا مقصد بادشاہ کے کسی غلام یا لونڈی کو دیکھنا ہو تو یہ بادشاہ سے مذاق کرنا کہلائے گا کہ بادشاہ کا قرب بادشاہ کے لئے نہیں بلکہ اسکے غلام کے لیے اختیار کیا ہے۔

Scanned with CamScanner

دوسری قسم :

صفات عبادات کے ذریعے ریاکاری کرنا

اسکے بھی 3 درجات ہیں :

"ایسے فعل کے ذریعے ریاکاری کرنا جس کے چھوڑنے سے عبادت میں کچھ نقصان ہو"

مثال:

- کوئی شخص جلدی جلدی رکوع و سجود کرتا اور مختصر قرأت کرتا ہے
- لیکن لوگوں کے سامنے نہایت اچھے انداز میں رکوع و سجود کرتا ہے۔

سیدنا ابن مسعود نے فرمایا :

"ایسا شخص اپنے رب کی توہین کرتا ہے"

یہ ریاکاری کا ممنوعہ درجہ ہے

اس میں مخلوق کو خالق پر ترجیح دینا پایا جاتا ہے

ایسے فعل کے ذریعے ریاکاری کرنا جس کے ترک کرنے میں کوئی نقصان نہ ہو اور اس کو کر لینا عبادت کو تام و مکمل کرنے کے حکم میں ہو

مثال :

- لمبے رکوع و سجود کرنا طویل قیام کرنا
- رمضان کے روزوں میں تنہائی اور خاموشی اختیار کرنا
- زکوٰۃ ادا کرنے میں اچھے سے اچھا مال نکالنا
- کفارے کی ادائیگی میں مہنگا غلام آزاد کرنا

یہ تمام وہ افعال ہیں اگر ریاکار تنہا ہوتا تو ان میں سے کوئی فعل نہ کرتا

ایسے اعمال کے ذریعے ریاکاری کرنا جو نفس نوافل میں داخل نہ ہوں۔

مثال :

- دیگر لوگوں سے پہلے مسجد میں / حاضر داخل ہونا
- پہلی صف کا قصد کرنا
- امام کے دائیں جانب جگہ حاصل کرنا
- اگر ریاکار تنہائی میں ہوتا تو کوئی پرواہ نہ کرتا کہاں کھڑا ہونا ہے اور کب تکبیر تحریمہ کہنی ہے۔

یہ تمام درجات قابل مذمت ہیں۔

Scanned with CamScanner

تیسرا رکن:
جس کے باعث ریاکاری کی جاتی ہے

درجات:

(1)

ریاکار کا مقصد کسی گناہ پر قادر ہونے کا ہو

مثال:

کوئی شخص عبادات کے ذریعے ریاکاری کرتا ہے

خود کو کثرت نوافل اور شبہ والی چیزوں سے بچنے والا ظاہر کرکے متقی اور پرہیزگار دکھاتا ہے۔

اس کا مقصد:

- اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ اسے امانت دار سمجھ کر اسے قاضی یا متولی بنا دیں۔
- یا وصیتوں یا یتیموں کے مال کی ذمہ داری سونپ دی جائے
- زکوٰۃ اور صدقات تقسیم کرنے پر مامور کر دیا جائے
- اور پھر ان مالوں سے جتنا چاہے ہڑپ کر جائے یا مال ہتھیا لے
- یوں وہ گناہوں بھرے مذموم مقاصد تک پہنچنے کی کوشش کرے

حکم: یہ لوگ سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہیں

کیونکہ:

انہوں نے اللہ کی عبادت کو گناہوں کا ذریعہ بنا لیا ہے۔

(2)

ریاکار کا مقصد دنیا کا کوئی جائز فائدہ حاصل کرنا ہو۔

مثلاً:

- مال حاصل کرنا
- کسی معزز و خوبصورت عورت سے نکاح کرنا

کوئی شخص گریہ وزاری و نصیحت کرے تاکہ اسے مال حاصل ہو یا کسی متعین یا خوبصورت سے نکاح کرنا اس کا مقصد ہو۔

یا کسی عالم کی بیٹی سے شادی کی خواہش رکھتا ہو اور اس مقصد کے لئے وہ عالم کے سامنے اپنی اپنا علم و عبادت ظاہر کرے

یہ ناجائز ہے

کیونکہ اس میں اللہ کی عبادت کے ذریعہ دنیاوی سامان کی چاہت ہے۔

(3)

اس کا مقصد دنیاوی فائدہ نہ ہو بلکہ اس لئے اپنی عبادت ظاہر کرے تاکہ لوگ اسے

- حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھیں اور اسے
- نیک اور خاص لوگوں میں شمار کیا جائے
- اسے عام نہ سمجھا جائے۔

مثال:

1. کوئی شخص تیز چلنے کا عادی ہو لیکن لوگوں کے سامنے اپنی اس عادت کو ترک کر دیں تاکہ لوگ اسے باوقار سمجھیں۔

2.

Scanned with CamScanner

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔
اللہ قیامت کے دن علماء سے فرمائے گا۔
I کیا تم پر کشادگی نہیں کی گئی تھی؟
II کیا تمہیں سلام میں پہل نہیں کی گئی؟
III کیا تمہاری ضرورتیں پوری نہیں کی گئی۔

حدیث پاک میں ہے۔ تمہارے لیے کوئی اجر نہیں تم اپنا اجر لے چکے ہو۔

خطی ریاکاری کی مذکورہ تمام مثالوں میں اجر و ثواب ضائع ہو سکتا ہے۔ اس سے صدر یقین ہی بچ سکتے ہیں۔

ریاکاری کی قسمیں۔ (2)

① جلی (جو بالکل واضح ہو)
- جو عمل پر ابھارتی ہے
- جو عمل کی ترغیب دیتی ہے۔
- اگر ثواب کی نیت ہو۔

② خفی (جس میں پوشیدگی ہو)
- جو تنہا عمل پر نہیں ابھارتی
- لیکن ثواب کی نیت سے کیا جانے والا عمل اسکے سبب بھی آسان ہو جاتا ہے۔

خفی (پوشیدہ) ریاکاری کی مثالیں۔

① ایک شخص رات کو تہجد پڑھتا ہے اسے مشکل لگتا ہے لیکن جب مہمان آتا ہے تو چست ہو جاتا ہے۔ اور رات کو اٹھنا اسے آسان لگتا ہے۔ اگر ثواب ملنے کی امید نہ ہوتی تو وہ صرف مہمان کو دکھانے کے لیے تہجد نہ پڑھتا۔

② جو نہ عمل میں موثر ہوتی ہے۔ نہ آسانی پیدا کرتی ہے لیکن اسکے باوجود دل میں موجود ہوتی ہے چونکہ عمل میں اسکا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ لہٰذا اسے علامات کے ذریعے ہی پہنچانا جا سکتا ہے۔

③ کوئی شخص اپنے عمل کے ذریعے صراحتاً ریاکاری نہیں کرتا بلکہ کسی بھی سبب سے اشارۃً یا کنایۃً لوگوں پر ظاہر ہو جائے۔ بعض اوقات ایسا شخص ریاکاری کرنے سے ڈرتا ہے لیکن اپنی عادات اور صفات کے ذریعے ریاکاری کا اظہار کر دیتا ہے مثلاً کمزوری کا ظاہر کرنا، آواز پست ہونا۔

④ بندہ نہ اپنی عبادت کو ظاہر کرنا چاہے نہ ہی اسکے ظہور سے خوشی ہو لیکن اسکے باوجود یہ تمنا کرے۔ جب لوگ اس سے ملیں تو سلام میں پہل کریں۔ اسکے ساتھ عزت سے پیش آئیں۔ اسکی تعریف کریں۔ خرید و فروخت میں اس سے رعایت برتیں اسکے لیے جگہ کشادہ کریں۔

سب سے بڑی علامت

سب سے بڑی یہ کہ بندہ اپنی عبادت پر لوگوں کے مطلع ہو جانے پر خوش ہوتا ہے کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جو اخلاص کے ساتھ عمل کرتے ہیں لیکن جب لوگ ان کے اس نیک عمل کے بارے میں آگاہ ہوں تو وہ شخص خوش ہو جاتا ہے عبادت کی ساری تھکاوٹ فوراً اتر جاتی ہے

ذریعہ بنا لیا ہے۔

پوشیدہ ریاکاری سے ڈرنے والا درویش

ایک درویش نے اپنے ساتھیوں سے کہا

ہم نے سرکشی کے خوف سے اپنی اولاد اور مال کو چھوڑ دیا۔

اب ہمیں ایسے خوف نے آلیا ہے جو مالداروں کے مال کے سبب سرکشی میں پڑ جانے کے خوف سے زیادہ ہے۔

درویش نے کہا ہم میں سے ہر ایک چاہتا ہے کہ

جب اس سے کوئی بھولے تو اسکے دینی مرتبے کی وجہ سے اسکی تعظیم کرے۔

جب ہم کسی کے سامنے کوئی حاجت پیش کریں تو ہمارے دینی مقام کی وجہ سے فوراً پوری کر دی جائے۔

کسی سے کوئی چیز خریدیں تو ہمارے دینی منصب کی وجہ سے ہم سے رعایت کی جائے۔

درویش کی یہ باتیں ایک بادشاہ تک پہنچیں تو وہ ایک لشکر کے ساتھ آیا یہاں تک کہ جنگل اور پہاڑ لوگوں سے بھر گئے۔ درویش نے دیکھا تو پوچھا یہ کیا ہے؟ ان سے کہا گیا یہ بادشاہ آپکی زیارت کے لیے آیا ہے۔

درویش نے غلام سے کہا مجھے کھانا دو غلام نے ساگ، زیتون، کھجور کے خوشے حاضر کر دیئے۔ درویش نے بڑا سا منہ کھولا۔ اور بڑے بڑے لقمے کھانے لگا۔ بادشاہ نے لوگوں سے پوچھا تمھارا وہ درویش کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا یہی تو ہے۔ بادشاہ نے اس سے پوچھا ہے تم کیسے ہو؟ اس نے کہا لوگوں کی طرح ہی ہوں۔ بادشاہ نے کہا اس کے پاس کوئی خیر نہیں اور یہ کہہ کر چلا گیا۔

اس واقعہ سے معلوم ہونے والے مسائل

1. مخلصین پوشیدہ ریاکاری سے بھی ڈرتے ہیں۔
2. اپنی نیکیوں کو چھپانے کے لیے لوگوں کو دھوکے میں رکھتے ہیں۔
3. یہ تمام کا تمام صرف اس امید پر کرتے ہیں کہ ان کے اعمال خالص ہو جائیں۔
4. اللہ پاک قیامت کے دن تمام مخلوقات کے مجمع کے سامنے انہیں اخلاص کی جزا عطا فرمائے گا۔
5. اللہ عزوجل قیامت کے دن خالص عمل ہی قبول فرمائے گا۔
6. اس دن نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے، باپ اپنے بیٹے کی مدد نہ کر سکے گا۔ حتیٰ کہ صدیقین بھی اپنی فکر میں مبتلا ہوں گے۔ اور نفسی نفسی پکار رہے ہوں گے۔ جب یہ صدیقین کا حال ہوگا تو دوسرے کس شمار میں ہوں گے۔

مثال

حج کا ارادہ کرنے والے جب بیت اللہ کی زیارت کی نیت سے مکہ مکرمہ روانہ ہوتے ہیں۔ تو اپنے ساتھ خالص مغربی سکے لے جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اہل عرب کے یہاں ردی اور کھوٹے سکے نہیں چلتے۔ اور دیار غیر میں ضرورت بھی زیادہ ہوتی ہے۔

اسی طرح

اہل دل قیامت کے دن کام آنے والا توشہ ہر وقت ساتھ رکھتے ہیں۔ اور وہ توشہ تقویٰ ہے۔

Scanned with CamScanner

خوشی

(2) طرح کی ہوتی ہے۔

قابل تعریف خوشی

4 اقسام

پہلی قسم

انسان اللہ عزوجل کی رضا کے لیے اپنی عبادت کو چھپا کر رکھے پھر جب لوگ اس کے بارے میں آگاہ ہو جائیں تو وہ شخص اسکی نسبت اللہ کی طرف کرے۔

"اس بات پر دلیل بنائے کہ اللہ عزوجل نے اسکے ساتھ اچھا معاملہ فرمایا۔

اس پر نظر کرم فرمائی۔

وہی نیکی اور گناہ کو چھپانے والا ہے

وہی گناہوں پر پردہ ڈال کر نیکیوں کو ظاہر کرنے والا ہے۔

ایسے شخص کی خوشی اللہ عزوجل کے کرم کی وجہ سے ہو نہ کہ لوگوں کی تعریف اور انکے دلوں میں مقام و مرتبہ ہونے کی وجہ۔

ترجمہ: تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہیئے خوشی کریں

اسی خوشی کا تعلق مقبول بارگاہ ہونے کی وجہ سے ہے

انہوں نے اخلاص عبادت کو خوابوں کا بتانا ہے

دوسری قسم

اللہ عزوجل نے جہاں نیکیوں کا چرچا کیا۔ اور گناہوں کی پردہ پوشی فرمائی۔ اس شخص کا اپنی آخرت کے بے رب تعالیٰ سے اسی طرح امید رکھنا۔

حدیث پاک

اللہ عزوجل دنیا میں جہاں گناہوں کی پردہ پوشی فرماتا ہے آخرت میں بھی اسکے گناہ ظاہر نہیں فرمائے گا۔

تیسری قسم

جس نیکیوں کی چرچا اللہ عزوجل نے فرمایا اس شخص کا یہ خیال کرنا۔ اس سے لوگوں کو نیکیوں پر رغبت ملے گی۔ اور میرا ثواب دگنا ہوگا تو اس شخص کے لیے (2) ثواب ہیں۔

اوّلاً اپنی عبادت کو چھپانے کا

ثانیاً اسکی عبادت لوگوں کو خالص کرنے کا۔

جو نکہ عبادت میں دیکھنے کی پیروی کی جاتی ہے اللہ پیروی کرنے والے تمام لوگوں کے عمل کے برابر ثواب ملتا ہے اور اسی کے ثواب میں کمی بھی نہیں کی جاتی

چوتھی قسم

جب لوگ عبادت کی وجہ سے اسکی تعریف کریں تو وہ اس بات پر خوش ہوں کہ ان کی تعریف میں اللہ عزوجل کی اطاعت شامل ہے۔ انھیں عبادت گزاروں سے محبت ہے۔ انکے دل عبادت کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔

یہ خوشی درحقیقت بندگان خدا کے ایمان کی درستی پر ہے اس خوشی میں اخلاص کی علامت یہ ہے کہ جس طرح اسے اپنی تعریف پر خوشی ہوتی ہے اسی طرح دوسروں کو تعریف پر بھی خوشی ہو

قابل مذمت خوشی

یہ خوشی کی پانچویں قسم ہے۔ جو کہ قابل مذمت ہے۔ انسان لوگوں کے دلوں میں اپنا مقام و مرتبہ بنانے کی وجہ سے خوش ہوتا ہے حتیٰ کہ لوگ اسکی تعریف و تعظیم کرتے، بڑھ چڑھ کر اسکی ضروریات پوری کرتے، اٹھنے بیٹھنے میں اسکے ساتھ عزت سے پیش آتے یہ خوشی ناپسندیدہ ہے

Scanned with CamScanner

اگر عمل کے دوران ریاکاری کا حملہ ہو جائے تو

اگر نماز کے ختم ہونے سے پہلے ہی ریاکاری کا حملہ ہو گیا۔
مثلاً کسی نے اخلاص کی بنیاد پر عمل شروع کیا
بلکہ دوران عمل ریاکاری نے آگھیرا۔ اگر یہ ریاکاری عمل پر
ابھارے اور اسی پر عبادت کا اختتام ہو۔ تو اسے ثواب
حاصل نہ ہوگا۔

مثال ← کوئی شخص نفل نماز ادا کر رہا تھا۔
اچانک کوئی حسین منظر اسکے سامنے آگیا یا اسے اپنا بھولا
ہوا مال یاد آگیا۔ اور وہ چاہتا ہے کہ جا کر اسے پالوں
اور اگر لوگ نہ ہوتے وہ نماز توڑ کر چلا بھی جاتا۔ لیکن
لوگوں کی مذمت سے بچنے کے لئے اس نے اپنی نماز پوری کی تو
اسکا عمل ضائع ہو گیا۔ اگر نماز فرض تھی تو لوٹانا واجب ہے

حدیث مبارکہ ← عمل کے اختتام تک اخلاص قائم رکھو۔
جس نے لمحہ بھر اپنے عمل میں ریاکاری کی اسکا
سارا عمل برباد ہو گیا۔

اگر عمل تو اخلاص کے ساتھ پورا ہوا مگر بعد میں ظاہر کرنے کی خواہش ہوئی۔

یہ صورت خطرناک ہے

(1) ایک شخص نے کہا ← میں نے گزشتہ رات سورہ بقرہ پڑھی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا۔ اس سے تیرا حصہ اتنا ہی تھا۔

(2) ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں عرض کی۔
میں نے عمر بھر روزہ رکھا۔
آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔
نہ تو نے کبھی روزہ رکھا نہ افطار کیا۔

اگر عمل کی ابتداء ہی ریاکاری پر ہو

مثلاً ایک شخص نے نماز ریاکاری کی نیت سے شروع کی اور اسی
حالت میں سلام پھیر دیا تو یہ نماز بالاتفاق شمار نہ
ہوگی اور اسکی قضا لازم ہوگی۔ اگر دوران نماز نادم ہو کر
توبہ کر لی تو اسکے بارے میں تین اقوال ہیں۔

(1) ایک گروہ کہتا ہے
ریاکاری کی وجہ سے اسکی
نماز نہیں ہوئی اسے
چاہیے کہ دوبارہ پڑھے۔

(2) دوسرا قول
رکوع، سجود لوٹانا واجب
ہے تکبیر تحریمہ کے علاوہ اسکے
تمام افعال فاسد ہو گئے
کیونکہ تحریمہ عقد ہے اور ریاکاری
دل میں پیدا ہوتی ہے جو اسے ختم نہیں کر سکتی

تیسرا قول
اس پر کچھ لوٹانا
واجب نہیں
بس دل سے توبہ کر
اور اخلاص سے
عبادت
مکمل کر

ریاکاری کی چھٹی فصل:-

ریاکاری کا علاج

① جہاں سے ریاکاری نشو ونما پاتی ہے ان جڑوں کو ہی اکھاڑ دیا جائے ریاکاری کے علاج کیلئے اسکی اصل اور اسباب کو ختم کیا جائے

ریاکاری کی اصل جاہ ومنزلت کی محبت ہے اسکے اسباب تین 03 باتیں پائی جاتی ہیں

② اسکے سبب پیدا ہونے والے خیالات دور کرے

طالب جاہ ومنزلت کے اوصاف

تعریف کو پسند کرتا ہے — مذمت کو ناپسند کرتا ہے — لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اسکی تمنا کرتا ہے

بخل، بزدلی اور جہالت جیسے امراض کی خاطر ریاکاری

① اگر کوئی بخیل سخاوت کرنے والوں کے درمیان ہے اور وہ کئی سال تک کوشش کرتا رہے تو تھوڑی بہت رقم دے دیتا ہے تو اسے بخیل نہ کہا جائے اس وقت اسے تعریف کی لالچ نہیں ہوتی کیونکہ دوسرے لوگوں نے اس سے زیادہ مال خرچ کیا ہے

② کوئی بزدل بہادروں کی جماعت میں اس لیے نہیں جاسکتا کہ لوگ اسے بزدل نہ کہیں اس وقت وہ تعریف کا خواہاں نہیں ہوتا کیونکہ دشمن پر ٹوٹ پڑنے کے حملہ کرنے والے اپنے علاوہ کوئی اور بھی موجود ہیں لیکن جب آدمی صالحین میں ہو جاتا ہے تو مذمت سے بھی نفرت کرنے لگتا ہے۔

③ کوئی تنہا رات بھر عبادت کرنے والا کے ساتھ ہو تو خوف سے کہ لوگ اسے سنت نہ کہیں چند رکعات پڑھ لیتا ہے اسے بھی اپنی تعریف کی لالچ نہیں ہوتی۔ بعض اوقات جاہل ہونے سے زیادہ لوگ جاہل نہ کہیں عالم کی وہ بات نہیں لوٹتا جسکی اصحابیت ہوتی ہے اور بغیر علم کے فتوی دے کر عالم الحدیث ہونے کا دعوی کرتا ہے حالانکہ وہ اس سے جاہل ہوتا ہے۔

ریاکاری کا مخصوص علاج

انسان کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے اور اس میں رغبت اس لیے کرتا ہے کہ اسے نفع مند اور لذیذ سمجھتا ہے۔ اگر معلوم ہو جائے کہ فلاں چیز فی الحال لذیذ ہے لیکن مستقبل میں نقصان دے گی تو آسانی کے ساتھ اس میں رغبت کم ہو جاتی ہے۔ مثلاً ایک شخص جانتا ہے کہ شہد لذیذ ہے لیکن اگر معلوم ہو جائے کہ شہد میں زہر ملا ہوا ہے تو شہد سے رغبت ختم ہو جاتی ہے اسی طرح ریاکاری سے رغبت ختم کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ اسکے نقصانات کو جانا جائے۔

فی الحال / مستقبل

ریاکاری کے دنیاوی اور اخروی نقصانات

اخروی و دنیاوی نقصانات

① ریاکاری کی نقصانات اور اسکے سبب ہونے والی محرومیوں کو جب اپنے سامنے لاؤ گے تو ریاکاری کا سیاہ ہو جانا اعمال ہلاک ہونا ترک ہو جانا ثواب سے محرومی اور اللہ کی ناراضگی کا متحمل ہونا اور مخلوق کے سامنے رسوا ہونا جب سامنے آئے گا تو ریاکاری کے ساتھ مقابلہ کیا جائے گا اسے کرنا کیا ہے۔

② دنیاوی نقصانات

دنیا کے فوائد جو ریاکاری کے ساتھ حاصل ہوتے ہیں ان کا بھی ریاکاری کی وجہ سے ضائع ہونا اور لوگوں کی طرف سے ذلیل ہونا اور ریاکاری کے بارے میں غور وفکر کرے اور بندوں کی طرف سے حاصل ہونے والے دنیاوی فوائد کے ساتھ بالآخر اخروی نقصانات کو ملائے تو اعمال کی بربادی سے کرنے والے اعمال کے ساتھ ریاکاری کا عمل برائیوں کا عمل کو دیکھ کر جہنم میں جانے کا سبب بن جائے۔ اگر تم ایسے عمل کے ساتھ تمام اعمال درست ہوں بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ریاکاری کے ساتھ عمل اس کو ضائع کر دیتا ہے اور اس عمل میں ریاکاری کا داخل ہونا ہی کافی ہے۔

ریاکاری کے اخروی نقصانات

① اللہ عزوجل کی عبادت کا صرف اسی کی رضا کیلئے نہ ہونا

② اللہ عزوجل کی عبادت کا صرف اسی کی رضا کیلئے نہ ہونا

③ اللہ عزوجل کی ناراضگی کی پرواہ نہ کرنا

اللہ عزوجل کی عبادت کا صرف اسی کی رضا کیلئے نہ ہونا کیا ہے؟ وہ کونسی چیزیں ہیں جو اللہ عزوجل کی ناراضگی کا سبب بنتی ہیں؟

لوگوں کے مال پر نظر کیوں رکھتا ہے؟

① جو شخص مخلوق سے کسی چیز کی خواہش رکھتا ہے وہ ذلت و رسوائی اٹھاتا ہے اگر وہ چیز پا بھی لے تو بھی احسان کے بوجھ تلے دبا رہتا ہے پھر بندہ اسے کیوں چھوڑ دیتا ہے جو اللہ عزوجل کے پاس ہے اس فاسد خیال کے بدلے جو کبھی پورا ہوتا ہے اور کبھی نہیں اگر پوری ہو بھی جائے تو رسوائی کی تکلیف میں اسکی لذت ختم کر دیتی ہے

② لوگوں کی مذمت سے نہ ڈرو کیونکہ انکی مذمت سے کوئی نقصان نہیں ہوتا وہی ہوگا جو اللہ عزوجل نے لکھ دیا ہے نہ انکی مذمت موت جلدی لا سکتی ہے نہ رزق کو مؤخر کر سکتی ہے اگر تم اللہ عزوجل کے محبوب ہو تو وہ تمہیں مغضوب نہیں ٹھہرا سکتی تمام بندے اس بات سے عاجز ہیں وہ کسی کے نفع و نقصان کے مالک نہیں

③ جب بندے کے دل میں ان اسباب کی آفت اور نقصان واضح ہو جائے تو اسکی رغبت بکھر جائے گی اور اسکا دل اللہ عزوجل کی طرف جھکنے لگے گا کیونکہ عقلمند شخص اس چیز کی طرف رغبت نہیں کرتا جس میں نفع کم اور نقصان زیادہ ہو اور اسکا نقصان جاننے کیلئے اتنا کافی ہے کہ اگر وہ لوگوں پر اپنا اخلاص ظاہر کرے تو اسکے ریاکاری والے عمل کا علم ہونے پر لوگ اس سے نفرت کریں گے اور جان لیں گے یہ شخص ریاکار اور اللہ عزوجل کے غضب کا شکار ہے۔

ریاکاری کے خطرات

① فی الحال لوگوں پر عبادت ظاہر ہونے کا علم ہونا اور فراغت کے بعد امید رکھنا کہ لوگ اس پر مطلع ہوں

اسے **معرفت** کہتے ہیں

پہلا خطرہ

پہلے خطرے کو ختم کرنے کیلئے زیادہ قوت درکار ہوتی ہے اس سے قبل کے دیگر خطرات حملہ آور ہوں جب اسے محسوس ہو کہ لوگ اس پر مطلع ہو رہے ہیں تو اس خطرے کو دور کرنے کیلئے اپنے آپ سے کہے: لوگوں کے جاننے اور نہ جاننے کی تو کیوں پروا کرتا ہے جبکہ اللہ عزوجل تیرا حال جانتا ہے۔ غیر کا جاننا تجھے کیا فائدہ دے گا۔

② نفس کا یہ امید کرنا کہ لوگ اسکی تعریف کریں اور لوگوں میں اسکا مقام و مرتبہ ہو

اسے **خواہش و رغبت** کہتے ہیں

دوسرا خطرہ

جب لوگوں کی تعریف حاصل کرنے کی خواہش پیدا ہو تو ریاکاری کی آفات کو یاد کرے اور تصور کرے کہ کل بروز قیامت اللہ عزوجل کے غضب کا شکار ٹھہروں گا جس وقت اعمال کی شدید حاجت ہوگی نامرادی اس وقت میری مقدر ہوگی

③ نفس کا اس خواہش و رغبت کو قبول کرنا اور دل پر اس خیال کا جم جانا

اسے **عزم و ارادہ** کہتے ہیں

تیسرا خطرہ

خواہش نفس ریاکاری کی دعوت دیتی ہے جبکہ نفرت اسے دھتکارنے کی دعوت دیتی ہے۔ اور نفس اسی دعوت کو قبول کرتا ہے جو مضبوط و غالب ہو۔

لوگوں کی تعریف و مذمت کچھ اثر نہیں کرتی:

① اگر بندہ اللہ عزوجل کیلئے مخلص ہو جائے تو اللہ عزوجل اسکے اخلاص کو لوگوں پر ظاہر فرما کر انکے دلوں میں اسکی محبت ڈال دے گا لوگوں کو اسکا فرمانبردار بنا دے گا ان کی زبانوں پر اسکی تعریف جاری ہو جائے گی اگرچہ انکی تعریف سے نہ کمال حاصل ہوتا ہے نہ انکی مذمت نقصان دیتی ہے۔

② بنو تمیم کے شاعر نے کہا میرا تعریف کرنا لوگوں کے حق میں زینت ہے اور میرا برائی بیان کرنا عیب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو نے جھوٹ کہا ہے یہ شان تو خدا تعالیٰ کی ہے جسکے سوا کوئی معبود نہیں۔ جب اللہ کی تعریف تیرے لیے زینت اور مذمت عیب ہے تو پھر لوگوں کی مذمت تمہیں کیسے نقصان پہنچائے گی؟

③ جو شخص اللہ عزوجل کی بارگاہ سے ملنے والے اعلیٰ مراتب۔ آخرت کی ہمیشہ رہنے والی زندگی اور اسکی لازوال نعمتوں کا یقین دل میں بٹھا لے تو دنیاوی زندگی میں وہ مخلوق کی ہر شے کو حقیر اور غموں سے بھرپور گمان کرتا ہے اپنی تمام ہمت کو جمع کر کے اللہ عزوجل کی طرف پھیر کر ریاکاری کی ذلت سے خود کو بچا لیتا ہے اسکی نظر میں آخرت عظیم تر اور دنیا ذلیل و حقیر ہو جاتی ہے ریاکاری کے اسباب منہ پھیر لیتے اور اخلاص کی راہ آسان ہو جاتی ہے۔

ریاکاری کی عملی دوا:

① بندہ اپنے نفس کو عبادات چھپانے کا عادی بنائے

② اسکی خاطر دروازے ایسے بند رکھے جیسے گناہ چھپانے کی خاطر بند رکھتا ہے حتیٰ کہ اسکے دل میں یہ بات قرار پکڑ جائے کہ اللہ عزوجل عبادت سے باخبر ہے

③ نفس کو غیر اللہ کے سامنے عبادات ظاہر کرنے کی چاہت نہ کرے

سیدنا ابو حفص عمر بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ

کی مجلس میں بیٹھنے والے کسی شخص نے دنیا اور اہل دنیا کی مذمت کی تو آپ نے فرمایا جس بات کو چھپانا چاہیے تھا تم نے اسے ظاہر کر دیا آج کے بعد ہمارے پاس نہ بیٹھنا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسکی پکڑ اس لیے فرمائی کہ دنیا کی مذمت میں زہد و تقویٰ پوشیدہ ہوتا ہے معلوم ہوا کہ عمل کا پوشیدہ رکھنا ہی ریاکاری کی اصل دوا ہے۔ اللہ عزوجل کسی قوم سے اپنی نعمت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلیں بندے کو چاہیے کہ مجاہدہ کرتا رہے ہدایت دینا اللہ عزوجل کا کام ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور اگر کوئی نیکی ہو تو اسے دونی کرتا ہے اور اپنے پاس سے بڑا ثواب دیتا ہے۔

Scanned with CamScanner

ریاکاری کو دور کرنے والے 03 امور:

① اسکی آفات کی معرفت و پہچان ② اس سے نفرت و کراہت ③ انکار

① بعض اوقات انسان اخلاص کے ساتھ عبادت شروع کرتا ہے

لیکن دوران عبادت ریاکاری کا خطرہ حملہ آور ہو کر اس طرح غالب ہو جاتا ہے کہ اسے معرفت اور نفرت کا خیال ہی نہیں رہتا جو کہ پہلے سے اسکے دل میں موجود تھیں اس حملے کے سبب سے اسکا دل لوگوں کی مذمت کے خوف تعریف کی چاہت سے بھر جاتا ہے اور حرص اتنی غالب آجاتی ہے کہ کسی دوسری چیز کی گنجائش باقی نہیں رہتی بلکہ اسکے دل میں پہلے سے موجود ریاکاری کی آفت اور برے انجام کا خوف بھی یکسر غائب ہو جاتا ہے کیونکہ تعریف کی چاہت نے دل پر قبضہ جما لیا ہے اسکی مثال اس شخص کی طرح ہے جو اپنے اندر غصے سے نفرت کرتا ہے اور عزم کرتا ہے غصے کے وقت بردباری سے کام لوں گا پھر ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں کہ غصہ شدت اختیار کر لیتا ہے۔

② حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت رضوان کے موقع پر یہ بیعت کی کہ ہم جہاد سے نہ بھاگیں گے اور ہماری بیعت موت پر نہ تھی) پھر غزوہ حنین کے موقع پر ہم اس بیعت کو بھول گئے مگر جب غزوہ حنین میں پکارا گیا اے بیعت رضوان والو! تو یہ سنتا تھا کہ سب لوٹ آئے اسکا سبب یہ تھا کہ ان کے دل میں خوف بھر گیا تھا جسکی وجہ سے وہ سابقہ عہد کو بھول گئے تھے حتی کہ انہیں دوبارہ یاد دلایا گیا۔ خواہشات جب اچانک حملہ آور ہوتی ہیں تو اکثر یہی حال ہوتا ہے کیونکہ اس وقت ایمان کو نقصان دینے والی شئی کی معرفت ذہن سے نکل جاتی ہے جب معرفت حاصل نہ رہے تو کراہت و نفرت کا اظہار نہیں رہتا

معرفت و کراہت کب نفع بخش ہے؟

بعض اوقات انسان کو معرفت حاصل ہوتی ہے اور وہ جانتا ہے کہ ریاکاری کا خطرہ مجھے لاحق ہو رہا ہے جو اللہ عزوجل کی ناراضگی کا سبب بنے گا لیکن شدت خواہش اس خطرے کو برقرار رکھتی ہے نتیجتاً عقل پر خواہش غالب آجاتی ہے اور وہ شخص حاصل ہونے والی لذت کو دور کرنے کی قدرت کھو دیتا ہے پھر بعد میں توبہ کے حیلے بہانے تلاش کرتا ہے۔ کتنے ہی عالم کہلانے والوں کی گفتگو ریاکاری کیلئے ہوتی ہے لیکن وہ اسے اپنی عادت بنا لیتے ہیں یہ معرفت انہیں کوئی فائدہ نہ دے گی بلکہ یہ مذموم ہے۔ کبھی کبھی معرفت اور کراہت موجود ہونے کے ساتھ انسان پھر بھی ریاکاری کرتا ہے کیونکہ اس وقت خواہش کے مقابلے میں کراہت بہت کمزور ہوتی ہے یہ کراہت بھی بے فائدہ ہے کیونکہ کراہت کی غرض تو عمل کو چھوڑ دینا ہے

فائدہ تینوں امور معرفت، کراہت، انکار کے جمع ہونے کے ساتھ ہی ہے، انکار کراہت کا نتیجہ ہے اور کراہت معرفت کا نتیجہ ہے

علم کا نور جسقدر پختہ اور زیادہ ہوتا اسی قدر معرفت بھی پختہ ہوتی ہے۔

① اور غفلت ② دنیا کی محبت ③ آخرت کو بھول جانا

④ اللہ عزوجل کے پاس جو کچھ ہے انکی فکر کم کرنا

⑤ دنیا کی آفات

⑥ آخرت کی نعمتوں میں غور و فکر نہ کرنا

یہ تمام چیزیں معرفت کو کمزور کر دیتی ہیں ان تمام کی اصل دنیا کی محبت اور خواہشات کا غلبہ ہے۔ یہی ہر برائی کی جڑ اور ہر گناہ کا منبع ہے۔

عین ایمان

① صحابہ کرام علیہم الرضوان نے بارگاہ رسالت میں عرض کی ہمارے دلوں میں کچھ ایسے خیالات آتے ہیں ہمارے نزدیک انہیں زبان پر لانے سے بہتر ہے کہ ہم آسمان سے گر جائیں اور پرندے ہمیں اچک لیں یا ہمیں اڑا کر دور کسی مقام پر پھینک دیں حضور علیہ السلام نے فرمایا کیا تم نے یہ بات پائی ہے عرض کی ہاں فرمایا یہ عین ایمان ہے

یقیناً صحابہ کرام کے دلوں میں وسوسوں سے کراہت گزری ہوگی یہ ممکن نہیں کہ حضور علیہ السلام نے وسوسوں کے عین ایمان فرمایا بلکہ اس سے مراد وہ کراہت ہوگی جو ریاکاری اور وسوسے کے درمیان حائل ہوتی ہے۔

② سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں اللہ عزوجل کیلئے جس نے شیطان کے مکر و فریب کو وسوسہ کی طرف پھیر دیا۔

Scanned with CamScanner

ریاکاری بچنے کے 04 مراتب

(1) پہلا مرتبہ

خطرے کو شیطان پر لوٹا کر اس کا رد کیا جائے اور اسی پر اکتفاء نہ کیا جائے بلکہ شیطان کے ساتھ جنگ شروع کر دی جائے اور یہ گمان کرتے ہوئے جنگ طویل کی جائے کہ دل کیلئے سخت اور سلامتی پر اسی میں ہے ایسا شخص بلاشبہ نقصان میں ہے کیونکہ وہ اپنے نیک مقصد اور اللہ عزوجل سے ہم کلامی سے غافل ہو کر دہزنوں کے درپے ہو گیا اور دہزنوں تک پہنچ جانا یا دہزنوں کے پیچھے پڑ جانا منزل تک پہنچنے میں رکاوٹ بن جاتا ہے۔

(2) دوسرا مرتبہ

شیطان کے ساتھ جنگ و جدال میں مشغول ہونے کے باعث نقصان جان کر اسے دھتکارنے اور دور کرنے پر ہی اکتفاء کیا جائے

(3) تیسرا مرتبہ

شیطان کے مکر و فریب کی طرف ذرا بھی توجہ نہ کی جائے کیونکہ یہ مقصد میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے بلکہ شیطان کے وسوسوں اور ریاکاری سے کراہت اپنے دل میں دبائے ہوئے بغیر جھڑکے اور بغیر جنگ و جدال کیے ریاضت میں مشغول رہا جائے

(4) چوتھا مرتبہ

یاد رکھئے یہ شیطان اسی وقت شکار کرتا ہے جب ریاکاری کے اسباب پیدا ہوتے ہیں لہٰذا بختم الارادہ کر لیا جائے کہ جب شیطان دھوکے میں مبتلا کرے گا مزید اخلاص کے ساتھ اللہ عزوجل کی طرف متوجہ ہو کر عبادات و صدقات کو پوشیدہ رکھ کر شیطان کو عاجز لاؤں گا تاکہ وہ اپنے غصے میں جلتا رہے اور مجھ سے ناامید و مایوس ہو کر ایسا بھاگے کہ دوبارہ پلٹ کر نہ آسکے۔

ریاکاری سے بچنے کے 04 مراتب کی مثال

حضرت سیدنا حارث محاسبی علیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے مذکورہ چار مراتب کیلئے ایک بہت پیاری مثال دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

مثال:-

ان کی مثال ان **04 آدمیوں** کی سی ہے جنہوں نے علم حدیث کی مجلس کا ارادہ کیا تاکہ وہ اس سے فائدہ (فضیلت، ہدایت و رہنمائی) حاصل کریں گے ایک گمراہ بد دین کو حسد ہونے لگا کہ یہ حق بات پہچان لیں گے چنانچہ وہ **ایک شخص کے پاس گیا** اسے مجلس علم میں شرکت کرنے سے روکا وہ شخص بھی اصلاح کی نیت سے اسے گمراہی سے روکنے سے مصروف ہو گیا اور اس بے دین کا یہی مقصد تھا کہ جس قدر ممکن ہو اس نیک شخص کو مجلس علم میں شرکت کرنے سے تاخیر کروائی جائے **پھر جب دوسرے شخص کا گزر ہوتا ہے** تو گمراہ شخص اسے بھی منع کرتا ہے وہ بھی رک جاتا ہے لیکن جھگڑے میں وقت ضائع کیے بغیر اسے گمراہی سے منع کر کے آگے بڑھ جاتا ہے گمراہ شخص اس بات پر خوش ہوتا ہے کہ برائی سے منع کرنے کی مقدار تو اسے تاخیر ہو گئی تھی **تیسرا شخص جب اس گمراہ کے پاس سے گزرتا ہے** نہ تو اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے نہ ہی اسے دھتکارتے اور جھگڑا کرنے میں مصروف ہوتے ہیں بلکہ اپنی راہ چلتا رہتا ہے یہ دیکھ کر گمراہ شخص اس سے بالکل ناامید ہو جاتا ہے **جب چوتھا شخص اس گمراہ کے پاس سے گزرتا ہے** تو اس گمراہ کو غصہ دلانے کیلئے تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا مجلس علم کی طرف بڑھ جاتا ہے پھر اگر **چاروں کا ایک ساتھ اس گمراہ کے پاس سے گزر ہو تو** وہ پہلے 03 سے تو چھیڑ چھاڑ کرے گا لیکن چوتھے قریب بھی نہ پھٹکے گا کیونکہ وہ ڈرتا ہے کہ اگر ایسا کیا تو یہ آدمی مزید تیزی سے نیکی کی طرف بڑھنے لگے گا۔

Scanned with CamScanner

شیطان سے بچنے کی ترکیب کرنا توکل کے خلاف نہیں

تمام اسباب کو چھوڑ دینے کو توکل گمان کرنا غلط ہے۔ انسان یہ اعتقاد رکھے کہ نفع و نقصان اور زندگی اور موت دینے والی ذات اللہ عزوجل کی ہے شیطان سے بچنے کی ترکیب کرنا توکل کے خلاف نہیں جہاں اعتقاد یہ ہو کہ گمراہی و ہدایت اللہ عزوجل کے قبضہ و اختیار میں ہے اور اسباب محض ذریعے ہیں جن پر ہمیں اختیار حاصل ہے حضرت سیدنا حارث محاسبی علیہ الرحمۃ اسی کو اختیار فرمایا ہے۔ اور تو بہ علم گواہی دیتا ہے کہ بھی کچھ ہے۔ بہت سے بزرگوں اور شامیوں کے اقوال سے لگتا ہے کہ وہ عبادت کو اہمیت نہیں دیتے تھے اور علم میں زیادہ پختگی حاصل نہیں اس لیے وہ گمان کرتے ہیں کہ استغراق باللہ کے وقت جو احوال کبھی کبھی ان پر طاری ہوتے ہیں وہ ہمیشہ رہیں گے حالانکہ حالتیں بدلتی رہتی ہیں اور شیطان سے بچنے کے متعلق اس تیسرے گروہ کے مزید 03 گروہ بن گئے۔

① پہلا گروہ

ان کا کہنا ہے کہ اللہ عزوجل نے ہمیں ہر قسم سے بچنے کا حکم فرمایا ہے لہٰذا اس دشمن کو یاد کرنے اور اس سے جہاد کی ترکیب کرنے سے زیادہ ہمارے دل پر کسی چیز کا غلبہ نہیں ہونا چاہیے کیونکہ وہ ایک لمحہ بھر کی غفلت کے سبب ہمیں ہلاک کر دے۔

② دوسرا گروہ

ان کا کہنا ہے کہ دونوں گروہ غلط ہیں (پہلا گروہ اس لیے کہ اس نے صرف شیطان کو یاد کیا اور دوسرا اس لیے کہ اس نے صرف شیطان کو یاد نہیں کیا)

ان کا کہنا ہے کہ پہلا گروہ کا موقف تو دل کو یکسر اللہ عزوجل کی یاد سے غافل اور ہر وقت شیطان کی طرف متوجہ کر دیتا ہے اور یہی شیطان کا مقصد ہے ہمیں چاہیے کہ اللہ عزوجل کے ذکر و عبادت میں مشغول رہیں اور شیطان اور اس کی دشمنی اور اس سے بچنے کی حالت کو نظر انداز کر دیں لیکن تم اگر ہر وقت شیطان سے غافل ہو جائیں اور اس کے شر سے دفاع کرنا تو ہم راستہ میں ہی گر پڑیں گے اور اگر ہم اسی کو یاد کرتے رہے تو اللہ عزوجل کی یاد سے غافل ہو جائیں گے لہٰذا دونوں کو جمع کر لینا بہتر ہے۔

③ تیسرا گروہ

یہ محققین علماء کا گروہ ہے یہ پہلے گروہ کا موقف تو دل کو یکسر اللہ عزوجل کی یاد سے غافل اور ہر وقت شیطان کی طرف متوجہ کر دیتا ہے اور یہی شیطان کا مقصد ہے ہمیں چاہیے کہ اللہ عزوجل کے ذکر و عبادت میں مشغول رہیں

یہ محققین علماء کا گروہ ہے ان کا کہنا ہے کہ دونوں گروہ غلطی پر ہیں پہلا تو اس لیے کہ بس شیطان کو یاد رکھ کر اللہ عزوجل کو بھلا دیا یہ سراسر غلطی ہے ہمیں شیطان سے بچنے کا حکم دیا گیا تو ہم نے شیطان کی یاد میں اپنے دلوں پر تمام اوقات سے زیادہ غالب کر دیں۔

دوسرا گروہ پہلے گروہ کا تارک ہے کیونکہ اس نے اللہ عزوجل کے ذکر اور شیطان کی یاد کو دل میں اکٹھا کر لیا اب جتنی مقدار شیطان کی یاد میں مشغول ہے گا اتنی دیر اللہ عزوجل کی یاد سے غافل رہے گا اللہ عزوجل ہے ہر وہ چیز جو اپنی یاد سے بھلا دے خواہ وہ شیطان ہو یا اس کے علاوہ کوئی بھی ایسی چیز ہو جو اس کی یاد سے دور کر دے اسے بھول جانے کا حکم دیا ہے۔

Scanned with CamScanner

دل کی مثال :-

دل کی مثال گندے پانی والے کنویں کی طرح ہے جسے پاک کرنے کا ارادہ کیا جائے تاکہ اس میں صاف پانی جاری ہو

شیطان میں مشغول رہنے والا : شیطان میں مشغول رہنے والا اس میں گندہ پانی چھوڑ دیتا ہے

شیطان کی یاد اور اللہ عزوجل کے ذکر دونوں کو جمع کرنے والا شخص : یہ شخص ایک طرف سے تو گندا پانی نکالتا ہے لیکن دوسری طرف سے صاف پانی بدستور جاری رہتا ہے باقی رہتا ہے۔ بالآخر وہ تک جاتا ہے اور گندا پانی کنویں میں

صاحب بصیرت شخص : یہ شخص گندے پانی کا راستہ ہی بند کر دیتا ہے اور کنویں کو صاف اور پاک پانی سے بھر دیتا ہے پھر جب گندا پانی آنے لگتا ہے تو کسی محنت و مشقت اور تکاوٹ کے بغیر رکاوٹ کھڑی کر کے اسے بھی روک دیتا ہے۔

Scanned with CamScanner

دوسرا گروہ

- ایسا اعلانیہ عمل جسکی پیروی نہ کی جائے اسکے مقابلے میں پوشیدہ عمل افضل ہے۔
- ایسا اعلانیہ عمل جسکی پیروی کی جائے تو وہ اعلانیہ عمل ہی افضل ہے۔

دلیل

اللہ عزوجل نے انبیاء کرام علیہم السلام کو اعمال ظاہر کرنے کا حکم فرمایا۔ اور انھیں منصب نبوت کے ساتھ خاص فرمایا تاکہ انکی پیروی کی جائے۔ انکے بارے میں افضل عمل سے محروم کرنا جائز نہیں۔

حدیث

جو نیک عمل جاری کرے اسکے لئے اسکا ثواب بھی ہے اور جو اس پر عمل کرے اس کا بھی۔

حدیث پاک

- پوشیدہ عمل مخفی اعلانیہ عمل سے 70 گنا افضل ہے۔
- جس اعلانیہ عمل کی پیروی کی جائے وہ پوشیدہ عمل سے 70 گنا افضل ہے۔

عمل ظاہر کرنے والے کی احتیاطیں

(1) ان لوگوں پر عمل ظاہر کیا جائے جن کے بارے میں یقینی طور پر معلوم ہو۔ یا غالب گمان ہو کہ وہ اسکی پیروی کریں گے۔

بہت سوں کی پیروی انکے گھر والے کرتے ہیں مگر باہر والے پیروی نہیں کرتے۔

بعض کی پیروی پڑوسی کرتے ہیں گھر والے نہیں کرتے

بعض کی پیروی اہل محلہ بھی کرتے ہیں علماء دین کی پیروی کثیر مخلوق کرتی ہے۔

اگر عابد غیر عالم اپنی عبادت ظاہر کرے تو لوگ اسے ریاکار کہیں گے۔ اس لئے غیر عالم کو بغیر کسی فائدے کے اپنی عبادت ظاہر کرنا مناسب نہیں

(2) عمل ظاہر کرنے والے کو چاہیئے کہ اپنے دل پر خوب غور کرلے۔ کہیں ایسا نہ ہو دل میں چھپی دکھاوے کی محبت عمل ظاہر کروا رہی ہے اور ذریعہ یہ بن جاتا ہے کہ لوگ پیروی کریں گے۔

← کمزور اخلاص والے کو چاہیئے اس طرح سے اپنے آپ کو دھوکہ نہ دے ورنہ ہلاک ہو جائے گا اور خبر بھی نہ ہوگی۔

کمزور اخلاص والے کی مثال

ڈوبنے والے اس اناڑی تیراک کی ہے۔ جو کئی لوگوں کو ڈوبتا دیکھ کر ان پر ترس کھاتے ہوئے بچانے کی غرض سے ان کی طرف بڑھتا ہے۔ حتیٰ کہ ان کے ساتھ خود بھی ہلاک ہو جاتا ہے۔ دنیا کے پانی میں ڈوبنے کی تکلیف چند لمحوں کی ہے ریاکاری سے ہلاک ہونے والا طویل مدت تک عذاب میں رہتا ہے۔

یہی وہ مقام ہے جہاں عالم پھسلنے والوں اور عبادت گزاروں کے پاؤں پھسل جاتے ہیں۔

دلی کیفیت جاننے کا طریقہ ایک مرتبہ بلا سے پڑھ لیں۔

Scanned with CamScanner

اعمال صالحہ ظاہر کرنے کے متعلق اسلاف کرام کے اقوال

① حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔
میں نے کبھی گانا نہ گایا نہ کبھی جھوٹ بولا اور جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کی کبھی اپنے سیدھے ہاتھ سے شرمگاہ کو نہیں چھوا۔

② شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
جب سے اسلام لایا ہوں
یہ بات خوب سوچ سمجھ کر کہی ہے سوائے ایک بات کے
کہ ایک مرتبہ غلام سے کہا:
جاؤ دسترخوان لے آؤ تاکہ اسے بیچ کر کھانا منگوالیں۔

③ ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔
مجھ پر دو نامت۔ کیونکہ
میں جب سے اسلام لایا ہوں اللہ کی نافرمانی نہیں کی۔

④ سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
اللہ عزوجل نے میرے لیے جو کچھ مقدر فرمایا
بھی میں نے اسکے علاوہ کی خواہش نہ کی
اور مجھے ہمیشہ اسی کی خواہش ہوئی
جو اللہ عزوجل نے میرا مقدر فرمایا۔

کبھی ریاکار کی ریاکاری بھی فائدہ دیتی ہے۔

کسی دور میں بصرہ کی گلیوں سے گزرنے والے گھروں سے قرآن پاک تلاوت کرنے کی آواز سنتا تھا کسی نے ریاکاری کی بیماریوں پر کتاب لکھی تو تلاوت کی آواز آنا کم ہوگئی لوگوں کی رغبت کم ہوگئی کہنے والے نے کہا: کاش وہ کتاب نہ لکھی جاتی۔
معلوم ہوا کہ
ریاکار کی ریاکاری بھی لوگوں کو فائدہ دیتی ہے بشرطیکہ لوگ اسکی ریاکاری سے بے خبر ہوں۔

مروی ہے اللہ عزوجل اس دین کی مدد فاسق و فاجر شخص اور ان لوگوں سے بھی فرماتا ہے جن کا دین میں کوئی حصہ نہیں۔

Scanned with CamScanner

آٹھویں فصل: گناہ چھپانے کی (8) وجوہات

(1) انسان اس بات پر خوش ہو کہ اللہ عزوجل نے میرے گناہوں پر پردہ ڈال رکھا ہے۔ اگر ظاہر ہو جائیں تو غمگین ہو اللہ عزوجل نے میرا پردہ فاش فرما دیا اور خوف زدہ بھی ہو کہ اگر کل بروز قیامت ایسا ہو گا تو میرا کیا بنے گا

حدیث پاک (مفہوم) اللہ عزوجل دنیا میں جسکے گناہوں کی پردہ پوشی فرماتا ہے قیامت میں بھی اسکے گناہ ظاہر نہیں فرماتا ہے۔

(2) حالانکہ اللہ عزوجل گناہ چھپانے کو پسند کرتا اور ظاہر کرنے کو ناپسند کرتا ہے۔

حدیث مبارکہ:۔
جو شخص ان ناپاکیوں میں سے کسی کا مرتکب ہو جائے وہ اللہ عزوجل کے پردے سے اسے ڈھانپ لے۔

(3) گناہ چھپانے کی ایک وجہ یہ ہے کہ ظاہر کرنے پر لوگ اسکی مذمت کریں گے۔ جو کہ اسے ناگوار گزرے گی جس وہ غمزدہ ہو جائے گا اسکا دل و دماغ اللہ عزوجل کی یاد سے غافل ہو جائے گا۔ اس لیے انسان کو چاہیے ایسی تعریف کو بھی ناپسند کرے جو اللہ عزوجل کی یاد سے غافل کر دے

(4) گناہ چھپانے کی ایک وجہ گناہ ظاہر ہونے پر لوگوں کی مذمت کو ناپسند کرنا بھی ہے۔ کیونکہ اس سے تکلیف ہوتی ہے۔ یقیناً مذمت کرنے سے دل کو ایسی تکلیف ہوتی ہے۔ جیسے مار پڑنے پر جسم کو ہوتی ہے۔

(5) گناہ پر کی جانے والی مذمت کو اس وجہ سے ناپسند کیا جائے کہ مذمت کرنے والا اس سبب سے اللہ کی نافرمانی کا مرتکب ہوتا ہے یہ بھی انسان کا حصہ ہے اسکی علامت یہ ہے کہ اپنی مذمت کی طرح غیر کی مذمت کو بھی برا جانے اپنے اور غیر کے درمیان فرق نہ کرے البتہ طبعی رنج میں حرج نہیں

(6) لوگوں کے شر سے بچنے کے لیے بھی گناہ پوشیدہ رکھنا جائز ہے یہ صورت مذمت والی صورت سے مختلف ہے۔ کیونکہ مذمت کرنے والے کی مذمت کا اثر صرف دل پر ہوتا ہے جسم اسکے شر سے محفوظ ہوتا ہے۔ لیکن بعض اوقات گناہ پر مطلع ہونے والے سے ظاہری نقصان کا خوف ہوتا ہے اس خوف کی وجہ سے گناہ چھپانا بھی جائز ہے۔

(7) حیا کے سبب بھی گناہ کی پردہ پوشی کرنا جائز ہے۔ لوگوں کی مذمت اور ظاہری نقصان کے علاوہ یہ تکلیف کی ایک اور صورت ہے۔ یہ ایک اچھی صفت ہے جو کہ نوجوانی میں پیدا ہوتی ہے۔ جب نوجوان میں عقل کا نور روشن ہوتا ہے تو وہ اس بات سے حیا کرنے لگتا ہے کہ اسکی برائیاں لوگوں پر ظاہر ہوں یہ صفت تعریف، لائق ہے کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اسکی تعریف کی ہے۔

(8) اپنے گناہ چھپانے کی ایک وجہ بھی ہے دوسرا اسکی پیروی کرکے اس گناہ پر جرأت نہ کرے۔ یہ وجہ عبادت ظاہر کرنے کی بھی ہوتی ہے۔ تاکہ اسکی پیروی کی جائے۔ گناہگار شخص کو چاہیے اپنے گناہ اپنی اولاد اور دیگر اہل خانہ سے چھپائے کیونکہ وہ اسی کو دیکھ کر سیکھتا ہے۔

Scanned with CamScanner

حیاء کے متعلق چار فرامین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

- حیا مکمل بھلائی ہے
- حیاء ایمان کا ایک حصہ ہے
- حیاء بھلائی ہی لاتی ہے۔
- بے شک اللہ عزوجل باحیاء بردبار کو پسند فرماتا ہے۔

اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو قرض دے تو وہ تین حالتوں میں سے کوئی ایک حالت میں ضرور ہوگا۔

1. حیاء میں ریاکاری کی ملاوٹ
اوّلاً تو وہ حیاء کی وجہ سے منع کرنا مناسب نہ سمجھے لیکن پھر ریاکاری جوش مارے کہ وہ اپنے آپ سے کہے۔ قرض دے دینا چاہیے۔ تاکہ تیری تعریف و توصیف کی جائے۔ تو سخی مشہور ہو جائے۔ یا کہے قرض دینا ہی مناسب ہے تاکہ تیری مذمت نہ کی جائے نہ ہی تجھے منحوس کہا جائے۔

2. حیاء کی وجہ سے وہ انکار بھی نہ کر سکے اور منحوس دینے سے منع بھی کرے پھر اچانک اخلاص کی وجہ سے اسکا ضمیر بیدار اٹھے۔ صدقے میں ایک نیکی ہے۔ اور قرض دینے میں 18 نیکیاں ہیں قرض دینے میں اجر بھی زیادہ ہے اور دوست کا دل بھی خوش ہو جائے گا۔ اور یہ بات اللہ کو بھی پسند ہے۔
اس شخص میں اخلاص پیدا ہونے کا سبب حیاء ہے۔

3. قرض دینے کا سبب صرف حیاء ہو۔ نہ اسے ثواب میں رغبت ہو۔ نہ لوگوں کی مذمت کا خوف ہو اور نہ ہی تعریف کی حیاء ہو۔
اگر اسکا دوست کسی اور ذریعے قرض مانگتا تو یہ انکار کر دیتا لیکن دوست کو صرف حیاء کی وجہ سے دے رہا ہے

Scanned with CamScanner

نویں فصل:

عبادت کی قسمیں

(1) پہلی قسم

وہ عبادات جن کا تعلق بدن کے سوا کسی چیز سے نہیں ہوتا اور بعینہٖ ان میں لذت بھی نہیں پائی جاتی۔ مثلاً نماز، روزہ، حج وغیرہ۔ ان عبادات میں ریاکاری کے (3) خطرات ہیں۔

(1) پہلا خطرہ

یہ خطرہ عمل سے پہلے پیدا ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے انسان لوگوں کو دکھانے کے لیے عمل شروع کر دیتا ہے۔ اس میں کوئی دینی وجہ نہیں ہوتی۔ تو اس عمل کو چھوڑ دینا ہی بہتر ہے کیونکہ خالص گناہ ہے جس میں کوئی نیکی نہیں ہے۔ اگر انسان ریاکاری پر عمل ابھارنے والے سبب کو دور کرے مثلاً نفس کو کہے تجھے شرم نہیں آتی بندوں کے لیے عمل کر رہا ہے۔ اس طرح اگر نفس خالص اللہ عزوجل کے لیے عبادت کرنے پر تیار ہو جائے تو عمل کرے۔

(2) دوسرا خطرہ

عبادت کرنے میں نیت اللہ ہی کی تھی لیکن عمل کے شروع میں کچھ ہی پہلے ریاکاری نے حملہ کر دیا۔ تو اس صورت میں عمل کو چھوڑنا نہیں چاہیے کیوں کہ یہاں ایک دینی وجہ پائی جا رہی ہے۔ لہٰذا وہ عمل شروع کر دے اور ریاکاری کو دور کرنے اور اخلاص کو حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

(3) تیسرا خطرہ

بندہ اخلاص کی بنیاد پر عمل شروع کرے لیکن ریاکاری کا حملہ ہو جائے تو بندے کو چاہیے کہ عمل نہ چھوڑے بلکہ ریاکاری کو دور کرنے اور اخلاص کی طرف لوٹنے کی کوشش کرے۔ زبردستی نفس کو اخلاص کی طرف پھیرے یہاں تک کہ عمل پورا ہو جائے۔ کیونکہ شیطان اولاً تو کام کرنے نہیں دے گا اگر کر لیا تو ریاکاری کی ملاوٹ کروا دے گا اگر تب بھی کوئی اخلاص کے ساتھ کرنے میں کامیاب ہو گیا تو کہے گا تو نے ریاکاری کے ساتھ کام کیا حتیٰ کہ وہ تمہیں عمل چھوڑنے پر ابھارے گا۔

(2) دوسری قسم

اس قسم کا تعلق مخلوق کے ساتھ ہے اس میں خطرات و آفات بھی زیادہ ہیں سب سے بڑھ کر خطرہ حکمرانی میں پھر قاضی بننے میں پھر وعظ و نصیحت کرنے پھر فتویٰ دینے پھر درس و تدریس کرنے اور پھر حال خرچ کرنے میں ہے۔

حکمرانی کی بات کریں تو یہ افضل عبادت ہے بشرطیکہ عدل و انصاف اور اخلاص کے ساتھ کی جائے۔

Scanned with CamScanner

عادل حکمران کی فضیلت پر 4 فرامین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

① انصاف کرنے والا حکمران کا ایک دن اکیلے آدمی کی 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

② سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے لوگ تین قسم کے ہیں۔ ان میں سے ایک انصاف کرنے والا حکمران بھی ہے۔

③ تین قسم کے لوگوں کی دعا رد نہیں ہوتی ان میں سے ایک عادل حکمران بھی ہے۔

④ عادل و منصف حکمران قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔

- قاضی ـــــ تین طرح کے ہیں۔
- 2 ← دوزخ میں ہیں۔
- 1 ← جنت میں ہے

واعظ ← اسے کہتے ہیں جو اپنے کلام اور ظاہری صورت کے ذریعے دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی رغبت دلائے۔

Scanned with CamScanner

حکمرانی اور علم کے ذریعے بڑے بڑے مناصب کے درپے ہو جاتے ہیں۔
ریا کاری کی آفت بہت بڑی ہے۔
اسکے (۳) مراتب ہیں۔

(1) پہلا مرتبہ حکمرانی کا ہے۔ اس میں آفات بہت زیادہ ہیں۔ بزرگان دین کی ایک جماعت نے اسکی آفت کے خوف سے اسے اختیار نہیں فرمایا

(2) یہ روزہ، زکوٰۃ، حج اور جہاد کا مرتبہ ہے اسلام میں سے مضبوط اور کمزور سب لوگوں نے اسکو اختیار کیا اور آفت کے خوف کی وجہ سے

(3) یہ ان دونوں مرتبوں کا درمیان کا مرتبہ ہے۔ درس و تدریس، وعظ و نصیحت، فتویٰ دینے کے درپے ہونا اس مرتبے کے تحت داخل ہے

Scanned with CamScanner

کسب افضل ہے یا ذکر الٰہی میں مشغولیت

ایک گروہ کا کہنا ہے کہ
جب دنیاوی آفات سے بچتے ہوئے اس میں سے حلال حصہ حاصل کیا جائے تو پھر اسے صدقہ کیا جائے تو دیگر عبادات و نوافل میں مشغول رہنے سے افضل ہے۔

دوسرے گروہ کا کہنا ہے اللہ عزوجل کے ذکر پر ہمیشگی اختیار کرنا افضل ہے اور لین دین کسے اللہ عزوجل کے ذکر سے بھی غافل کر دیتا ہے۔

حضرت عیسیٰ روح اللہ نے فرمایا۔
اے دنیا کے طلبگار! تو دنیا کے ذریعے نیک بننا چاہتا ہے۔ تیرا دنیا کو چھوڑ دینا اس بڑی نیکی ہے۔

علامات اخلاص

(1) اگر اسکے سامنے ایسا شخص آجائے جو اس سے اچھا وعظ کرنے والا ہو یا اس سے زیادہ علم رکھنے والا اور لوگوں میں زیادہ مقبول ہو تو اس (حاکم یا واعظ) کو خوشی ہو اس سے حسد تو ہو البتہ غبطہ کرنے میں کوئی حرج نہیں

غبطہ: یہ ہے کہ جیسا اسکا علم ہے ویسے علم کی تمنا اپنے لیے بھی کرتا ہے۔

(2) جب کوئی اہل علم اور اسکی مجلس میں آجائے تو اسکی وجہ سے اسکی گفتگو میں کوئی فرق نہ آسکے۔ حالہ جیسے پہلے تھا اسی حال پر رہے اور تمام لوگوں کو ایک ہی نگاہ سے دیکھے

(3) وہ اس بات کی چاہت نہ رکھے کہ لوگ راستے اور بازار میں اسکے پیچھے پیچھے چلیں ان کے علاوہ اور بھی کئی علامتیں ہیں جنکا شمار کافی دشوار ہے۔

ریاکاری کی فصل نمبر 9 میں جو لیوائنٹس نہیں لکھے گئے وہ کتاب سے پڑھنے والے ہیں۔ اسکو پڑھنا ہے بس

Scanned with CamScanner

دسویں فصل

شیطانی وسوسوں کا علاج

(۱) اگر لوگوں کو میرے باطنی نفاق اور ضمیر میں پوشیدہ حیلہ سازی کا علم ہو گیا تو وہ مجھے ناپسند کریں گے اور اللہ عزوجل تو میرے باطن سے باخبر ہے اور اسکی ناراضگی تو بہت سخت ہے۔

حضرت سیدنا ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں آتا ہے آپ کپڑے بیچنے لگے۔ آپ کے ساتھ ایک اور شخص کپڑے بیچتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں تکلف کا اثر دیکھا تو فرمایا اللہ عزوجل تمہارے کپڑے بیچنے کو دیکھ رہا ہے۔

حدیث پاک میں ہے۔

ہم منافقین کی عاجزی سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔

(۲) اللہ عزوجل سے مغفرت چاہنا اور خدا کے عذاب اور غضب سے پناہ مانگنا۔

دل میں آنے والے وسوسوں پر غور ہی کیا جائے انکی وجہ کیا ہے؟ اگر وہ کام خالص اللہ کے لیے ہے تو کام جاری رکھو اگر اور ڈرتے بھی رہو کہ یہ شدید ریاکاری کا ملمع نہ ہو جائے۔

(۳) اپنی عبادت کے بارے میں فکر مند رہو کہ قبول ہوئی ہے یا نہیں۔

اس بات کو یاد رکھو جو حضرت ایوب علیہ السلام کے پاس حاضر ہونے والے تین آدمیوں میں سے ایک نے کہی تھی (اس نے کہا اے ایوب! کیا آپکو معلوم ہے بندہ اپنے جس ظاہری عمل کے ذریعے خود کو دھوکہ دیتا ہے وہ گم ہو جاتا ہے اور باطنی عمل پر بندے کو بدلہ دیا جاتا ہے) اس بات کو بھی یاد رکھو جو کسی نے کہی۔

اے اللہ میں اس بات سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں کہ لوگ مجھے تیرا خوف رکھنے والا خیال نہ کریں۔ جبکہ حال یہ ہو کہ تو مجھ سے ناراض ہو۔

جو تین افراد حضرت ایوب کے پاس موجود تھے ان میں سے دوسرے نے کہا۔ اے ایوب!

کیا آپ جانتے نہیں رحمٰن عزوجل سے حاجات کا سوال کرتے وقت جو لوگ اپنے ظاہری اعمال کی حفاظت کرتے ہیں اور پوشیدہ اعمال کو ضائع کر دیتے ہیں انکے چہرے سیاہ ہو جاتے ہیں۔

(۴) ریاکاری کے 70 درجات ہیں۔

Scanned with CamScanner

خلوت میں ریاکاری کے خیال سے کیسے بچے؟

اسے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ نفس تنہائی میں بھی لوگوں کے دلوں میں موجود بُزرگی کی عظمت کو محسوس کرتا ہے اور بعض اوقات تو بندے کو اس کی خبر تک نہیں ہوتی، لہٰذا زاہد کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس سے بچے اور اس سے سلامتی کی علامت یہ ہے کہ انسان وجانور اس کی نظر میں ایک ہی ہوں اور اگر لوگ اس کے بارے میں اپنی عقیدت بدل لیں تو وہ غمگین و تنگ دل نہ ہو۔ البتہ تھوڑی بہت کراہت آسکتی ہے اگر ایسا محسوس کرے تو فوراً عقل و ایمان کی مدد سے اسے دور کر دے اور ایسا ہو جائے کہ اگر وہ حالتِ عبادت میں ہو اور تمام لوگ اس پر مُطّلَع ہو جائیں تو خُشُوع میں ذرا بھر بھی اضافہ نہ کرے اور نہ ہی اس کے دل میں ان کی اِطّلاع کے سبب سُرور پیدا ہو کیونکہ اگر تھوڑا سا سرور بھی آگیا تو یہ اس کے کمزور ہونے کی دلیل ہے۔ البتہ اگر وہ عقل و ایمان کی مدد سے اسے ناپسند کر کے فوراً دور کرنے پر قادر ہو اور اس سرور کی طرف مائل نہ ہو تو امید ہے اس کی کوشش رائیگاں نہیں جائے گی مگر لوگوں کے مشاہدے کے وقت خُشُوع واِنْہماک سے اس لئے عبادت کرنا کہ لوگ اس کی طرف نہ بڑھیں (کہ مشغول ہو جائے گا) اس میں حَرَج تو کوئی نہیں لیکن دھوکا ہو سکتا ہے کیونکہ بعض اوقات نفس کی پوشیدہ خواہش اظہارِ خشوع ہوتا ہے اور نفس اس کے لئے لوگوں سے گھٹن کا بہانہ تراش لیتا ہے۔ اس صورت میں وہ اپنے نفس سے پختہ وعدہ لے کر یہ مطالبہ کرے کہ اگر لوگوں سے دوری، تیز چلنے، زیادہ ہنسنے یا زیادہ کھانے کے ذریعہ حاصل ہو تو کیا نفس اس پر راضی ہو گا؟ اب دیکھے اگر نفس اس پر راضی نہیں بلکہ محض عبادت ہی کے ذریعہ لوگوں سے دور بھاگنا چاہتا ہے تو سمجھ لے کہ یہ لوگوں کے ہاں مقام و مرتبہ کا خواہش مند ہے۔ اس بلا سے وہی شخص چھٹکارا پا سکتا ہے جس کے دل میں یہ بات راسخ ہو جائے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی موجود ہی نہیں ہے۔ اب وہ اس طرح عمل کرے کہ گویا روئے زمین پر تنہا عبادت کرنے والا ہے ایسے آدمی کے دل میں پہلے تو مخلوق کا خیال آتا ہی نہیں اگر آ بھی

Scanned with CamScanner

جائے تو وہ اس قدر کمزور ہوتا ہے کہ جسے دور کرنا مشکل نہیں ہوتا۔ جب بندہ یہ سب کرلے گا تو مخلوق کے دیکھنے سے عمل میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی۔

اس میں سچا ہونے کی علامت یہ ہے کہ اس شخص کے دو دوست ہوں ایک مالدار اور ایک غریب۔ جب مال دار اس کے پاس آئے تو اس کی عزت کی خاطر دل زیادہ پُرجوش نہ ہو البتہ اگر مال دار میں علم یا تقویٰ و پرہیز گاری زیادہ ہو تو محض اس وجہ سے اس کی زیادہ عزت کرے نہ کہ مال داری کی وجہ سے۔

جس شخص کا مال داروں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اور ان کو دیکھنا ہو تو وہ اکثر ریاکار یا لالچی ہو جاتا ہے اس کے مقابلے میں فقرا کو دیکھنا آخرت کی رغبت اور دل میں فقر و انکساری کی محبت میں اضافہ کرتا ہے جبکہ مالداروں کو دیکھنا اس کے برعکس ہے، لہٰذا فقیر کے مقابلے میں مال دار کو دیکھنے سے راحت و سکون کیسے مل سکتا ہے؟

منقول ہے کہ حضرت سیِّدُنا سُفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی مجلس سے زیادہ کسی مجلس میں مال داروں کو ذلیل نہیں سمجھا جاتا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فُقرا کو اپنے قریب اور مال داروں کو سب سے پیچھے بیٹھاتے تھے حتی کہ مالدار تمنا کیا کرتے تھے کہ کاش! ہم ان کی مجلس میں فقیر ہوتے۔

مال دار کی زیادہ عزت کرنا اس وقت تمہارے لئے جائز ہے جب تمہارے اور اس کے مابین کوئی رشتہ قرابت ہو یا پہلے سے ہی دوستی ہو یا کوئی تعلق قائم ہو لیکن اگر یہی سبب تمہارے اور فقیر کے مابین بھی ہو تو تم مال دار کو عزت و توقیر میں فقیر پر ہرگز مُقَدَّم نہ کرو کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں فقیر، مال دار سے زیادہ عزت والا ہے۔ تمہارا مال دار کو ترجیح دینا اس کے مال میں لالچ یا اس کو دکھانے کے لئے ہوگا، اگر تم ان دونوں کو مجلس میں برابری دے بھی دو پھر بھی تم پر یہ خوف مَنْڈلا رہا ہے کہ تمہاری حکمت و خُشُوع فقیر کے مقابلے میں مال دار کے لئے زیادہ ہو جائے، اسی کو پوشیدہ ریاکاری یا پوشیدہ لالچ کہتے ہیں۔

حضرت سیِّدُنا ابنِ سِماک بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی نے اپنی لونڈی سے کہا: آخر کیا وجہ ہے کہ جب میں بغداد آتا ہوں تو میری زبان پر حکمت جاری ہو جاتی ہے؟ اس نے کہا: لالچ آپ کی زبان کو تیز کر دیتی ہے۔ یقیناً اس نے سچ کہا کیونکہ زبان مال دار کے سامنے وہ گفتگو کرتی ہے جو فقیر کے سامنے نہیں کرتی اور مال دار کے سامنے ایسا خشوع ظاہر ہوتا ہے جو فقیر کے سامنے نہیں ہوتا۔

Scanned with CamScanner